بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سیف الجبار فی جواب ظہور و نثار

بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم

اور

''المہند'' الدیوبندی

کے سلسلے میں حافظ زبیر علی زئی

اور حافظ نثار احمد دیوبندی کے درمیان خط و کتابت

مکتبۃ الحدیث حضرو۔ ضلع اٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ❁❁❁ تنبیہ ❁❁❁

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دینِ اسلام قرآن وحدیث اور اجماع کی برتری کا نام ہے

اور یہی مسلکِ اہلِ حدیث: اہلِ سنت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فہرست


آلِ دیوبند اور وحدت الوجود ............ ۵

نثار احمد الحسینی الدیوبندی کا جواب: پہلی تحریر ............ ۱۶

حافظ زبیر علی زئی کی دوسری تحریر ............ ۲۵

نثار احمد کی دوسری تحریر ............ ۲۷

تیسری تحریر ............ ۲۹

نثار کی تیسری تحریر ............ ۳۹

چوتھی تحریر ............ ۴۲

نثار کی چوتھی تحریر ............ ۴۷

پانچویں تحریر ............ ۴۹

نثار کی پانچویں تحریر ............ ۵۶

چھٹی تحریر ............ ۶۰

نثار کی چھٹی تحریر ............ ۶۱

ساتویں تحریر ............ ۶۳

نثار کی ساتویں تحریر ............ ۶۴

آٹھویں تحریر ............ ۶۶

نثار کی آٹھویں تحریر ............ ۶۹

نویں تحریر ............ ۷۳

نثار کی نویں تحریر ............ ۷۴

دسویں تحریر ............ ۷۷


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




ثار کی دسویں تحریر ........................................ ۸۳

گیارہویں تحریر ........................................ ۸۷

ثار کی گیارہویں تحریر ........................................ ۹۳

بارہویں تحریر ........................................ ۹۶

ثار کی بارہویں تحریر ........................................ ۹۸

سیف الجبار فی جواب ظہور وثار (تیرھویں اور آخریں تحریر) ........................................ ۱۰۲

وحدت الوجود کیا ہے؟ اور اس کا شرعی حکم ........................................ ۱۱۱

وحدت الوجود اور علمائے دیوبند ........................................ ۱۲۴


❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حافظ زبیر علی زئی

# آلِ دیوبند اور وحدت الوجود

حافظ نثار احمد الحسینی (دیوبندی) کے نام:

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کی طرف سے ایک کتاب ''علمائے دیوبند.... پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات'' شائع ہوئی ہے جس میں آپ لوگوں نے میرے ایک مختصر رسالے ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' وغیرہ کا بزعمِ خویش جواب دینے کی کوشش کی ہے.!

عرض ہے کہ آپ اپنے عقیدے وحدت الوجود پر اعتراضات کے جوابات دینے سے عاجز ہیں، جنھیں کتابِ مذکور کے نمبر ا میں باحوالہ پیش کیا گیا ہے، کجا یہ کہ پوری کتاب کا جواب آپ کی طرف سے لکھا جائے۔؟!

آپ نے صفحہ نمبر ا، پر سات بے دلیل دعوے لکھنے، پھر وحید الزمان، نواب صدیق حسن خان، حکیم فیض عالم ناصبی، بعض علمائے اہلِ حدیث کے غیر مفتیٰ بہا اقوال، اختر کاشمیری (؟) اور اپنے تقلیدی مولویوں کی عبارات پیش کرنے کے سوا کیا کام کیا ہے؟

راقم الحروف نے نواب صدیق حسن خان، میاں نذیر حسین، نواب وحید الزمان، مولوی محمد حسین اور (مولانا) ثناء اللہ (امرتسری) وغیرہم کے بارے میں ماسٹر امین اکاڑوی دیوبندی حیاتی کا قول نقل کیا تھا کہ ''لیکن غیر مقلدین کے تمام فرقوں کے علماء اور عوام بالاتفاق ان کتابوں کو غلط قرار دے کر مسترد کر چکے ہیں....''

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص ۳۲ بحوالہ مجموعہ رسائل ج ا ص ۲۲، تحقیق مسئلہ تقلید ص ۶)

امین اوکاڑوی کا قول اس لئے پیش کیا تھا کہ دیوبندیہ حیاتیہ کے نزدیک اُن کا بہت بڑا مقام ہے مثلاً قاضی ارشد الحسینی (اٹک) نے انھیں ''ایک عظیم انسان'' قرار دیا ہے۔

دیکھئے ماہنامہ الخیر ملتان کا اوکاڑوی نمبر (ج ۱۹ شمارہ: ۵ تا ۸) ص ۲۴۳

جن حوالوں اور عبارات کو تمام اہلِ حدیث علماء اور عوام بالاتفاق غلط قرار دے کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسترد کر چکے ہیں، اُصولاً آپ انھیں ہمارے خلاف پیش ہی نہیں کر سکتے کیونکہ فریقِ مخالف کے خلاف وہی دلیل پیش کرنا جائز ہے جسے وہ صحیح اور حجت تسلیم کرتا ہے۔ آپ لوگوں کا اہلِ حدیث کے خلاف بالاتفاق غلط حوالے پیش کرنا، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ کے پاس اہلِ حدیث کے خلاف پیش کرنے کے لئے کوئی دلیل ہی نہیں ہے ورنہ آپ ایسی حرکتیں نہ کرتے۔ راقم الحروف نے علمائے دیوبند کے چند خطرناک عقائد میں سے پہلا عقیدہ وحدت الوجود بالاختصار پیش کیا تھا جس میں حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

''نکتہ شناسا مسئلہ وحدت الوجود حق و صحیح ہے، اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے...''

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص ۱۴، بحوالہ شمائم امدادیہ ص ۳۲، کلیاتِ امدادیہ ص ۲۱۸)

اس کے بعد لغت کی دو مشہور کتابوں سے وحدت الوجود کا مطلب ومفہوم پیش کیا تھا:

''تمام موجودات کو اللہ تعالیٰ کا وجود خیال کرنا۔ اور وجود ماسوی کو محض اعتباری سمجھنا جیسے قطرہ، حباب، موج اور قعر وغیرہ سب کو پانی معلوم کرنا'' (حسن اللغات فارسی اردو ص ۹۴۱)

''صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو خدا تعالیٰ کا وجود ماننا اور ماسوا کے وجود کو محض اعتباری سمجھنا۔'' (علمی اردو لغت، تصنیف وارث سرہندی ص ۱۵۵۱)

اس لغوی مفہوم وتشریح سے معلوم ہوا کہ عقیدۂ وحدۃ الوجود میں خالق ومخلوق میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا بلکہ مخلوقات کو بھی اللہ تعالیٰ کا وجود تسلیم کیا جاتا ہے۔

﴿ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۴۳]

حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب نے اس لغوی مطلب ومفہوم کا کوئی جواب نہیں دیا اور محمد تقی عثمانی صاحب کی عبارت لکھ دی ہے کہ ''صحیح مطلب یہ ہے کہ....'' (علمائے دیوبند پر... ص ۲۵)

تقی صاحب کا ''صحیح مطلب'' کتبِ لغت کے مطلب، حاجی امداد اللہ صاحب کی تصریحات اور رشید احمد گنگوہی صاحب کی عبارات (وغیرہ) کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب نے خدا کا خلیفہ کہہ کر ایک بندے کے بارے میں لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے...''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص ۱۴، کلیاتِ امدادیہ ص ۳۵، ۳۶)

حاجی صاحب مزید فرماتے ہیں: ''اور اس کے بعد اس کو ہُو ہو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہئے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے'' (ایضاً ص ۱۴، بحوالہ کلیاتِ امدادیہ ص ۱۸)

حافظ ظہور احمد صاحب نے یہ دونوں عبارتیں نہ تو نقل کیں اور نہ ان کا کوئی جواب دیا بلکہ یہ لکھ دیا کہ ''چنانچہ زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں:

دیوبندی حضرات اس وحدت الوجود کے قائل ہیں جس میں خالق ومخلوق، عابد ومعبود، اور خدا و بندے کے درمیان فرق مٹا دیا جاتا ہے۔ (بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص ۱۵)

حالانکہ یہ زبیر علی زئی کا تعصب یا تجاہل عارفانہ ہے کہ ''وحدت الوجود'' میں خالق ومخلوق اور عابد ومعبود میں فرق نہیں رہتا۔'' (علمائے دیوبند پر.....ص ۲۶)

عرض ہے کہ یہ تعصب یا تجاہل عارفانہ نہیں بلکہ ''باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' اور ''(اللہ) ہو جائے'' کا یہی مطلب ہے کہ جس کے جواب سے آپ نے چشم پوشی برتی ہے۔

اب ایک اور حوالہ پڑھ لیں:

ایک آدمی نے دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کی خدمت میں ان کے ایک مضمون کے بارے میں سوال کیا:

''اس مضمون سے معلوم ہوا کہ عابد و معبود میں فرق کرنا شرک ہے۔''

حاجی صاحب نے جواب دیا:

''کوئی شک نہیں ہے کہ فقیر نے یہ سب ضیاء القلوب میں لکھا ہے'' (شمائم امدادیہ ص ۳۴)

حاجی صاحب تو تسلیم کر رہے ہیں کہ عابد و معبود میں فرق کرنا شرک ہے اور ظہور احمد صاحب اس کا انکار کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ!

میں نے رشید احمد گنگوہی صاحب کا حوالہ پیش کیا تھا جس میں وہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اور وہ جو میں ہوں وہ تُو ہے...''

(بدعتی کے پیچھے نماز...ص ۱۵، بحوالہ مکاتیب رشیدیہ ص ۱۰، وفضائل صدقات حصہ دوم ص ۵۵۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تنبیہ نمبر۱: خط کشیدہ لفظ کمپوزنگ کی غلطی سے کتاب: ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' میں چھپنے سے رہ گیا ہے۔ نیز دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۲۳ ص ۴۴

تنبیہ نمبر۲: مذکورہ الفاظ ''فضائلِ صدقات'' سے نقل کئے گئے ہیں۔

ظہور احمد صاحب نے اپنے تسلیم شدہ بزرگ گنگوہی صاحب کی عبارت کا تو کوئی جواب نہیں دیا مگر حافظ عبداللہ روپڑی صاحب کی عبارتیں لکھ دی ہیں جن میں وحدت الوجود کی تاویل کی گئی ہے اور ''بندہ خدا ہو جاتا ہے، ذکر کرنے والا خود اللہ ہو جائے اور بندہ کہے: یا اللہ وہ جو میں ہوں وہ تُو ہے'' کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ حافظ روپڑی صاحب تاویل کے ذریعے سے جس وحدت الوجود کو ''مراد ان کی صحیح ہے۔'' قرار دے رہے ہیں وہ وُہ نہیں جو دیوبندیوں کا عقیدہ ہے بلکہ اسی حوالے میں دیوبندیوں کا نام لئے بغیر وحدت الوجود کے غلط عقیدے کے بارے میں حافظ عبداللہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں:

''اب رہی ''توحیدِ الٰہی'' سو اس کے متعلق بہت دنیا بہکی ہوئی ہے۔ بعض تو اس کا مطلب ''ہمہ اوست'' سمجھتے ہیں یعنی ہر شئے عین خدا ہے۔'' (فتاویٰ اہلحدیث ج۱ ص ۱۵۴)

کیا ظہور احمد صاحب نے یہ عبارت نہیں پڑھی یا تعصب وتجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے؟

بہکے اور پھسلے ہوئے لوگ صحیح ہوتے ہیں یا غلط؟

جن لوگوں کو حافظ روپڑی صاحب بہکے ہوئے قرار دے رہے ہیں، وہ دیوبندی ہی تو ہیں۔

تنبیہ: وحدت الوجود اور ابن عربی کے بارے میں حافظ عبداللہ روپڑی کی عبارات تین وجہ سے غلط ہیں:

اول: یہ تاویلات ہیں جو کہ دیوبندی علماء کی عبارات اور علمائے حق مثلاً حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ کی تحقیقات کے خلاف ہیں۔

دوم: حافظ روپڑی کی مذکورہ عبارت کے آخر میں اُن کے شاگرد مولانا محمد صدیق سرگودھوی حاشیہ لکھتے ہیں:

''یہ محدث روپڑی کی اپنی رائے ہے....'' (فتاویٰ اہلحدیث ج۱ ص ۱۵۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سوم: حافظ روپڑی صاحب لکھتے ہیں کہ ”کیونکہ ابن عربی کی کتاب ”عوارف المعارف“ سے ماخوذ ہے....“ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱ ص ۱۵۵)

حالانکہ عوارف المعارف کا مصنف سہروردی ہے۔ دیکھئے کشف الظنون (ج ۲ ص ۱۱۷۷)

معلوم ہوا کہ حافظ عبداللہ روپڑی صاحب رحمہ اللہ ابن عربی کی کتابوں سے صحیح طور پر واقف نہیں تھے لہٰذا اُن کی تاویلات سنی سنائی باتوں پر مشتمل ہیں۔

ظہور احمد صاحب نے حاجی امداد اللہ اور گنگوہی صاحبان کی عبارات کا جواب دینے کے بجائے میاں نذیر حسین دہلوی، فضل حسین بہاری، نواب صدیق حسن، حافظ عبداللہ روپڑی، وحید الزمان حیدر آبادی، ابراہیم سیالکوٹی، فیاض علی اور عبدالسلام مبارکپوری سے ابن عربی کی تعریف میں کچھ عبارات نقل کر دی ہیں جو چار وجہ سے مردود ہیں:

اول: یہ علماء ابن عربی سے صحیح طور پر واقف نہیں ہیں۔ دیکھئے الحدیث: ۴۹ ص ۲۴

دوم: یہ علماء ابن عربی کی کتابوں سے صحیح طور پر واقف نہیں ہیں۔

سوم: ان علماء کی تاویلات ان سے بڑے اور جمہور علماء کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔ مثلاً امام بلقینی، العز بن عبدالسلام، ابوحیان الاندلسی، ابن کثیر، ابن تیمیہ، ابن حجر العسقلانی اور محدث بقاعی وغیرہم نے ابن عربی پر شدید جرح کر رکھی ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۴۹ ص ۲۱۔۲۳

چہارم: فصوص الحکم اور الفتوحات المکیہ میں ابن عربی کی عبارات سے ان تاویلات کا باطل ہونا صاف ظاہر ہے۔

رشید احمد گنگوہی صاحب نے ”ارشاد فرمایا“:

”ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا ”میاں صاحب ہم نے اُس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اُس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں'' میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا'' بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟'' اُس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے'' **بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے**''
رنڈی یہ سنکر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولاقوۃ اگرچہ میں روسیاہ و گناہگار ہوں مگر ایسے پیر کے مُنہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔''
میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اُٹھکر چلدی۔'' (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۴۲)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق میاں صاحب کا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے اور کرانے والا تو وہی ہے۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ

وحدت الوجود کے گندے عقیدے کی اس عبرت ناک مثال کو میں نے '' بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' میں مختصراً پیش کیا تھا۔ (ص ۱۵) مگر حافظ ظہور صاحب نے اس کے جواب سے خاموشی برتی لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ میری اس چھوٹی سی کتاب کے صرف ایک باب اور بارہ خطرناک عقائد میں سے صرف ایک عقیدے کے جواب سے بھی عاجز رہے ہیں۔

جواب دینے سے پہلے فریقِ مخالف کی عبارت تو پڑھ لیں ورنہ یہی انجام ہوگا جو ظہور احمد کا ہوا ہے۔ جب تک میری ہر دلیل اور ہر اعتراض کا صریح جواب نہیں آئے گا'' الزامات کے جوابات'' کی حیثیت باطل و مردود ہی رہے گی۔

نثار صاحب! آپ نے عرضِ ناشر میں بے دلیل اور بے حوالہ دعوے کرتے ہوئے لکھا ہے کہ '' علمائے دیوبند کی ان خدمات سے سب سے زیادہ ڈر انگریز حکومت کو تھا'' (ص ۱)

آپ کے اس دعوے کی تردید و ابطال میں آلِ دیوبند اور انگریز کے سلسلے میں دس حوالے پیشِ خدمت ہیں:

① عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی اپنے امام ربانی یعنی رشید احمد گنگوہی صاحب کے بارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں لکھتے ہیں: ''ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلحضرت حاجی صاحب ونیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹجانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے طیار ہو گیا....'' (تذکرۃ الرشید ج۱ ص۷۴، ۷۵)

معلوم ہوا کہ دیوبندی اکابر نے اپنی انگریز سرکار کے مخالف باغیوں سے شاملی میں جنگ لڑی جس میں حافظ ضامن صاحب باغیوں کے ہاتھوں سے مارے گئے۔

میرٹھی دیوبندی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے **دلی خیر خواہ** تھے تا زیست خیر خواہ ہی ثابت رہے۔'' (تذکرۃ الرشید ج۱ ص۷۹)

انگریز سرکار مسلمانوں کا قتلِ عام کر رہی تھی اور دیوبندی اکابر اسے مہربان سرکار قرار دے کر خیر خواہ ثابت ہو رہے تھے۔ سبحان اللہ!

② ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں عاشق الٰہی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''جب بغاوت وفساد کا قصہ فرو ہوا اور **رحمدل گورنمنٹ** کی حکومت نے دوبارہ غلبہ پا کر باغیونکی سرکوبی شروع کی تو....'' (تذکرۃ الرشید ج۱ ص۷۶)

انگریزوں کی حکومت (اور انگریز سرکار) کو رحمدل کہنے والے کس منہ سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان سے، سب سے زیادہ ڈر انگریز حکومت کو تھا۔!

③ دیوبندیوں کے اکابر میں سے ایک **مملوک علی** صاحب تھے، جن کے بارے میں لطیف اللہ نے لکھا ہے:

''اول یہ کہ مولانا موصوف دہلی کالج میں انگریزی حکومت کے بمشاہرہ سو روپے ماہانہ پر ملازم تھے۔'' (انفاس امدادیہ ص۱۰۸ حاشیہ نمبر۱۱)

محمد انوار الحسن شیرکوٹی دیوبندی لکھتے ہیں: ''دہلی کالج کے تمام انگریز پرنسپل ان کی قدر کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اوران پر اعتماد کرتے تھے۔ بلکہ گورنر جنرل نے مولانا مملوک علی کو انعام بھی دیا۔''

(سیرت یعقوب ومملوک ص ۳۳)

کیا خیال ہے ۱۸۲۵ء میں ایک روپئے کا کتنا سونا ملتا تھا اور انگریز گورنر جنرل نے کس خوشی میں مملوک علی صاحب کو انعام دیا تھا؟

حفظ الرحمٰن دیوبندی نے اپنی تقریر میں فرمایا:

''مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہوگیا۔'' (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

تبلیغی جماعت کو انگریزی حکومت کی طرف سے کتنا روپیہ ملتا تھا اور کیوں ملتا تھا؟

جواب دیں، خاموش کیوں ہوگئے ہیں؟

⑤ حفظ الرحمٰن صاحب کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے ''علامہ عثمانی'' دیوبندی صاحب نے فرمایا: ''دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ وپیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ اون کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ گو مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا علم نہیں تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے...''

(مکالمۃ الصدرین ص ۹)

ممکن ہے کہ پہلے علم نہ ہو لیکن بعد میں انھیں علم ہوگیا کیونکہ تھانوی صاحب خود فرماتے ہیں:

''تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔'' (ملفوظات حکیم الامت ج ۶ ص ۵۶ ملفوظ نمبر ۱۰۸، دوسرا نسخہ ج ۶ ص ۱۰۳)

⑥ اشرفعلی تھانوی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ اگر تمھاری حکومت ہوجائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کروگے؟ تھانوی صاحب نے جواب دیا:

''محکوم بنا کر رکھیں کیونکہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم ہی بنا کر رکھیں گے مگر ساتھ ہی اسکے نہایت راحت اور آرام سے رکھا جائے گا اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہونچایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے...‘‘ (ملفوظات حکیم الامت ج ۶ ص ۵۵، ملفوظ: ۱۰۷، دوسرا نسخہ ج ۶ ص ۱۰۲)

⑦ محمد قاسم نانوتوی صاحب کے بیٹے محمد احمد کے بارے میں دیوبندیوں کی ایک معتبر کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ

’’۱۴۴۔ محمد احمد حافظ **شمس العلماء**

(۱) پسر محمد قاسم بانی مدرسہ دیوبند۔ یہ مدرسہ کا مہتمم یا پرنسپل ہے اور **وفادار ہے**۔‘‘

(تحریک شیخ الہند ص ۴۴۹)

کیا خیال ہے؟ جس شخص کے بارے میں انگریز حکومت خود اقرار کرے کہ ’’وفادار ہے‘‘ تو وہ کتنا بڑا وفادار ہوگا؟!

⑧ محمد احسن نانوتوی کے بارے میں محمد ایوب قادری دیوبندی لکھتے ہیں:

’’۲۲/مئی کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب نے بریلی کی مسجد نومحلّہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے‘‘

(کتاب: ’’مولانا محمد احسن نانوتوی‘‘ ص ۵۰)

ایوب صاحب مزید لکھتے ہیں: ’’اس تقریر نے بریلی میں ایک آگ لگا دی اور تمام مسلمان مولانا محمد احسن نانوتوی کے خلاف ہوگئے۔ اگر کوتوال شہر شیخ بدرالدین کی فہمائش پر مولانا بریلی نہ چھوڑتے تو ان کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہوگیا تھا‘‘ (محمد احسن نانوتوی ص ۵۱)

⑨ پی سی پگاٹ نامی ایک انگریز لکھتا ہے:

’’مجھ کو آج مدرسۂ عربیہ دیوبند کے معائنہ سے غیر معمولی مسرت ہوئی...میں نہایت خوشی سے اپنا نام چندہ دہندگان میں شامل کرتا ہوں۔ پی سی پگاٹ، جنٹ مجسٹریٹ سہارنپور، ۶/ اپریل ۱۸۹۷ء‘‘ (مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۳۴۹)

کیا خیال ہے؟ پگاٹ صاحب کتنا چندہ دے گئے تھے اور کس وجہ سے نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہے تھے؟

⑩ ایک انگریز پامر نامی نے کیا کہا تھا؟ اس کا جواب پروفیسر محمد ایوب قادری دیوبندی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے سنئے، لکھتے ہیں:

''اس مدرسہ نے یوماً فیوماً ترقی کی ۳۱/ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں

''جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ **خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد معاون سرکار** ہے...'' (محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷، نیز دیکھئے کتاب: فخر العلماء ص ۶۰)

نثار صاحب! اس طرح کے اور بھی بہت سے حوالے ہیں مثلاً عبید اللہ سندھی (سابق نام: بُوٹا سنگھ) نے اپنے ایک خط میں مدرسۂ دیوبند کے بارے میں فرمایا:

''مالکانِ مدرسہ سرکار کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں'' (دیکھئے تحریک شیخ الہند ص ۳۵۸)

آپ ایسا کریں کہ حافظ ظہور احمد صاحب اور دوسرے لوگوں سے میری چھوٹی سی کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' کا مکمل اور موضوع کے مطابق جواب لکھوائیں۔ اسی طرح ماہنامہ الحدیث حضرو میں آلِ دیوبند پر جو تحقیقی رد کیا گیا ہے مثلاً ''انوار اوکاڑی صاحب کے جواب میں'' اور ماہنامہ الحدیث: ۴۹ میں شائع شدہ تحقیقی مضمون ''وحدت الوجود کیا ہے؟ اور اس کا شرعی حکم'' (ص ۱۲۔۲۶) وغیرہ، ان تحریرات کا بھی مکمل اور بمطابق تحریر جواب لکھیں یا لکھوائیں۔

المہند الدیوبندی جیسی بے ثبوت اور اصل عبارات سے فرار والی تحریرات شائع کر کے اپنی جگ ہنسائی نہ کروائیں۔

تنبیہ: ہم نے وحید الزمان حیدر آبادی، نواب صدیق حسن خان، فیض عالم صدیقی اور بعض علماء وغیرہم کے بارے میں صراحتاً یا اشارتاً اعلان کر رکھا ہے کہ یہ ہمارے اکابر میں سے نہیں ہیں یا ہم ان کی تحریرات سے بری ہیں۔ اگر آپ کے پاس میرے اعلانات نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہنچے تو اس تحریر کو میرا اعلان سمجھ لیں۔

میرے خلاف آپ درج ذیل دلائل پیش کر سکتے ہیں:

۱: قرآن مجید

۲: صحیح اور حسن لذاتہ مرفوع احادیث

۳: اجماع ثابت

اگر آپ ہمارے علماء کرام کے اجتہادات پیش کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل شرائط کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں:

۱۔ وہ عالم ہمارے نزدیک ثقہ وصدوق عندالجمہور رہو اور صحیح العقیدہ اہلِ حدیث ہو۔

۲۔ اس عالم کا قول قرآن، حدیث اور اجماع کے خلاف نہ ہو کیونکہ ہمارا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ قرآن، حدیث اور اجماع کے خلاف ہر شخص کی بات مردود ہے۔

۳۔ اس عالم کا قول ہمارے نزدیک مفتیٰ بہ ہو۔

۴۔ ہم اسے اپنے اکابر میں تسلیم کرتے ہوں۔

دوبارہ عرض ہے کہ ہم کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف ہر عالم کا قول مردود سمجھتے ہیں۔

آپ لوگوں کے خلاف ہم وہی عبارات اور حوالے پیش کرتے ہیں جنھیں آپ صحیح اور حجت تسلیم کرتے ہیں۔ اگر آپ ان عبارات کا صاف طور پر علانیہ انکار کر دیں اور عبارات لکھنے یا کہنے والوں کو اپنے اکابر کی فہرست سے باہر نکال دیں تو ہم آپ کے خلاف یہ عبارات اور حوالے ہرگز نہیں پیش کریں گے۔ کیا خیال ہے؟ اگر حیاتی دیوبندیوں کے خلاف مماتی دیوبندیوں، احمد سعیدی دیوبندیوں اور پنج پیری دیوبندیوں کے حوالے پیش کرنے شروع کر دیئے جائیں تو کیا آپ ان حوالوں کو تسلیم کریں گے؟ اگر نہیں تو پھر ہمارے خلاف بھی آپ کو ایسے حوالے پیش کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں جنھیں ہم تسلیم کرنے سے علانیہ انکار یا اعلان براءت کرتے ہیں۔ وما علينا إلا البلاغ

(۲۶/ رمضان ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۷/ ستمبر ۲۰۰۸ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نثار احمد الحسینی الدیوبندی کا جواب: پہلی تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین۔أمّابعد

جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب۔حفظك اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

آج ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/۱۵/اکتوبر ۲۰۰۸ء آپ کا خط ملا۔آپ نے حضرت مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب زید مجدہٗ کی کتاب ''علمائے دیوبند قدس سرھم پر زبیر علی زئی کے اعتراضات کے جوابات'' پر جس غصہ کا اظہار کیا آپ کا حق ہے اور آپ کے تعلّی آمیز مزاج سے اسی کی امید تھی۔

مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم پر آپ کے لگائے گئے الزامات کے ماشاء اللہ مکمل جواب لکھے جس میں علمائے دیوبند قدس سرّھم پر الزامات کے جواب،علمائے دیوبند قدس سرّھم کا اپنا مؤقف اور پھر علمائے اہل حدیث غیر مقلدین کے ناقابلِ تردید حوالہ جات سے آپ جیسے محققین کی پوری تسلی کرادی گئی۔

ائمہ اسلاف،محدثین اور فقہاء کے خلاف آپ کے وضعی (گھڑنتو) مذہب اور بے سروپا دلائل جو محض مزعومات ہیں،کے جواب میں مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ کی کتاب ''علمائے دیوبند قدس سرھم پر زبیر علی زئی کے اعتراضات کے جوابات'' کے علاوہ تین کتابیں ﴿۱﴾رکعاتِ تراویح ایک تحقیقی جائزہ ﴿۲﴾مسنون نمازِ تراویح اور ﴿۳﴾چہل حدیث مسائل نماز بحمداللہ چھپ چکی ہیں اور آپ کی خدمت میں پیش بھی کردی گئی ہیں مگر آپ نے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا۔اور''علمائے دیوبند قدس سرھم پر زبیر علی زئی کے اعتراضات کے جوابات'' پر آپ نے احقر کے نام گیارہ صفحات کا یہ خط لکھا ہے۔

آپ نے گیارہ صفحات کے اس خط میں دو عنوانات پر بات کی ہے:ایک''مسئلہ وحدت الوجود''اور دوسرا علمائے دیوبند قدس سرّھم اور انگریز حکومت۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے رسالہ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم''میں علمائے دیوبند قدس سرّھم پر جو چودہ (۱۴) الزامات لگائے ہیں اس پر سوائے''وحدت الوجود''اور انگریز حکومت کے اپنے باقی بارہ الزامات کے جوابات اور دیگر مباحث سے آپ کا اعراض اسی کو ظاہر کررہا ہے کہ آپ ان جوابات سے مطمئن ہیں۔

مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ نے آپ کے الزامات کے جوابات دیتے ہوئے جہاں علمائے دیوبند قدس سرّھم کا نقطۂ نظر واضح کیا ہے،وہیں علمائے غیر مقلدین کے مستند حوالوں سے بھی آپ کا دماغ روشن کیا ہے۔

۔مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ نے جن غیر مقلدین علماء کا مؤقف آپ کو پیش کیا ہے،ان کے متعلق کتاب میں جا بجا یہ وضاحت ہے کہ یہ حضرات حافظ زبیر علی زئی کے بزعم خویش اساتذہ ہیں یا اساتذہ کے ممدوح ہیں یا پھر خود علی زئی صاحب کے ممدوح ہیں۔آپ نے بیک جنبشِ قلم اپنے ان تمام اکابر کو مردود قرار دے دیا ہے۔یہ حفظِ مراتب آپ کو ہی زیبا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

آپ نے لکھا ہے:

جن حوالوں اور عبارات کو تمام اہلِ حدیث علماء بالاتفاق غلط قرار دے کر مسترد کر چکے ہیں، اُصولاً آپ انہیں ہمارے خلاف پیش نہیں کر سکتے۔

خط: محررہ (۲۶ رمضان ۱۴۲۹ھ / بمطابق ۲۷ ستمبر ۲۰۰۸ء۔ص نمبر۱)

آپ کا یہ عجیب انکشاف ہے کہ دورِ حاضر کے اہل حدیث یعنی غیر مقلدین کا بھی حوالہ جات اور عبارات کے رد وقبول پر کوئی اتفاق ہوا ہے۔اگر کوئی ایسی اتفاقی دستاویز ہے تو امت مسلمہ کو بھی آپ اس کی اطلاع عام دیں ؟ تا کہ آپ کے متعلق خواص وعام کا یہ تاثر ختم ہو جائے کہ آپ (غیر مقلدین) نے غیر مقلدین میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی تحقیق پر عمل کا جو راستہ دکھایا اس نے ہر غیر مقلد کو خود ایک فرقہ اور امت کے لئے فتنہ بنا دیا ہے۔

آپ کا اپنے اساتذہ، اور آپ کے اساتذہ کا آپ سے اختلاف تو مطبوعہ ریکارڈ میں آپ کے اس غلط راستے کے عبرت ناک انجام کی صورت میں محفوظ ہے۔اس لئے آپ اور آپ جیسے دوسرے راہنمایانِ بے مقتداء اور پیروکاران بے اتباع کا کوئی اتفاق ہو گیا ہے تو یقیناً اہل حدیث حضرات کے لئے مشعلِ راہ ہو گا۔

مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب مدظلہٗ نے جن غیر مقلد علماء کو پیش کیا ہے آپ کے ہاں ان کے اقوال جو محض اقوال نہیں ان کے عقائد ہیں مردود ہیں تو علمائے دیوبند قدس سرّھم پر آپ گمراہی کا جو فتوی لگاتے ہیں وہی فتوی آپ اپنے اہل حدیث علماء اور بالخصوص اپنے اساتذہ اور مقتداؤوں پر کیوں نہیں لگاتے۔؟

آپ کے الزامات کے جواب میں لکھی گئی کتاب میں یہ سوال آپ پر کئی بار دھرایا گیا مگر آپ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کو دینِ اسلام اور قرآن وحدیث سے کوئی دلچسپی نہیں، آپ کو محض علمائے دیوبند قدس سرّھم سے عناد اور تعصب ہے اور کسی خاص اشارہ کی تعمیل میں آپ اپنے پیش رووں کی طرح امت میں تفرقہ کی خواہش کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر رہے ہیں۔

مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ نے اپنی کتاب "علمائے دیوبند قدس سرّھم پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات" میں جابجا آپ پر کئی سوالات کیے ہیں، آپ نے ان سوالات سے کوئی تعرض نہ کیا کتاب کے صفحہ نمبر کے حوالہ سے یہ سوالات دوبارہ آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

﴿۱﴾ جب علمائے دیوبند کی اقتداء میں آپ کی نماز نہیں ہوتی تو پھر غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کی مساجد میں نماز پڑھنے کا کیا مقصد ہے۔؟ (ص۱۶)

﴿۲﴾ بدعتی فرقوں میں آپ نے صرف علمائے دیوبند کو شمار کیا ہے بریلوی، شیعہ وغیرہ کا کیوں ذکر نہیں کیا۔؟ (ص۱۵)

﴿۳﴾ اکابر غیر مقلدین علماء نے علمائے دیوبند کو اہل حق میں شمار کرتے ہوئے نماز میں ان کی اقتداء کو درست قرار دیا ہے جبکہ آپ جیسے اہل حدیث،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۳﴾

غیر مقلدین نے انہیں جھوٹا اور بدعتی قرار دیا ہے اس پر آپ کا کیا ارشاد ہے۔؟ (ص ۱۸)

﴿۴﴾ اکابر اہل حدیث غیر مقلدین علماء "وحدت الوجود" کے قائل ہیں اور اسے قرآن وحدیث سے ماخوذ مانتے ہیں۔ آپ کا اس پر کیا فیصلہ ہے۔؟ (ص ۲۶، ۳۳)

﴿۵﴾ آپ نے "امکانِ نظیر" کو گندہ عقیدہ قرار دیا جبکہ آپ کے اکابر منکرین امکانِ نظیر کو گمراہ اور کافر قرار دے رہے ہیں۔ آپ کیا کریں گے۔؟ (ص ۳۶)

﴿۶﴾ آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم کی عبارات سے بزعم خود کشید کیا ہے کہ علمائے دیوبند جھوٹ بولنے کو مباح کہتے جب کہ آپ کے اکابر جھوٹ بولنے کو واجب کہہ رہے ہیں آپ کا کیا فیصلہ ہے۔؟ (ص ۳۹)

﴿۷﴾ آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم پر الزام لگایا ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں جب کہ آپ کے بڑے مولانا محمد اسماعیل سلفی لکھتے ہیں کہ: حضرات دیوبند گالیاں دینے سے اور جھوٹ بولنے سے محفوظ ہیں۔ اب فیصلہ آپ پر ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں یا آپ کے بڑے۔؟ (ص ۴۰۔ حاشیہ)

﴿۸﴾ مسئلہ "امکانِ کذب" پر آپ نے لکھا ہے کہ: علمائے دیوبند کو شرم آنی چاہیے جبکہ آپ کے اکابر مولانا عبداللہ روپڑی وغیرہ امکانِ کذب پر علمائے دیوبند قدس سرّھم کی تصریحات کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ اب علمائے دیوبند قدس سرّھم پر آپ کا الزام درست ہے یا آپ خود بے شرم ہیں۔؟ (ص ۴۱)

﴿۹﴾ غیر اللہ سے استعانت پر کیا آپ اپنے اکابر: وحید الزمان، نواب صدیق حسن خان، مولانا داؤد غزنوی، ارشاد الحق اثری کو بدعقیدہ قرار دیں گے۔؟ (ص ۴۴ تا ۴۸)

﴿۱۰﴾ مولانا عبدالاحد اس دور کے اہل حدیثوں کو "جہمیہ" اور "شیعہ" کے مثل قرار دیتے ہیں۔ آپ کا مولانا عبدالاحد اور ان کے فتویٰ پر کیا حکم ہے۔؟ (ص ۵۱)

﴿۱۱﴾ استواء علی العرش کی جس تفصیل کو آپ نے باطل قرار دیا مولانا ثناء اللہ امرتسری، قاضی شوکانی، نواب صدیق حسن خان اسی کو سلف صالحین کا مسلک قرار دے رہے ہیں۔ آپ کا ان اسلاف کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔؟ (ص ۵۳)

﴿۱۲﴾ آپ نے ایمان میں کمی بیشی کے مذہب کو "مرجیئہ" کا مذہب قرار دیا ہے۔ کیا امام بخاری رحمہ اللہ بھی آپ کے نزدیک مرجیئہ ہیں۔؟ (ص ۵۴)

﴿۱۳﴾ آپ کے جن اکابر نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف ارجاء کی نسبت کی تردید کی ہے ان کے متعلق آپ کا کیا فیصلہ ہے۔؟ (۵۵)

﴿۱۴﴾ آپ نے صفات باری تعالیٰ میں جائز تاویلات پر علمائے دیوبند قدس سرّھم کو جہمیہ ہونے کا طعنہ دیا ہے۔ جبکہ مشہور اہل حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۴﴾

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے اسے نہ صرف جائز بلکہ حضرت علی، ابن مسعود، حضرت ابن عباس اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور حافظ ابن حزم، امام بیہقی اور اہل حدیث رحمھم اللہ کا مذہب قرار دیا ہے۔ اب صحابہ کرام ﷺ، ائمہ سلف مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی اور دوسرے اہل حدیث پر آپ کا کیا فتوی ہے۔؟ (ص ۵۷)

﴿۱۵﴾ آپ کے سامنے مشہور غیر مقلد عبدالحق بناری، وحید الزمان حیدر آبادی، حکیم فیض عالم صدیقی، ابوالاشبال شاغف کی صحابہ کرام ﷺ کے متعلق گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں ہیں ان اہل حدیث غیر مقلدین اور ان کے ممدوحین پر آپ کا کیا فتوی ہے؟ (ص ۶۶ تا ۶۸)

﴿۱۶﴾ محض یہ لکھنا کہ ہم ان حوالہ جات کو نہیں مانتے کچھ معنی نہیں رکھتا ایسے حوالہ جات کے صاحبان اور ان کے ممدوحین کا شرعی حکم بیان کریں۔؟ (ص ۶۶ تا ۶۸)

﴿۱۷﴾ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما پر جواز متعہ کی تہمت لگائی ہے۔؟ اس تہمت کا آپ نے کوئی جواب نہ دیا؟ (ص ۶۸)

﴿۱۸﴾ ائمہ اسلاف اور ائمہ حدیث کے متعلق حکیم فیض عالم صدیقی، ارشاد الحق اثری وحید الزمان کی گستاخانہ عبارات پر آپ کا کیا فتوی ہے۔؟ (ص ۷۰)

﴿۱۹﴾ امام مالک رحمہ اللہ کی نیت پر حملہ کرکے آپ نے امامِ حدیث کو مجروح کیا آپ پر کیا فتوی لگتا ہے۔؟ (ص ۷۳)

﴿۲۰﴾ امام ترمذی رحمہ اللہ جیسے محدّث پر آپ نے جہالت کا طنز کیا آپ کس درجہ پر فائز ہیں۔؟ (ص ۷۳)

﴿۲۱﴾ امام اسحاق بن ابی اسرائیل رحمہ اللہ کو آپ نے قلیل العقل قرار دیا آپ پر کیا فتوی ہے۔؟ (ص ۷۳)

﴿۲۲﴾ جلیل القدر محدّث امام ترکمانی رحمہ اللہ کو آپ نے "چیرہ دست" لکھا آپ پر کیا فتوی لگتا ہے۔؟ (ص ۷۳)

﴿۲۳﴾ عبدالقادر قرشی رحمہ اللہ کو آپ نے متعصب لکھا آپ کا کیا درجہ ہے۔؟ (ص ۷۴)

﴿۲۴﴾ مشہور حافظ الحدیث حافظ بزار رحمہ اللہ کو آپ نے متکلم فیہ لکھا ہے اس درجہ بندی کا آپ کو کس نے حق دیا ہے۔؟ (ص ۷۴)

﴿۲۵﴾ آپ کے ہم مسلک حافظ ثناء اللہ غیر مقلد نے آپ کے گستاخانہ رویہ پر احتجاج کرتے ہوئے آپ کو محدثین پر جارحانہ حملہ کرنے والا لکھا ہے۔ آپ اپنے ہم مسلک پر کیا فتوی دیتے ہیں۔؟ (ص ۲۵)

﴿۲۶﴾ اور اگر آپ کو اپنے ہم مسلک حافظ ثناء اللہ غیر مقلد کا فتوی قبول ہے تو اپنے آپ پر آپ کا کیا فتوی ہے۔؟ (ص ۷۴)

﴿۲۷﴾ امام حدیث امام حاکم رحمہ اللہ کو آپ نے وہمی قرار دیا ہے۔ اپنے آپ پر آپ کا کیا فتوی ہے۔؟ (ص ۷۲)

﴿۲۸﴾ ناصر الدین البانی اور ارشاد الحق اثری نے صحیح بخاری کی کئی روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں۔؟ (ص ۷۶، ۷۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۵﴾

﴿۲۹﴾ آپ نے صحیح بخاری کے راوی علی بن جعد کو جہمی، اہل سنت سے خارج، شیعہ، مختلف فیہ اور مجروح قرار دیا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی صحیح بخاری کو صحیح قرار دیا جا سکتا ہے۔؟ (ص ۷۸)

﴿۳۰﴾ آپ کی سند کے اُستاذ حدیث میاں نذیر حسین دہلوی نے تقلید کی چار قسمیں: واجب، مباح، حرام و بدعت اور شرک لکھیں ہیں۔ کیا آپ تقلید کو واجب اور مباح مانتے ہیں۔؟ (ص ۸۳)

﴿۳۱﴾ اگر تقلید کو مباح مانتے ہیں تو علمائے دیو بند قدس سرّھم پر الزام کیوں ؟ (ص ۸۳)

﴿۳۲﴾ اور اگر نہیں مانتے تو اپنے شیخ الکل پر آپ کا کیا فتوی ہے ؟ (ص ۸۳)

﴿۳۳﴾ آپ کی سند کے اُستاذ حدیث کے شاگرد رشید وحید الزمان صدیقی نے کئی مسلوں میں شیعہ روافض اور اھل حدیث کا ایک مذہب بتایا ہے۔ آپ کا کیا مذہب ہے؟ (ص ۸۴)

﴿۳۴﴾ کیا آپ کسی مسلہ میں شیعہ سے متفق ہیں ؟ (ص ۸۴)

﴿۳۵﴾ یا ہر مسلہ میں آپ کا شیعہ سے اختلاف ہے ؟ (ص ۸۴)

﴿۳۶﴾ اہل حدیث کے ڈانڈے شیعہ سے ملانے والے اپنے اُستاذ بھائی وحید الزمان کا شرعی حکم بیان کریں ؟ (ص ۸۴)

﴿۳۷﴾ آپ کے ممدوح عبد اللہ روپڑی نے قادیانیوں کو اہل کتاب کے حکم میں شمار کیا ہے۔ آپ کا اپنے محدث روپڑی پر کیا فتوی ہے ؟ (ص ۹۲)

﴿۳۸﴾ آپ کے اُستاذ حدیث اور شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی رسول اللہ ﷺ جیسا پیدا ہونے کے ناممکن اور محال ہونے کے عقیدہ کو گمراہی اور قریب بہ کفر کہتے ہیں۔ جب کہ آپ اسی عقیدہ کے حامل ہیں۔ اپنے اُستاذ حدیث کے آپ پر اس فتوائے گمراہی اور فتوئ کفر پر آپ کا اپنے اُستاذ حدیث پر کیا فتوی ہے ؟ (ص ۹۳)

﴿۳۹﴾ محمد حسین بٹالوی نے مطلق تقلید کے انکار کو کفر و ارتداد کے اسباب میں شمار کیا ہے۔ جب کہ آپ تقلید کو مطلقاً انکارِ حدیث کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں۔ گویا بٹالوی صاحب آپ پر کفر و ارتداد کا فتوی لگا رہے ہیں اور آپ اپنے مورخ اہل حدیث پر انکارِ حدیث کا فتوی لگا رہے ہیں۔ آپ کو کس کا فتوی قبول ہے ؟ (ص ۹۸)

﴿۴۰﴾ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور نواب صدیق حسن خان احناف کی نماز کو اقرب الی السنۃ قرار دیتے ہیں آپ کا ان پر کیا فتوی ہے ؟ (ص ۱۰۲)

﴿۴۱﴾ آپ کے اُستاذ حدیث میاں نذیر حسین دہلوی مدت العمر احناف کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے جبکہ آپ احناف کے طریقہ نماز کو خلاف سنت قرار دیتے ہیں۔ اپنے اُستاذ حدیث کی نماز پر اور ان کے حنفی امام کو مقتداء بنانے پر آپ کا کیا فتوی ہے ؟ (ص ۱۰۳)

﴿۴۲﴾ آپ نے محمد صادق سیالکوٹی کی کتب کو فروغ مذہب اہل حدیث کا ذریعہ قرار دیا ہے اور محمد صادق سیالکوٹی کو آپ نے ضعیف احادیث اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿٦﴾

کتابوں میں لکھنے والا اور معذور قرار دیا۔ایک معذور اور ضعیف احادیث کو ضعف کا حکم کے ظاہر کیے بغیر ذکر کر کے گویا صحیح باور کرانے والے کا شرعاً کیا حکم ہے ؟ (ص۱۰۴)

﴿۴۳﴾ایسے شخص کی محنت سے پھیلائے گئے مذہب اہل حدیث اور اس مذہب کے پیروکاروں کا کیا حکم ہے ؟ (ص۱۰۵)

﴿۴۴﴾آپ نے حدیث میں محمد صادق سیالکوٹی جیسے دھوکہ دینے والے کے دھوکوں کو صدقہ جاریہ قرار دیا۔آپ پر انکارِ حدیث اور توہین حدیث کا کیا حکم لگتا ہے ؟ (ص۱۰۵)

﴿۴۵﴾آپ نے محمد صادق سیالکوٹی کو بچانے کے لئے ضعیف حدیث کو حسن لغیرہ قرار دیا جبکہ خود آپ حسن لغیرہ کو ضعیف تسلیم کر چکے ہیں۔اس تضاد کو آپ کس تحقیق کا نام دیں گے ؟ (ص۱۰۵)

﴿۴۶﴾ضعیف حدیث کو حکم ضعف کے بغیر نقل کرنا آپ کے ہاں رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہے۔اس افتراء پر آپ محمد صادق سیالکوٹی پر کیا حکم لگائیں گے ؟ (ص۱۰۵)

﴿۴۷﴾اس افتراء کو چھپانے کے لئے آپ نے بے جان تاویلیں کی ہیں۔آپ کس زمرے میں شمار ہیں ؟ (ص۱۰۵)

﴿۴۸﴾آپ نے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کی کتاب ''ایضاح الادلہ'' میں کتابت کی غلطی کو قرآن مجید میں تحریف قرار دیا ہے۔ جبکہ کتابت کی غلطی کا کتابت ہی کی غلطی ہونا ثابت ہو چکا ہے۔اگر آپ کو اسی پر اصرار ہے کہ یہ تحریف ہے تو اپنے اکابر اور خود آپ کی کتب میں کتابت کے اغلاط پر آپ تحریف قرآن وحدیث کے کس درجہ پر فائز ہیں ؟ (ص۱۰۹)

﴿۴۹﴾آپ کی سند کے اُستاذِ حدیث سیّد بدیع الدین شاہ راشدی نے نماز نہ پڑھنے والے کو کافر قرار دیا ہے جبکہ آپ نماز نہ پڑھنے والے کو مسلمان سمجھتے ہیں اور کافر کہنے کو بُرا قرار دیتے ہیں۔اس فتوی کفر پر آپ کا اپنی سند کے استاذ پر کیا فتوی ہے ؟ (ص۱۱۴)

﴿۵۰﴾نماز نہ پڑھنے والے کو کافر نہ قرار دینے پر آپ کی سند کے اُستاذِ حدیث کے فتوی کی رو سے آپ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔اس پر آپ سے گذارش کی گئی تھی کہ آپ اپنی اور اپنے مقتدیوں گزشتہ تیس سالوں کی نمازوں کا کیا کریں گے ؟ (ص۱۱۴)

﴿۵۱﴾اور اگر آپ اپنی سند کے اُستاذ حدیث کا فتوی تسلیم نہیں کرتے تو ان کی نمازوں اور مسلمان کو کافر قرار دینے پر ان کے ایمان ویقین کو کس پیمانے سے ماپیں گے ؟ (ص۱۱۴)

مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہ کے مذکورہ اکاون (۵۱) سوالات کے علاوہ چند مزید قابل وضاحت امور ملاحظہ ہوں۔

﴿۱﴾مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہ نے اپنی کتاب ''علمائے دیوبند قدس سرّھم پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات'' میں علمائے دیوبند قدس سرّھم کے عقائد درست اور حق ہونے پر بطور گواہ آپ کو درج ذیل پچاس علماء اہل حدیث غیر مقلدین کے حوالہ جات پیش کیے ہیں۔

ابراہیم سیالکوٹی،ابوالاشبال شاغف،ابوبکر غزنوی،ارشاد الحق اثری،اسماعیل غزنوی،امام خان نوشہروی،بدیع الدین شاہ راشدی،بشیر الحق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷

مستحسن، پروفیسر مبارک، ثناء اللہ امرتسری، ثناء اللہ ضیاء، حفیظ اللہ، خواجہ ضیاء الدین، داؤد غزنوی، سلامت اللہ جیراجپوری، امیر احمد فاضلی، شمس الحق ڈیانوی، صدیق حسن خان نواب، عبدالاحد خانپوری، عبدالجبار غزنوی، عبدالجبار کھنڈیلوی، عبدالحق بنارسی، عبدالرشید عراقی، عبدالرؤف سندھو، عبد السلام مبارکپوری، عبدالعزیز، عبدالواحد خانپوری، عبداللہ ثانی، عبداللہ روپڑی، عطاء اللہ حنیف، علی حسن خان نواب، غلام مصطفی ظہیر، فضل حسین بہاری، فیاض علی، فیض عالم صدیقی، محب اللہ شاہ راشدی، محمد اسعد علی، محمد اسلم سندھی ابوجبیر، محمد بن علی شوکانی، محمد جونا گڑھی، محمد حسین بٹالوی، محمد شاہ جہان پوری، محمد صادق سیالکوٹی، محمد صدیق بن عبدالعزیز سرگودھوی، محمد گوندلوی، میاں نذیر حسین دہلوی، ناصر الدین البانی، نذیر احمد رحمانی، وحید الزمان صدیقی۔

آپ نے جواب میں لکھا:

> تنبیہ: ہم نے وحید الزمان حیدر آبادی، نواب صدیق حسن خان، فیض عالم صدیقی اور بعض علماء وغیرھم کے بارے میں صراحتاً یا اشارتاً اعلان کر رکھا ہے کہ یہ ہمارے اکابر میں سے نہیں ہیں یا ہم ان کی تحریرات سے بری ہیں۔
>
> خط: محررہ (۲۶ رمضان ۱۴۲۹ھ / بمطابق ۲۷ ستمبر ۲۰۰۸ء، ص نمبر ۱۰)

تو کیا باقی سنتالیس (۴۷) کو آپ اپنے اکابر میں شمار کرتے ہیں۔؟

﴿۲﴾ اہل حدیث غیر مقلد علماء کے تذکرے موجود ہیں مثلاً: امام خان نوشہری، مولانا محمد اسحاق بھٹی، عبدالرشید عراقی کی کتابیں مطبوعہ ہیں اگر آپ فہرست ہی شائع کر دیں کہ کون آپ کے اکابر ہیں اور کون آپ کے قلم کے مردود ہیں تاکہ آپ کی اصل و نسل کا اندازہ لگایا جا سکے۔؟

﴿۳﴾ وحید الزمان حیدر آبادی، نواب صدیق حسن خان، فیض عالم صدیقی کے ساتھ آپ نے وغیرھم سے اپنے اکابر کو مبہم کر دیا ہے۔

یہ "وغیرھم" کون ہیں؟

﴿۴﴾ وحید الزمان حیدر آبادی، نواب صدیق حسن خان، فیض عالم صدیقی کو آپ نے اپنے اکابر میں شمار نہیں کیا۔ ان حضرات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اھل حق سے ہیں یا اھل باطل ہیں؟ گمراہ ہیں یا ہادیانِ امت سے ہیں؟

﴿۵﴾ اگر یہ اہل باطل ہیں تو انہیں اہل حق میں شمار کرنے اور اہل حدیث قرار دینے والوں کا کیا حکم ہے؟

﴿۶﴾ میاں نذیر حسین دہلوی آپ کی سندِ حدیث کا اہم نام ہونے کی وجہ سے آپ کی سندِ حدیث کے اُستاذ ہیں۔ میاں صاحب وحدت الوجود کو حق مسئلہ بتاتے ہیں، ابن عربی رحمہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور ان پر الزامات کے جوابات دیتے ہیں۔ میاں صاحب پر آپ کا کیا حکم لگتا ہے؟

﴿۷﴾ انگریزی شمس العلماء میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کے وحدت الوجود کے قائل ہونے اور ابن عربی رحمہ اللہ کی تعریف میں رطب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۸﴾

اللسان ہونے کے باوجود آپ اپنی سندِ حدیث انہی کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں۔ کیا ایسا شخص جو آپ کے نزدیک گمراہ عقیدے والا ہے استاذِ حدیث ہو سکتا ہے۔؟

﴿۸﴾ میاں صاحب کو سند حدیث میں بیان کر کے اپنے اساتذہ میں شمار کرنے پر آپ کا شرعی حکم کیا ہے۔؟

﴿۹﴾ انگریزی شمس العلماء میاں نذیر حسین دہلوی صاحب نے ساڑھے تین ماہ کا عرصہ انگریز غیر محرم میم کو پناہ دیتے ہوئے چھپائے رکھا غیر محرم بے پردہ عورت کو یوں پردہ اخفاء میں رکھنا کیا ہے۔؟

﴿۱۰﴾ انگریزی شمس العلماء میاں نذیر حسین صاحب اور محمد حسین بٹالوی صاحب نے انگریز حکومت سے مراعات لیکر انعامات وصول کیے۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے۔؟

﴿۱۱﴾ اہلِ حدیث نام محمد بشیر بٹالوی کی درخواست پر انگریز کا دیا ہوا نام ہے۔ انگریز حکومت کے عطا کردہ نام کو جماعتی شعار بنانا اور آزادی ملنے کے بعد بھی انگریزی غلامی کے اس تمغہ کو سجائے رکھنا اور اپنا عنوان قرار دینا کیا کہلاتا ہے۔؟

﴿۱۲﴾ آپ نے اپنے رسالہ "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" میں علمائے دیوبند قدس سرّھم پر ص (۱۴) پر الزامات لگا کر انہیں اہل السنت والجماعت سے خارج اور بدعتی قرار دے کر ان کی اقتداء میں نماز کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ اگر آپ کے اکابر ان عقائد کے حامل ہوں اور ان کی تائید کرتے ہوں تو ان پر آپ کا کیا فتویٰ ہے۔؟

﴿۱۳﴾ جن عقائد پر آپ نے اکابر علمائے دیوبند قدس سرّھم کو بدعتی قرار دیا ان کی تائید کرنے والوں کو اہل حق میں شمار کرنے والے کو کیا حکم ہے۔؟

﴿۱۴﴾ وحید الزمان حیدر آبادی اگر ساقط الاعتبار ہے تو اس کی توثیق کرنے والے بدیع الدین شاہ راشدی، عبداللہ روپڑی، ابراہیم سیالکوٹی اور عبدالرشید عراقی پر کیا حکم ہے۔؟

﴿۱۵﴾ بدیع الدین شاہ راشدی آپ کی سند کے اُستاذ ہیں ایسے شخص کو اپنے اساتذہ میں شمار کرنے پر آپ کا اپنے مسلک پر کیا حکم ہے ؟

﴿۱۶﴾ آپ اپنی سندِ حدیث بدیع الدین شاہ راشدی سے بیان کرتے ہیں جبکہ بدیع الدین شاہ راشدی آپ کے مردود شدہ وحید الزمان حیدر آبادی کی مدح کرتے ہیں اس پر آپ کی سندِ حدیث کا کیا درجہ ہے ؟

آپ کا خط: محررہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۹ھ/ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۸ء کے اس جوابی خط میں مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہ کے اکاون سوالات جو ہنوز آپ پر قرض ہیں اور مزید سولہ سوالات اور اس خط میں اس شمار کے علاوہ تین، کل ستر (۷۰) سوالات کے جواب کا انتظار ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ:

اگر آپ ہمارے علمائے کرام کے اجتہادات پیش کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل شرائط کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۹﴾

﴿۱﴾ وہ عالم ہمارے نزدیک ثقہ وصدوق عند الجمہور ہو اور صحیح العقیدہ اہلِ حدیث ہو۔

﴿۲﴾ اس عالم کا قول قرآن، حدیث اور اجماع کے خلاف نہ ہو کیونکہ ہمارا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ قرآن، حدیث اور اجماع کے خلاف ہر شخص کی بات مردود ہے۔

﴿۳﴾ اس عالم کا قول ہمارے نزدیک مفتیٰ بہ ہو۔

﴿۴﴾ ہم اسے اپنے اکابر میں تسلیم کرتے ہوں۔

خط: محررہ (۲۶ رمضان ۱۴۲۹ء/ بمطابق ۲۷ ستمبر ۲۰۰۸ء۔ ص نمبر ۱۱)

مسئلہ ''وحدت الوجود'' اور انگریز حکومت کے متعلق آپ کے حوالہ جات کے جواب سے پہلے (ص ۱۱) پر آپ کی اس تحریر کے پیش نظر آپ سے مذکورہ سوالات کی وضاحت ضروری ہے، کہ ہمیں معلوم ہو سکے کون آپ کے مقبول اکابر ہیں اور کون آپ کے مردود ہیں اور اہل حدیث اور غیر مقلدین علماء کی جو تحریرات آپ کو قبول نہیں ان کی بنا کر ان علماء پر آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

اس لیے کہ آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّہم کی تحریرات پر صرف یہ نہیں لکھا کہ یہ درست نہیں بلکہ آپ نے ان اکابر پر فتویٰ لگاتے ہوئے انہیں نعوذ باللہ بدعتی اور گمراہ لکھا ہے۔

مذکورہ سوالات پر آپ کے مکمل جواب کے بغیر ''وحدت الوجود'' اور دوسرے مسائل پر ہمارا جواب ادھورا شمار ہوگا اس لیے ہم اس کا حق رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے سوالات کے مکمل جواب لکھیں تاکہ آپ کی پوری تشفی کرادی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مذکورہ سوالات کا جواب آنے پر آپ کے اُٹھائے ہوئے مسئلہ ''وحدت الوجود'' اور انگریز حکومت اور علمائے دیوبند قدس سرّہم پر آپ کے ایک ایک حوالہ کی وضاحت بحمد اللہ تیار ہے اور حوالہ جات میں آپ کی قطع و برید اور آپ کی علمی خیانتوں بھی طشتِ ازبام کر دیا گیا ہے۔ جو ارسال خدمت کر دیا جائے گا۔

ملحوظ رہے کہ کسی سوال سے پہلوتہی اور اعراض پر آپ کا جواب نامکمل اور ادھورا ہوگا۔

فقط والسلام

آپ کے مکمل جواب کا منتظر

نعیم

۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# دوسری تحریر

**الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ الأمین ، أما بعد:**

جناب حافظ نثار الحسینی صاحب کے نام!

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کا سوالنامہ (۶۷ سوالوں پر مشتمل) ملا۔

(نوشتہ ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۸ء)

عرض ہے کہ آپ صرف ایک سوال لکھیں اور اس کا جواب وصول کریں اور پھر اسی وقت ہمارا سوال پیشِ خدمت ہوگا جس کا جواب آپ کو دینا پڑے گا۔ دونوں طرف سے سوال و جواب کی ترتیب برابر رہے گی ورنہ ہماری طرف سے آپ کو سوالات کی اجازت نہیں ہے۔ آپ نے جو سوالات لکھے ہیں اُن میں بھی ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے مثلاً:

آپ نے میرے بارے میں لکھا ہے کہ ''آپ نے ایمان میں کمی بیشی کے مذہب کو ''مرجئہ'' کا مذہب قرار دیا ہے۔ کیا امام بخاری رحمہ اللہ بھی آپ کے نزدیک مرجئہ ہیں۔؟'' (سوال نمبر ۱۲)

آپ کے اس سوال سے یہی ظاہر ہے کہ مرجئہ اور امام بخاری رحمہ اللہ دونوں ایمان میں کمی بیشی کے قائل تھے یا دونوں قائل نہیں تھے (!) حالانکہ مرجئہ تو ایمان میں کمی بیشی کے قائل نہیں ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ تو ایمان میں کمی بیشی کے قائل تھے۔

راقم الحروف نے لکھا تھا: ''مرجئہ کی طرح دیوبندی حضرات: ایمان میں زیادتی اور نقص کے بھی قائل نہیں ہیں اُن کے نزدیک ایمان فقط تصدیق قلب کا نام ہے....''

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص ۱۹)

برادرِ محترم ذوالفقار بن ابراہیم الاثری حفظہ اللہ کے سوال کے جواب میں راقم الحروف نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جو رسالہ لکھا تھا وہ ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' کے نام سے شائع ہوا۔

جناب حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب اس چھوٹے سے رسالے کا جواب لکھنے کے لئے بیٹھے مگر پہلے باب کے مکمل جواب سے ہی عاجز رہے۔

آپ فرما رہے ہیں کہ ''ماشاءاللہ مکمل جواب لکھے''!!

حافظ صاحب! اگر آپ کی نظر پہلے سے کمزور ہے تو عینکیں بدل لیں اور اگر پہلے سے کمزور نہیں تھی تو آنکھوں کے کسی ڈاکٹر سے معائنہ کروالیں۔

آپ کا یہ فرمانا: ''جس غصہ کا اظہار کیا آپ کا حق ہے اور...'' عجیب وغریب ہے۔!

راقم الحروف کا جوابی خط ماہنامہ الحدیث حضرو (عدد: ۵۴، نومبر ۲۰۰۸ء) میں شائع ہو چکا ہے، آپ اس جگہ انگلی رکھ دیں جہاں میں نے غصے کا اظہار کیا اور اگر نہ رکھ سکیں تو....

یاد رہے کہ آپ ہمارے دلائل کے جوابات سے عاجز ہیں لہٰذا ہمیں کسی غصے وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

آپ ہمیں یہ سمجھائیں کہ بندہ کس طرح ''ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے''؟

یہ وہ عبارت ہے جو ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' (ص ۱۴) اور ''آلِ دیوبند اور وحدت الوجود'' (الحدیث حضرو: ۵۴ ص ۲۷) میں درج ہے، جس کے جواب سے حافظ ظہور صاحب، آپ اور تمام آلِ دیوبند عاجز وساکت ہیں۔ کیا خیال ہے؟

امید ہے کہ آپ راقم الحروف کی ان سطورِ مؤدبہ پر غم و غصے کا اظہار نہیں فرمائیں گے۔ ان شاءاللہ

وما علینا إلا البلاغ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علیزئی

مدرسہ اہل الحدیث حضرو۔ ضلع اٹک

۲/ نومبر ۲۰۰۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نثار احمد کی دوسری تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا و سیّد الانبیاء والمرسلین۔ أمّا بعد:۔

جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظك اللّٰہ تعالیٰ

سلام مسنون:۔

— آج ۸ ذوالقعدۃ ۱۴۲۹ھ/ ۷-۱۱-۲۰۰۸ء کو احقر کے خط محررہ ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء کے جواب میں آپ کے نام سے کمپیوٹر کتابت شدہ خط ملا یہ خط آپ کے قلمی دستخطوں اور مُہر سے خالی ہے۔ اسی ماہ کے ''الحدیث'' شمارہ ۵۴ ص ۲۱ پر آپ نے اپنی کسی بھی کتاب یعنی تحریر کے متعلق یہ اعلان شائع کروایا ہے کہ:

راقم الحروف کی صرف وہی کتاب معتبر ہے جس کے آخر میں میرے دستخط و مہر ہیں یا اسے مکتبہ الحدیث حضرو/ مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد، لاہور سے شائع کیا گیا ہے۔ باقی کسی کتاب کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

احقر کے نام آپ کا خط نہ مکتبہ الحدیث حضرو یا مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد سے آیا ہے نہ اس پر آپ کے دستخط اور مہر ہے اگر یہ کسی دوسرے صاحب کی قلم کاری ہے تو وہ مجہول ہے۔ اور اگر آپ نے لکھا ہے تو اسی ماہ کے الحدیث کا اعلان شاہد آپ کے حافظہ میں محفوظ نہیں رہا۔ اس لیے ہمارا مشورہ ہے کہ اپنی ہر تحریر سے پہلے اور بعد میں کسی دماغی ڈاکٹر سے معائنہ کروا لیا کریں تاکہ ایسی غلطیوں سے حفاظت رہے اس لیے کہ دنیوی ماپ تول میں غلطی سے اپنا ہی نقصان ہے۔ مگر دینی معاملات میں آپ کی غلطی پوری امت کے لئے خسارہ دارین ہے۔

یہ خط اگر آپ ہی کا ہے تو عرضِ خدمت ہے کہ:

آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جواب سے انکار کر کے گویا یہ تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کی چیں بچیں میں ان حقائق کا کوئی حل نہیں اور انشاء اللہ ہو بھی نہیں سکتا کہ آپ ہمارے سوالات میں سے ہر ایک کا مکمل جواب لکھیں تو اپنی اصل و فرع سمیت قلم زد ہوتے ہیں اور اگر مکمل جواب نہ دیں گے کتمان حق ہے۔

آپ نے لکھا ہے:

آپ صرف ایک سوال لکھیں اور اس کا جواب وصول کریں اور پھر اسی وقت ہمارا سوال پیش خدمت ہوگا جس کا جواب آپ کو دینا پڑے گا۔ دونوں طرف سے سوالوں جواب کی ترتیب برابر رہے گی ورنہ ہماری طرف آپ کو سوالات کی اجازت نہیں۔''

جناب علی زئی صاحب ہمارے ستر سوالات مرتب و مربوط ہیں ان میں سے کسی ایک کے جواب کے بغیر آپ کا موقف واضح نہیں ہو سکتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

اور یہ گزارش احقر پہلے خط میں بھی کر چکا ہے کہ آپ کے مکمل جواب کے بغیر آپ کا موقف غیر واضح اور ہمارا جواب ادھورا ہوگا۔

آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم اور ائمہ احناف پر تنقید کرتے ہوئے کیا ایک ایک اعتراض کو اس طور الگ لکھا ہے کہ پہلے ایک حل ہو جائے پھر دوسرا تا کہ اعتراض و جواب کی ترتیب برابر رہے۔ ان پاکبازانِ امت رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم پر تو آپ باجازت خود قاضی ہیں اور جب ہم پوچھتے ہیں تو آپ اجازت کے روادار نہیں۔

اگر آپ ستر سوالات کے مکمل جواب کا ارادہ رکھتے ہیں تو ایک ایک کے الگ الگ جواب اور ان پر مناقشات کے لامتناہی سلسلہ کے بجائے جو جواب آپ دینا چاہتے ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں لکھ دیتے تا کہ آپ کی تحقیق کا حق بھی ادا ہو جائے اور آپ کے نو ساختہ (گھڑنتو) مذہب کا پول بھی کُھل جائے۔

اس لئے مکرر عرض ہے کہ ہمارے ستر سوالات کے مکمل جواب کے بغیر آپ کا موقف ادھورا اور ہمارا جواب نامکمل ہوگا اس لئے جب آپ کو بقضائے خود ائمہ احناف، علمائے دیوبند قدس سرّھم پر اعتراض کا حق حاصل ہے تو ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ ہم ان خادمانِ دین کے دفاع میں آپ کی تسلّی کے لئے آپ کے مکمل جواب کے طالب ہوں۔

اس خط میں سوال نمبر ۱۲ کے ذیل آپ کے تنقص اور "وحدت الوجود" پر آپ کی تسلّی کا سامان بحمد للہ تیار ہے جو ہمارے ستر سوالات کے مکمل جوابات پر انشاء اللہ تعالیٰ پیش خدمت کر دیا جائے گا۔

والسلام

[signature]

۸ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ / ۷ نومبر ۲۰۰۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# تیسری تحریر

**الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الأمین ، أما بعد:**

جناب حافظ نثاراحمدالحسینی صاحب کے نام!

بعداز سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کی تحریر نمبر۲ ملی، جس میں سابقہ تحریر (نمبرا) کے ۶۷ سوالات کے جوابات کا مطالبہ ہے۔ہم عرض کر چکے ہیں کہ

''عرض ہے کہ آپ صرف ایک سوال لکھیں اوراس کا جواب وصول کریں اور پھر اسی وقت ہمارا سوال پیشِ خدمت ہوگا جس کا جواب آپ کو دینا پڑے گا۔دونوں طرف سے سوال و جواب کی ترتیب برابر رہے گی ورنہ ہماری طرف سے آپ کو سوالات کی اجازت نہیں ہے۔''

(دوسری تحریر ص ا،نوشتہ۲/نومبر ۲۰۰۸ء)

آپ نے تحریر نمبر۲ (نوشتہ ۷/نومبر ۲۰۰۸ء) میں یہ عبارت نقل کی ہے مگر بمطابقِ اصل نہیں ہے مثلاً ''سوال و جواب'' کو''سوالوں جواب'' لکھ دیا ہے لیکن خاطر جمع رکھیں، ہم آپ کو فی الحال کسی دماغی ڈاکٹر سے معائنے کا مشورہ نہیں دیتے اوراگر مشورہ دے بھی دیں تو ممکن ہے کہ آپ ڈاکٹر کی بات نہ مانیں، جس کی دلیل درج ذیل ہے:

دیوبندی تبلیغی جماعت (جس کے دفاع میں آپ نے ایک رسالہ لکھا ہے) کے زکریا صاحب کو''ایک مرض کی وجہ سے چندروز کے لئے دماغی کام سے روک دیا گیا۔''

(دیکھئے تبلیغی نصاب ص ۷،فضائل اعمال ص ۷)

مگر زکریا صاحب نے یہ مشورہ نہ مانا اوراوراق لکھتے رہے۔!

چونکہ آپ نے اپنے (۵۱+ ۱۶) ۶۷ سوالات کے جوابات کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمارے ۶۷ سوالات پیشِ خدمت ہیں۔ آپ ان سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجیں اور پھر اپنے سوالات کے جوابات وصول کریں۔

## حافظ ثار صاحب کی خدمت میں ۶۷ سوالات

۱) حاجی امداداللہ تھانہ بھونوی نے لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۶)

یہ کہنا کہ بندہ باطن میں خدا ہو جاتا ہے، قرآنِ مجید کی کس آیت میں لکھا ہوا ہے؟

۲) دیوبندیوں کے پیر کا یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۳) یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کیا امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ مستند حوالہ پیش کریں۔

۴) حاجی امداداللہ نے لکھا ہے:

''اور اس کے بعد اس کو ہُو ہُو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہئے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۱۸)

ذکر کرنے والے کا اللہ ہو جانا کس آیت سے ثابت ہے؟

۵) ذکر کرنے والے کا اللہ ہو جانا کس حدیث سے ثابت ہے؟

۶) ذکر کرنے والے کا اللہ ہو جانا امام ابوحنیفہ کے کس مفتیٰ بہ صحیح قول سے ثابت ہے؟

۷) حاجی امداداللہ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے لکھا ہے:

''اے مرے مشکل کشا فریاد ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۹۱)

نبی ﷺ کو مشکل کشا سمجھنا کس آیتِ کریمہ سے ثابت ہے؟

۸) رسول اللہ ﷺ کو مشکل کشا سمجھنا کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۹) نبی کریم ﷺ کو مشکل کشا سمجھنا امام ابوحنیفہ کے کس ثابت شدہ قول سے ثابت ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰) امداد اللہ نے لکھا ہے:

''مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۲۰۵)

قرآنِ مجید کی کس آیت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کشتیوں کو کنارے پر لگاتے ہیں؟

۱۱) کس صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ کشتیوں کو کنارے پر رسول اللہ ﷺ لگاتے ہیں؟

۱۲) کیا امام ابوحنیفہ سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کشتیوں کو کنارے پر لگاتے تھے؟

۱۳) حاجی امداد اللہ نے علانیہ لکھا ہے:

''مسئلہ وحدت الوجود حق و صحیح ہے، اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے''

(شمائم امدادیہ ص ۳۲، کلیاتِ امدادیہ ص ۲۱۸)

قرآنِ مجید کی کس آیت سے یہ ثابت ہے کہ صوفیوں مثلاً ابن عربی وغیرہ کا عقیدہ وحدت الوجود حق و صحیح ہے؟

۱۴) عقیدۂ وحدت الوجود کا حق و صحیح ہونا کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۱۵) کیا امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح مروجہ عقیدۂ وحدت الوجود کا حق ہونا ثابت ہے؟

۱۶) حاجی امداد اللہ اپنے پیر نور محمد جھنجھانوی کو مخاطب کر کے کہتے تھے:

''آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا — تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا — آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا''

(شمائم امدادیہ ص ۸۳، ۸۴، امداد المشتاق فقرہ: ۲۸۸)

یہ کہنا کہ دنیا میں آسرا صرف نور محمد جھنجھانوی کا ہے، قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے؟

۱۷) دنیا اور میدانِ حشر دونوں میں نور محمد جھنجھانوی سے امداد طلب کرنا کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۱۸) کیا یہ عقیدہ امام ابوحنیفہ سے ثابت ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں میں پیر نور محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جھنجھانوی کا دامن پکڑ کر اُن سے امداد مانگنی چاہیئے؟

۱۹) سورۃ الذّٰریٰت کی آیت: ۲۱ کے ترجمے میں تحریف کرتے ہوئے حاجی امداد اللہ نے لکھا: ''خدا تم میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۱)

یہ کہنا کہ ''خدا تم میں ہے'' کس صحابی کا عقیدہ تھا؟

۲۰) یہ کہنا کہ ''خدا تم میں ہے'' کیا امام ابوحنیفہ سے یہ عقیدہ باسند صحیح ثابت ہے؟

۲۱) بانیٔ مدرسہِ دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے کہا:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' (تحذیر الناس ص ۸۵ واللفظ لہ، دوسرا نسخہ ص ۳۴)

یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا، کس آیت سے ثابت ہے؟

۲۲) یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا، کس حدیث سے ثابت ہے؟

۲۳) یہ کہنا کہ نبی ﷺ کے زمانے کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا، امام ابوحنیفہ کے کس مفتیٰ بہ قول سے یہ عقیدہ ثابت ہے؟

۲۴) محمد قاسم نانوتوی نے رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہا:

''مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار''

(قصائد قاسمی، قصیدہ بہاریہ در نعت رسول اللہ ﷺ ص ۸، عقائدِ حقہ ص ۴، از زاہد الحسینی)

رسول اللہ ﷺ کو مدد کے لئے پکارنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کے سوا نانوتوی بیکس (بے یار و مددگار، محتاج) کا کوئی بھی حامی کار نہیں ہے، کس آیت سے ثابت ہے؟

۲۵) رسول اللہ ﷺ کو مدد کے لئے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ رسول کے سوا نانوتوی کا کوئی بھی حامی کار (گرم جوشی سے حمایت یا مدد کرنے والا) نہیں ہے، کس حدیث سے ثابت ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۶) کیا امام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو مدد کے لئے پکارنا چاہئے اور آپ کے سوا کوئی بھی حامی کار نہیں ہے؟

۲۷) قاسمی نانوتوی نے کہا:

”دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں“ (تحذیر الناس ص ۴۷، دوسرا نسخہ ص ۷)

یہ عقیدہ کہ اُمتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں، کس آیت سے ثابت ہے؟

۲۸) یہ عقیدہ کہ عمل میں انبیاء سے اُمتی بڑھ جاتے ہیں، کس حدیث سے ثابت ہے؟

۲۹) کیا امام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ تھا کہ انبیاء سے عمل میں اُمتی بڑھ جاتے ہیں؟

۳۰) محمد قاسم نانوتوی نے کہا:

”ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا فقط مثلِ نورِ چراغ اطراف و جوانب سے قبض کر لیتے ہیں اور سوا ان کے اوروں کی ارواح کو خارج کر دیتے ہیں“ (جمال قاسمی ص ۱۵، تسکین الصدور ص ۲۱۶ واللفظ لہ)

یہ کہنا کہ وفات کے وقت انبیاء کی ارواح کا اخراج نہیں ہوتا تھا، کس آیت سے ثابت ہے؟

۳۱) وفات کے وقت نبی کی روح کا عدمِ اخراج کس حدیث سے ثابت ہے؟

۳۲) کیا امام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ تھا کہ وفات کے وقت نبی کی روح کا اخراج نہیں ہوتا تھا؟

۳۳) قاسم نانوتوی نے کہا:

”رجاؤ خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار“

(قصائد قاسمی ص ۹)

یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ ناؤ (کشتی) پار لگاتے ہیں، کس آیت سے ثابت ہے؟

۳۴) یہ عقیدہ کہ نبی ﷺ کشتی کو پار لگاتے ہیں، کس حدیث سے ثابت ہے؟

۳۵) کیا امام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی ﷺ کشتی کو پار لگاتے ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۶) قاسم نانوتوی صاحب اگرا کیلئے کسی مزار (قبر) پر جاتے، اور دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہوتا، تو آواز سے عرض کرتے کہ "آپ میرے واسطے دعا کریں" (سوانح قاسمی ج۲ص ۲۹)

قبر والے سے دعا کی درخواست کرنا کس آیت سے ثابت ہے؟

۳۷) نانوتوی کا قبر والے سے دعا کی درخواست کرنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

۳۸) کیا امام ابوحنیفہ سے یہ ثابت ہے کہ قبر والے سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے؟

۳۹) قاسم نانوتوی نے ایک دفعہ شیعوں سے نبی کریم ﷺ کی بیداری میں زیارت کے بارے میں کہا:

"تم سب اس پر پختہ رہو، تو میں بیداری میں زیارت کرانے کے لئے تیار ہوں"

(سوانح قاسمی ج۱ص ۳۱۸)

نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی زیارت کرانا کس آیت سے ثابت ہے؟

۴۰) رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد شیعوں کو آپ کی زیارت کرانا کس حدیث سے ثابت ہے؟

۴۱) کیا امام ابوحنیفہ سے یہ ثابت ہے کہ وہ لوگوں کو، رسول اللہ ﷺ کی بیداری میں زیارت کراتے تھے؟

۴۲) رشید احمد گنگوہی نے اللہ تعالی کو مخاطب کر کے لکھا:

"اور جو میں ہوں وہ تُو ہے اور میں اور تُو خود شرک در شرک ہے۔"

(مکاتیب رشیدیہ ص۱۰، فضائل صدقات حصہ دوم ص ۵۵۶)

یہ کہنا کہ وہ جو تُو (اللہ) ہے وہ میں (رشید احمد گنگوہی) ہے، کس آیت سے ثابت ہے؟

۴۳) یہ کہنا کہ وہ جو اللہ ہے وہ گنگوہی ہے، کس حدیث سے ثابت ہے؟

۴۴) کیا امام ابوحنیفہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ وہ جو اللہ ہے وہ گنگوہی ہے؟

۴۵) ضامن علی جلال آبادی نے ایک زانیہ عورت سے زنا کے بارے میں کہا:

"بی تم شرماتی کیوں ہو؟ کرنے والا کون اور کرانے والا کون؟ وہ تو وہی ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(تذکرہ الرشید ج ۲ ص ۲۴۲)

اس ضامن علی کے بارے میں گنگوہی نے مسکرا کر کہا:

”ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے“ (تذکرالرشید ج ۲ ص ۲۴۲)

ایسے آدمی کو توحید میں غرق قرار دینا، جو یہ سمجھتا تھا کہ کرنے والا اور کرانے والا تو وہی ہے، کس آیت سے ثابت ہے؟

۴۶) ایسے آدمی کو توحید میں غرق سمجھنا جو یہ کہتا تھا کہ کرنے والا اور کرانے والا تو وہی ہے، کس حدیث سے ثابت ہے؟

۴۷) کیا امام ابوحنیفہ بھی ایسے آدمی کو مسکرا کر توحید میں غرق سمجھتے تھے جو یہ کہتا تھا کہ کرنے والا اور کرانے والا تو وہی ہے؟

۴۸) رشید احمد گنگوہی نے کہا:

”نیز مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہئے کہ شیخ کی رُوح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گو شیخ کے جسم سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں۔“ (امدادالسلوک اردو ص ۶۴)

یہ کہنا کہ شیخ کی رُوح ہر جگہ مرید کے ساتھ ہوتی ہے، کس آیت سے ثابت ہے؟

۴۹) یہ سمجھنا کہ شیخ کی رُوح ہر جگہ مرید کے ساتھ ہوتی ہے، کس حدیث سے ثابت ہے؟

۵۰) یہ عقیدہ رکھنا کہ شیخ کی رُوح ہر جگہ مرید کے ساتھ ہوتی ہے، کیا امام ابوحنیفہ سے ثابت ہے؟

۵۱) گنگوہی نے کہا:

”پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے“

(تالیفاتِ رشیدیہ ص ۹۹)

کیا امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ صراحتاً قرآنِ مجید میں ہے؟

۵۲) کیا امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ صرحتاً کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵۳) کیا امام ابوحنیفہ سے صراحتاً امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ ثابت ہے؟

۵۴) رشید احمد گنگوہی نے کئی مرتبہ کہا:

"سُن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر"

(تذکرۃ الرشید ج۲ ص۱۷)

یہ کہنا کہ حق وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے اور گنگوہی کے زمانے میں ہدایت و نجات صرف اسی کی اتباع پر موقوف ہے، کس آیت سے ثابت ہے؟

۵۵) گنگوہی کی زبان سے جو نکلتا ہے وہی حق ہے، کس حدیث سے ثابت ہے؟

۵۶) کیا امام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ تھا کہ حق وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے؟

۵۷) گنگوہی نے وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے پیر حاجی امداد اللہ کی بیعت کی۔

دیکھئے تذکرۃ الرشید (ج۱ ص۴۶)

قرآنِ مجید کی کس آیت سے ثابت ہے کہ وحدت الوجودی پیر کی بیعت کرنی چاہئے؟

۵۸) وہ کون سی صحیح حدیث ہے جس سے وحدت الوجودی پیر کی بیعت کا ثبوت ملتا ہے؟

۵۹) امام ابوحنیفہ نے کس (وحدت الوجودی) پیر کی بیعت کی تھی؟

۶۰) گنگوہی نے سکھوں کے گرونانک کے بارے میں کہا:

"شاہ نانک جنکو سکھ لوگ بہت مانتے ہیں حضرت بابا فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں چونکہ اہل جذب سے تھے اسوجہ سے انکی حالت مشتبہ ہوگئی مسلمانوں نے کچھ انکی طرف توجہ نکی سکھ اور دوسری قومیں کشف وکرامات دیکھکر انکو ماننے لگے۔" (تذکرۃ الرشید ج۲ ص۲۳۲)

گرونانک کے کشف وکرامات کا ثبوت کس مفتیٰ بہ دلیل سے ہے؟

۶۱) رشید احمد گنگوہی نے ایک دن جوش میں کہا:

"کہ (اتنے) سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی بات بغیر آپ سے پوچھے نہیں کی۔'' (ارواح ثلاثہ ص ۳۰۸، حکایت نمبر ۳۰۷)

یہ کس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کئی سال گنگوہی کے دل میں رہے اور گنگوہی نے کوئی بات آپ سے پوچھے بغیر نہیں کی؟

**۶۲)** اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے نبی ﷺ کے بارے میں کہا:

''اور میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق وشوق کی حالت غالب ہوتی تھی جس میں یہ جہر واقع ہو جاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اسکو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے'' (تقریر ترمذی از تھانوی ص ۷۱)

قرآنِ مجید کی کس آیت سے یہ ثابت ہے کہ جب نبی ﷺ حالتِ نماز میں بعض آیتیں جہراً تلاوت فرماتے تھے تو اس وقت ذوق وشوق کی حالت غالب ہونے کی وجہ سے آپ کو خبر نہیں رہتی تھی کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

**۶۳)** یہ عقیدہ رکھنا کہ نبی ﷺ کو حالتِ نماز میں خبر نہیں رہتی تھی کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ کس حدیث سے ثابت ہے؟

**۶۴)** کیا امام ابوحنیفہ سے یہ مفتیٰ بہ قول ثابت ہے کہ نبی ﷺ کو حالتِ نماز میں خبر نہیں رہتی تھی کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

**۶۵)** تھانوی نے رسول اللہ ﷺ کو پکارتے ہوئے کہا:

''دستگیری کیجئے میرے نبی ۔۔۔ کشمکش میں تم ہی میرے نبی'' (نشر الطیب ص ۱۹۴)

یہ سمجھنا کہ کشمکش میں نبی ﷺ ہی دستگیری فرماتے ہیں اور مدد کے لئے آپ کو پکارنا کس آیت سے ثابت ہے؟

**۶۶)** یہ عقیدہ رکھنا کہ نبی ﷺ ہی کشمکش میں دستگیری فرماتے ہیں، کس حدیث سے ثابت ہے؟

**۶۷)** یہ کہنا کہ نبی ﷺ ہی کشمکش میں دستگیری فرماتے ہیں اور مدد کے لئے آپ کو پکارنا، کیا امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اُمید ہے کہ آپ ہمارے سوالات کے (بمطابقِ سوال) مکمل جوابات لکھیں گے۔

ان شاءاللہ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

مدرسہ اہل الحدیث حضرو۔ ضلع اٹک

۱۸/نومبر ۲۰۰۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ثار کی تیسری تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا وسیّد الانبیاء والمرسلین ،مولانا وحبیبنا

محمدوّعلیٰ اٰلہ واصحابہ ،اجمعین ۔امّابعد:۔

جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظك الله تعالیٰ

سلام مسنون:۔

احقر کے خط محرّرہ ۸ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ / ۷/ ۱۱ ۲۰۰۸ء کے جواب میں آپ کا خط آج ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ ۲۰ نومبر / ۲۰۰۸ء کو ملا۔

آپ کے اس خط سے یہ وضاحت ہوگئی ہے کہ ۲-۱۱-۲۰۰۸ء کا محرّرہ خط آپ ہی کی طرف سے تھا ورنہ یہ خط آپ کے دستخطوں اور مہر سے خالی ہونے کی وجہ سے جعلی شمار ہورہا تھا۔اس تیسرے خط پر ماشاء اللہ آپ کے دستخط بھی ہیں مہر بھی ہے اور لفافہ پر مکتبۃ الحدیث بھی لکھا گیا ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کبھی ہوش میں ہوتے ہیں اور کبھی ''مدہوش'' میں۔

اس تیسرے خط میں آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات کے بجائے اپنے گذشتہ الزامات ہی کو دھراتے ہوئے اڑسٹھ سوالات تشکیل دیئے ہیں۔ہمارے سوالات سے آپ کے اس مسلسل فرار پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ بحمداللہ آپ کی زنبیل میں ہمارے سوالات کے جوابات نہیں۔اسی لیے ۸ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ / ۷ نومبر ۲۰۰۸ء احقر گذشتہ خط محرّرہ میں آپ کو لکھ چکا ہے کہ:

> ہمارے ستر سوالات کے مکمل جواب کے بغیر آپ کا موّقف ادھورا اور ہمارا جواب نامکمل ہوگا اس لئے جب آپ کو بقضائے خود ائمہ احناف،علمائے دیو بند قدس سرّھم پر اعتراض کا حق حاصل ہے تو ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ ہم ان خادمانِ دین کے دفاع میں آپ کی تسلّی کے لئے آپ کے مکمل جواب کے طالب ہوں۔

آپ نے لکھا ہے:

> ''چونکہ آپ نے اپنے (۵۱+۱۶) ۶۷ سوالات کے جوابات کا مطالبہ کیا ہے لہذا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

ہمارے ۶۷ سوالات پیش خدمت ہیں آپ ان سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجیں
اور پھر اپنے سوالات کے جوابات وصول کریں۔'' (تیسری تحریر ص۲)

آپ ہمارے سوالات کے جوابات دینے کے بجائے الٹا اپنے الزامات ہی کو دھراتے ہیں۔ کیا اس کی دلیل حدیث سے ہے کہ مقروض قرض سے منکر ہو کر الٹا قرض خواہ سے مانگتا پھرے۔

آپ کے سوالات آپ کے گذشتہ الزامات ہی کا چربہ ہیں اس لیے انہیں دھرانے کے بجائے آپ ہمارے سوالات کا واضح جواب کیوں نہیں دیتے؟

اگر آپ ہمارے ستر (۷۰) سوالات کے جوابات سے عاجز ہیں تو ہم آپ سے تعاون کرتے ہیں آپ لکھ دیں کہ:
میں ان ستر (۷۰) سوالات کے جوابات نہیں دے سکتا۔

تو انشاء اللہ حسب وعدہ علمائے دیوبند قدس سرھم پر آپ کی ایک ایک سطر پر سامانِ تسلی جناب کو ارسال کر دیا جائے گا اور اگر آپ کا اپنے فرار ہی پر اصرار ہے تو جب تک آپ ہمارے ستر (۷۰) سوالات کے واضح جوابات نہیں دیتے قرضہ آپ کی گردن پر رہے گا۔

آپ نے احقر کے نام اپنا خط ''الحدیث'' شمارہ نمبر ۵۴ مطابق ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ / نومبر ۲۰۰۸ء میں شائع کیا ہے اس خط کا جواب آپ کو ۲۴/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو وصول ہو چکا تھا۔ مگر آپ نے اپنا خط احقر کے جوابی خط کے حوالہ کے بغیر شائع کر کے بددیانتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ کا حق بنتا تھا کہ اگر آپ اپنا خط شائع کرتے تو ہمارا جواب بھی اس کے ساتھ شائع کرتے مگر آپ جانتے ہیں کہ جب ''الحدیث'' کے قارئین ہمارے ستر سوالات پر پڑھیں گے تو آپ کی تحقیق کا پول کھل کر آپ کا علمی پندار واضح ہو جائے گا۔

احقر کے خط محررہ ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ / ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۸ء میں آپ سے پوچھے گئے سوالات میں کوئی زائد بات نہیں مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب زید مجدہٗ نے آپ کے جواب میں لکھی گئی کتاب ''علمائے دیوبند قدس سرھم پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات'' میں آپ سے ان تمام باتوں کا جواب مانگا ہے۔

اس سے پہلے دو خطوط میں آپ کو لکھ چکا ہوں کہ علمائے دیوبند قدس سرھم پر آپ کے اعتراضات جنہیں آپ شکل بدل بدل کر دہرا رہے ہیں کے جواب پر آپ کی تسلی کا سامان بھی بحمد اللہ تیار ہے۔ مگر جب تک آپ ہمارے ستر (۷۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۳﴾

۳

سوالات کے واضح جواب نہیں لکھتے ہم آپ کی کسی بات کے جواب کے پابند نہیں ان سوالات کے جوابات ہی آپ کے ان مناقشات کا جواب ہے۔اس لیے جب تک آپ واضح جواب نہیں لکھتے ہمارا جواب نامکمل اور آپ کا موقف ادھورا ہے۔اس لیے ہمارے ستر (۷۰) سوالات کو یوں لٹکانے کے بجائے جواب لکھیں تا کہ آپ کا سامان تسلّیِ جو آپ کی امانت ہے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

احقر انشاء اللہ سفرِ حج پر جا رہا ہے اس لیے روانگی سے پہلے آپ کا جواب مل گیا تو جواب لکھ دیا جائے گا، ورنہ واپسی پر انشاء اللہ ستر سوالات پر آپ کے واضح جواب کا انتظار ہوگا۔

والسلام

آپ کے مکمل جواب کا منتظر

۲۱ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ

۲۰ نومبر ۲۰۰۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# چوتھی تحریر

**الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسوله الأمین ، أما بعد :**

حافظ نثار احمد الحسینی صاحب کے نام!

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کی تیسری تحریر ملی، جس میں آپ نے لکھا ہے:

''احقر انشاء اللہ سفرِ حج پر جا رہا ہے اس لیے روانگی سے پہلے آپ کا جواب مل گیا تو جواب لکھ دیا جائے گا، ورنہ واپسی پر...'' (تحریر نمبر ۳ ص ۳)

عرض ہے کہ آپ نے ابھی تک کسی ایک بات کا جواب نہیں دیا تو حج کے بعد کیا جواب دے دیں گے؟ آلِ دیوبند کے غلط عقائد پر اہلِ حدیث (کثرھم اللّٰہ) کے جو اعتراضات ہیں، اگر آپ کمرہ بند کر کے اندھیرا کر کے ہُو ہُو کے نعرے لگائیں تو بھی ان کے جوابات دے ہی نہیں سکتے۔ اس کا جواب آپ کہاں سے لائیں گے کہ دیوبندیوں کے نزدیک بندہ خدا ہو جاتا ہے، اس کی یہ دلیل ہے؟!

دیوبندیوں کے نزدیک عابد اور معبود میں فرق کرنا شرک ہے۔ دیکھئے شمائم امدادیہ ص ۳۴، اس کا ثبوت وجواب کہاں سے لاؤ گے؟

دیوبندیوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتے ہیں جو کثرت سے آپ پر درود بھیجے۔ دیکھئے تبلیغی نصاب (ص ۷۹۱) فضائل درود (ص ۱۱۳)

دیوبندیوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ مشکل کشا ہیں۔ دیکھئے کلیاتِ امدادیہ (ص ۹۱)

آپ نے لکھا ہے کہ ''آپ کبھی ہوش میں ہوتے ہیں اور کبھی ''مدہوش'' میں۔'' (ص ۱)

ایک پاگل تھا جو گلی کوچوں میں نعرے لگاتا تھا کہ لوگ پاگل ہیں۔ ظاہر ہے کہ اندھے کو اندھیرا ہی نظر آتا ہے لہٰذا ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ اہلِ حدیث کی تحریریں پڑھ کر مدہوش ہو چکے ہیں ورنہ یہ کہنا ''مدہوش'' ''میں'' کیا ترکیب ہے؟!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ لوگ اپنے آپ کو "حنفی" باور کرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں لہٰذا عرض ہے کہ حنفیوں کی کتاب "ہدایہ شریف" میں لکھا ہوا ہے:

"ان مایتخذ من الحنطة والشعیر والعسل والذرة حلال..."

گندم، جو، شہد اور مکی سے جو (شراب) بنائی جاتی ہے وہ حلال ہے۔ (اخیرین ص ۴۹۶)

امام ابوحنیفہ سے یہ فتویٰ ثابت ہے یا نہیں لیکن ہدایہ کتاب کو ماننے والے بہر حال اس فتوے کے ذمہ دار ہیں۔ کیا خیال ہے آپ نے ان شرابوں میں سے کوئی استعمال تو نہیں کر لی؟ اگر نہیں کی تو پھر مدہوش کیوں ہو رہے ہیں؟

اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے کہا تھا: "اور میں اسقدر بکّی ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں"

(الافاضات الیومیہ ج اص ۳۸ نمبر ۱۵، ۲۷ شعبان ۱۳۵۰ھ)

اور کہا تھا: "ہمارے محاورہ میں ہُد ہُد بیوقوف کو کہتے ہیں اور میں بھی بیوقوف ہی سا ہوں مثل ہُد ہُد کے" (الافاضات الیومیہ ج اص ۲۶۶ ملفوظ نمبر ۴۰۰)

یہ چند حوالے آپ کو مدہوشی کا مفہوم سمجھانے کے لئے پیش کئے ہیں تا کہ یہ واضح ہو کہ کون مدہوش ہے اور کون باہوش۔!

آپ نے قرض کی بحث چھیڑی ہے، عرض ہے کہ "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" کا قرض آپ لوگوں پر باقی ہے اور رہے جدید سوالات تو ایک سوال کا جواب دیں اور اسی وقت اپنے سوال کا جواب وصول کر لیں، تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ "بددیانتی کا مظاہرہ کیا ہے۔" (ص ۲)

یہ الفاظ لکھتے وقت آپ کو شرم بھی نہیں آئی، کیا ہمارے درمیان کوئی ایسا معاہدہ ہو چکا تھا کہ ایک دوسرے کی یا اپنی تحریریں بھی شائع نہیں کریں گے؟

آپ نے میرے جوابی مضمون اور تحریر کا کیا خاک جواب لکھا ہے جسے شائع کرنا ضروری تھا؟ کچھ تو غور کریں، ہم اگر عرض کریں تو شکایت ہو گی۔

ہم نے اس جوابی تحریر کو ئی وجہ سے شائع کیا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱: عام لوگوں کے سامنے بھی دیوبندیوں کا اصلی چہرہ واضح ہو جائے۔
۲: آپ لوگوں کی انگریز نوازی کے حوالے عام قارئینِ الحدیث کو معلوم ہو جائیں۔
۳: لوگوں کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" مختصر سے رسالے کے جواب سے پوری دیوبندیت عاجز ہے۔
۴: ظہور احمد الحسینی صاحب نے جو کتاب "علمائے دیوبند... پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات" نامی لکھی ہے، اس کتاب کی حیثیت اور مردود ہونا ثابت کر دیا جائے۔ وغیر ذلک

یاد رہے کہ ہر آنے والے مہینے کا الحدیث شمارہ، سی ڈی کی صورت میں اس سے پہلے مہینے کی دس تاریخ تک پریس بھیج دیا جاتا ہے اور بیس تاریخ تک چھپ جاتا ہے اور عام طور پر پچیس تاریخ تک بھیج دیا جاتا ہے تاکہ اس مہینے کی یکم کے قریب تک یہ رسالہ قارئین تک پہنچ جائے اور ہم پر اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل وکرم ہے کہ ابھی تک ایک شمارہ بھی تاخیر سے شائع نہیں ہوا۔ والحمدللہ

بددیانت تو وہ لوگ ہیں جو اپنے جھوٹا ہونے یا جھوٹ بولنے کا خود اعتراف کرتے ہیں۔

حافظ ظہور احمد الحسینی دیوبندی کی بددیانتیوں میں سے دو مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

۱: ظہور احمد صاحب نے لکھا ہے کہ "اور تراویح کی کم از کم تعداد بیس رکعات مسنون ہے۔ اس پر خیر القرون سے لے کر تقریباً تیرہویں صدی کے آخر تک تمام عالم اسلام کا اتفاق رہا ہے۔" (رکعاتِ تراویح ایک تحقیقی جائزہ ص ۳)

عرض ہے کہ ۸۵۵ھ میں فوت ہونے والے عینی حنفی نے لکھا ہے: "**وقد اختلف العلماء فی العدد المستحب فی قیام رمضان علیٰ أقوال کثیرة فقیل ...**"

اور قیام رمضان کی مستحب تعداد میں علماء نے کئی اقوال پر اختلاف کیا ہے، پس کہا گیا ہے کہ...

(عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۶، کتاب التراویح باب فضل من قام رمضان)

صرف اس ایک حوالے سے ہی ثابت ہو گیا کہ ظہور احمد صاحب نے کتنی بڑی بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے اور اختلافی مسئلے کو اتفاقی بنا دیا ہے۔!!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲: ظہور احمد صاحب نے لکھا ہے: ''چنانچہ سب سے پہلے ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۸ء میں ہندوستان کے مشہور شہر اکبر آباد میں ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے یہ فتویٰ دیا کہ تراویح صرف آٹھ رکعات ہیں تو...'' (رکعاتِ تراویح ایک تحقیقی جائزہ ص ۳، حرفِ اولیں کا پہلا صفحہ)

عرض ہے کہ ۱۲۸۴ھ کے دور سے بہت پہلے عینی حنفی (متوفی ۸۵۵ھ) نے تراویح کے بارے میں لکھا ہے: ''**وقيل احدى عشرة ركعة وهو اختيار مالك لنفسه واختاره أبو بكر العربي**'' اور کہا گیا ہے کہ گیارہ رکعتیں ہیں اور (امام) مالک کا اپنے لئے یہی اختیار ہے اور ابوبکر العربی نے اسے اختیار کیا۔ (عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۷)

یاد رہے کہ اس قول کو عینی نے تمام بحث کے آخر میں ذکر کیا اور کوئی رد نہیں کیا لہٰذا یہ آپ لوگوں کے اصول کے مطابق عینی کی طرف سے اس قول کی تائید ہے۔

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے:

''جب کوئی مصنّف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتا ہے اور اس کے کسی حِصّہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وُہی مصنّف کا نظریہ ہوتا ہے۔'' (تفریح الخواطر طبع سوم ص ۲۹)

سرفراز صاحب نے مزید کہا:

''کیونکہ اصولِ تصنیف کے پیشِ نظر جب کوئی شخص اپنے کسی بیان کی تائید میں کسی دوسرے کی عبارت نقل کرتا ہے اور اس کے کسی جزء سے اختلاف نہیں کرتا تو اس کا لازماً یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کے ساتھ وہ کامل اتفاق رکھتا ہے۔'' (راہ ہدایت طبع ششم ص ۱۳۸)

ظہور احمد صاحب نے عینی حنفی پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے:

''علامہ عینیؒ نے جو تین اقوال بیس رکعات سے کم کے نقل کئے ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔'' (رکعات تراویح ایک تحقیقی جائزہ ص ۱۵۳)

عرض ہے کہ آپ کے نزدیک کوئی اصل نہیں ہے لیکن عینی حنفی کے نزدیک تو ضرور اصل تھی ورنہ انھوں نے بغیر انکار کے بطورِ جزم انھیں کیوں نقل کیا تھا؟ معلوم ہوا کہ عینی کے نزدیک یہ بات صحیح تھی کہ بعض لوگ گیارہ رکعات تراویح کے قائل تھے لہٰذا عینی کے نزدیک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ظہور احمد صاحب اس بات میں جھوٹے ہیں کہ ''سب سے پہلے ... یہ فتویٰ دیا کہ''!

آپ نے لکھا ہے: ''تو ہمارا جواب بھی اس کے ساتھ شائع کرتے مگر...'' (ص۲)

عرض ہے کہ آپ کا جواب صرف ۶۷ سوالات کے جوابات کے مطالبہ پر مشتمل ہے اور میری مختصر سی کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' کا کوئی جواب نہیں لہٰذا اس مطالبۂ جواب سوالنامے کے شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر آپ ہمارے سوالات کے بھی جوابات لکھیں تو پھر دونوں طرف کی تحریریں شائع ہو سکتی ہیں اور یاد رکھیں کہ ہو سکتا ہے جب ضرورت ہوئی تو فریقین کی تحریریں شائع بھی ہو جائیں گی۔ ان شاء اللہ

آپ نے لکھا ہے: ''ان تمام باتوں کا جواب مانگا ہے۔'' (ص۲)

عرض ہے کہ پہلے آپ جواب دیں تو جواب وصول کریں۔

آپ نے لکھا ہے: ''**ہم آپ کی کسی بات کے جواب کے پابند نہیں**'' (ص۳)

عرض ہے کہ اگر آپ پابند نہیں تو دوسروں کو کس طرح پابند کر سکتے ہیں؟

آپ ایک سوال کا جواب بمطابقِ سوال بھیجیں تو ہماری طرف بھی بمطابقِ سوال جواب مل جائے گا۔ ان شاء اللہ

فی الحال یہ بتا دیں کہ کہ آپ لوگوں کے نزدیک ''بندہ خدا ہو جاتا ہے'' عقیدے کی دلیل کیا ہے؟ اس سلسلے میں آپ اپنے اُس ''صوفی پیر'' سے بھی پوچھ لیں جس کی بیعت کر رکھی ہے۔ آپ میرے سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجیں تاکہ بات آگے چل سکے۔

وما علينا إلا البلاغ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

(۳۱/نومبر ۲۰۰۸ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نثار کی چوتھی تحریر

﴿۱﴾

نحمدهٗ ونصلی ونسلّم علیٰ رسوله الکریم. امّابعد

جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

۱۲ جنوری ۲۰۰۹ء کو آپ کا خط ملا مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ کی کتاب ''علمائے دیوبند قدس سرھم پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات'' پر یہ آپ کی چوتھی تحریر ہے۔ اس سے پہلے آپ کے تینوں خطوط کا جواب احقر ارسال کر چکا ہے۔

یہ چوتھا خط اگر آپ کی طرف سے ہے تو آپ کی تصریح کے مطابق جعلی ہے کہ اس پر نہ آپ کے قلمی دستخط ہیں اور نہ مُہر ہے۔ اس سے پہلے آپ کا دوسرا خط بھی اسی طرح جعلی تھا جب کہ تیسرے خط پر آپ کے قلمی دستخط اور مُہر موجود تھی۔ اس لیے احقر کا یہ چوتھا خط پڑھتے وقت اگر آپ ہوش میں ہیں تو یاد آ گیا ہوگا اور اگر پہلے کی طرح ''مدہوش'' ہی ہیں تو آپ کو ہوش میں لانے کی ترکیب آپ کے حواری ہی جانتے ہوں گے۔

آپ کے اس خط سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کی تحریر میں بے ہوش کر دینے والی شعبدہ بازی ہے۔ اس لئے آپ اپنے اکابر اہل حدیث غیر مقلدین کی تحریرات کے مطالعہ سے اکثر ہوش میں نہیں رہتے، مدہوشی ہی میں تحقیق وتفتیش کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور بار بار آپ کو رجوع، تصحیح اور تغلیط کرنا پڑھتی ہے۔

اس چوتھی تحریر میں بھی آپ نے حسبِ سابق احقر کے ستر (۷۰) سوالات کے جواب سے پہلوتہی اختیار کی ہے اور اکابر اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم پر تنقید کرتے ہوئے اپنی عاقبت نااندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ اپنے ہر خط میں اکابر علمائے دیوبند قدس سرھم پر چند اعتراضات سے اس خط و کتابت کا عنوان تبدیل کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ لاینحل ستر (۷۰) سوالات کے بجائے عنوان کو الجھا دیں۔

علمائے دیوبند قدس سرھم الحمدللہ ہمارے اکابر ہیں۔ ان کا دفاع ہمارے لئے سعادت ہے۔ ہم آپ کی طرح اپنے اکابر اور اساتذہ کے دفاع سے بھاگنے والے نہیں۔ جب آپ پر بنتی ہے تو آپ اپنے اکابر کو قلم زد کرتے ہوئے فوراً انہیں مردود قرار دے دیتے ہیں جیسا کہ آپ کے پہلے خط میں اس کی صراحت ہے اور احقر ستر سوالات میں آپ سے پوچھ چکا ہے کہ مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی زید مجدہٗ نے آپ کو پچاس (۵۰) اہل حدیث غیر مقلدین کے حوالے پیش کیے ہیں ان میں کون آپ کے ہاں مردود ہے اور کون مقبول؟

مگر جیسے دوسرے سوالات کے جواب میں آپ کو سانپ سونگھا ہوا ہے، یہ سوال بھی آپ کو مدہوش کیے ہوئے ہے۔

اس چوتھی تحریر میں آپ نے لکھا ہے:

عرض ہے کہ ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' کا قرض آپ لوگوں پر باقی ہے اور رہے جدید سوالات تو ایک سوال کا جواب دیں اور اسی وقت اپنے سوال کا جواب وصول کر لیں، تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجے گی۔ ص ۲...... عرض ہے پہلے آپ جواب دیں تو جواب وصول کریں۔ ص ۵

محترما! انگریز نوازی اور انگریزی نمک حلالی میں تالیاں بجانا آپ کو مبارک ہو۔ ہمارا کام تالیاں بجانا نہیں۔ ہم تو آپ سے آپ کی گردن پر بار اپنے ستر سوالات کے جواب پوچھ رہے ہیں۔ آپ کا یہ لکھنا کہ: ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' کا قرضہ آپ لوگوں پر باقی ہے۔ ہمارے ستر سوالات اس یاد دہانی کے لئے ہیں کہ آپ کا جواب مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ نے لکھ دیا ہے۔ اگر آپ کو یہ جواب تسلیم نہیں اور تسلیم کرانا ہمارا منصب بھی نہیں، ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو آپ ہمارے ستر سوالات کے مطابق جواب لکھیں۔ جب آپ نے ستر سوالات کے مطابق جوابات لکھ دینے کی ہمت کر لی جو کہ انشاء اللہ ناممکن نظر آ رہی ہے تو انشاء اللہ آپ کو خود ہی تسلی بھی ہو جائے گی۔

آپ کی کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' کا جواب حضرو سے شائع ہو کر آپ کی خدمت میں ارسال ہو چکا ہے اور احقر کے مرتبہ ستر سوالات اسی جوابی کتاب کا حصہ ہیں جو کہ اسی سے لیے گئے ہیں۔ اس لیے اصولی طور پر آپ کا حق بنتا ہے کہ اگر آپ کو اپنی کتاب کا جواب تسلیم نہیں تو ان ستر سوالات جو آپ کی کتاب کے جواب کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

حصہ ہیں، کا جواب لکھیں پھر ہم سے کوئی سوال کریں۔

ہمارے سوالات کے جواب سے آپ کی پہلوتہی اور ہمارا مسلسل اصرار اسی کی غمازی کر رہا ہے کہ ''علی زئی غبارہ'' ہوا چھوڑ چکا ہے۔

محترما! علمائے دیوبند قدس سرھم پر بار بار اعتراض اور پہلو بدل بدل کر وہی مناقشات چھیڑ کر اصل عنوان سے فرار کے بجائے ہمارے ستر سوالات کے مطابق سوال جواب لکھیے اور اپنے قارئین پر اپنا علمی پندار واضح کیجیے۔

آپ نے ماہنامہ ''الحدیث'' میں اپنا خط شائع کر دیا اور ہمارے جواب کا کوئی تذکرہ بھی نہیں کیا اور اپنی اس بددیانتی کو تحقیق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

اس مطالبہ جواب سوال نامے کے شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ص ۵

اس کے بعد ماہنامہ ''الحدیث'' کے شمارہ ۵۶ ص ۴۸ پر آپ لکھا:

یاد رہے کہ راقم الحروف نے آل دیوبند کے سوالات کے جوابات مع جوابی سوالات لکھے تھے جن کا جواب آج تک نہیں آیا، دیوبندیوں کو تو سانپ سونگھ گیا ہے اور بریلویوں کے بارے میں معلوم نہیں انھیں کیا چیز سونگھے گی۔ واللہ اعلم

حالانکہ آپ کے خط کے جواب میں ستر سوالات پر مشتمل احقر کا خط محررہ ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء آپ کو وصول ہو چکا ہے۔ اس لیے اگر یہ اشارہ احقر کے ساتھ آپ کی اس خط و کتابت کی طرف ہے تو آپ نے الحدیث شمارہ نمبر ۵۴ میں احقر کے خط کا تذکرہ نہ کر کے بددیانتی کا مظاہرہ کیا ہے اور الحدیث شمارہ نمبر ۵۶ ص ۴۸ میں جواب نہ دینے کا دعویٰ کر کے جھوٹ بولا ہے۔

مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ کی کتاب ''رکعاتِ تراویح کا تحقیقی جائزہ'' دو سال سے زائد عرصہ سے مطبوع ہو کر اہل علم سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔

آپ نے دو سال میں اس کتاب پر احقر کے نام اس خط میں ایک اعتراض کیا ہے جو آپ کے علم و تحقیق کا ماتم ہے۔

انشاء اللہ کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں آپ کے اس علمی پندار کی قلعی کھل رہی ہے۔ اس لیے گزارش ہے کہ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کے پاس کوئی اور اعتراضات ہیں تو بھیج دیجیے تاکہ دوسرا ایڈیشن آپ کو مزید تسلی کرا دے۔

آخر میں مکرر گزارش ہے کہ ہر خط میں نیا مبحث کھولنے کے بجائے ہمارے ستر سوالات کے مطابق سوال و جواب دیجیے۔ پھر آپ نے علمائے دیوبند قدس سرھم پر جتنے اعتراضات کیے ہیں یا آپ نے ان پاکبازانِ امت کے خلاف اپنی عاقبت نااندیشی سے جو لکھا گیا ہے۔ سب کا جواب انشاء اللہ ہم دے بھی چکے ہیں اور آپ کی مزید تسلی کا سامان انشاء اللہ آپ کی خدمت میں ارسال بھی کر دیں گے۔

والسلام

عبدالحمید

۲۳/ محرم الحرام/ ۱۴۳۰ھ

۲۱/ جنوری/ ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پانچویں تحریر

**الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ الأمین ، أما بعد:**

حافظ نثار احمد الحسینی کے نام!

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کی چوتھی تحریر آج ملی اور جواب پیشِ خدمت ہے:

۱) آپ نے لکھا ہے:

"اس سے پہلے آپ کے تینوں خطوط کا جواب احقر ارسال کر چکا ہے۔"

عرض ہے کہ آپ کی تحریراتِ مذکورہ میں جواب نام کی کوئی چیز نہیں ہے مثلاً آپ کے سید الطائفہ حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی نے ایک بندے کے بارے میں لکھا ہے:

"اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے..."

دیکھئے کلیاتِ امدادیہ (ص ۳۵، ۳۶) بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (ص ۱۴) اور آپ کے نام پہلی تحریر: آلِ دیوبند اور وحدت الوجود (ماہنامہ الحدیث حضرو: ۵۴ ص ۲۷) اس کا جواب آپ نے کہاں لکھا ہے؟ حوالہ پیش کریں!

۲) آپ نے لکھا ہے:

"...تو آپ کی تصریح کے مطابق جعلی ہے کہ اس پر نہ آپ کے قلمی دستخط ہیں اور نہ مہر ہے۔"

عرض ہے کہ پاکستان سے آپ کی طویل غیر حاضری کے بعد تشریف آوری پر آپ کو پہلے سے لکھا ہوا جواب بھیجا گیا ہے جس پر دستخط سہواً رہ گئے ہیں۔ ویسے آپ کو یہ یقین تھا کہ یہ جوابی خط میرا ہی لکھا ہوا ہے ورنہ آپ پہلے تحقیق کرتے اور بعد میں جواب دیتے۔

باہمی خط کتاب میں سہواً دستخط رہ جانے کی وجہ سے آپ نے ہوش، مدہوش اور بے ہوش کے الفاظ استعمال کر کے اہلِ حدیث کے خلاف اپنے باطنی بغض کا اظہار کیا ہے حالانکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تحریر و بیان میں سہو و خطا سے کوئی انسان محفوظ نہیں ہے مثلاً آپ نے اپنی تحریر نمبر ۲ (نوشتہ ۷/ نومبر ۲۰۰۸ء) میں میری ایک عبارت نقل کی ہے مگر میری تحریر "سوال و جواب" کو "سوالوں جواب" لکھ دیا تھا۔ دیکھئے تیسری تحریر (نوشتہ ۱۸/ نومبر ۲۰۰۸ء ص ۱)

کیا اس سہو و خطا کے وقت آپ مدہوش تھے یا بے ہوش تھے؟ کچھ تو بتائیں!

**دوسری مثال:** باطل دیوبندیوں کے رسالے "قافلۂ حق" میں الیاس گھمن دیوبندی کے چہیتے محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی کی تحریر میں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کو "عبداللہ بن الباز" لکھا گیا ہے۔ دیکھئے جلد ۲ ص ۴۷

کیا یہ تحریر لکھتے یا شائع کرتے وقت گھمن دیوبندی اور اوکاڑوی مدہوش تھے یا بے ہوش؟

**تیسری مثال:** محمد تقی عثمانی دیوبندی کی کتاب "حجیتِ حدیث" میں ایک آیت کے حوالے میں "وَاتَّبَعُوْهُ" لکھا ہوا ہے۔ (ص ۲۳)

حالانکہ قرآن مجید میں آیتِ مذکورہ کو باء کی زیر کے ساتھ "وَ اتَّبِعُوْهُ" لکھا ہوا ہے۔

دیکھئے سورۃ الاعراف (آیت نمبر ۱۵۸)

اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ تقی عثمانی اُس وقت مدہوش یا بے ہوش تھے، جب اُن کی کتاب میں آیتِ مذکورہ باء کی زبر کے ساتھ چھپ رہی تھی، تو کیا آپ ایسے شخص سے اتفاق کریں گے؟!

**چوتھی مثال:** حافظ ظہور احمد الحسینی (حیاتی دیوبندی) نے "چہل حدیث مسائل نماز" نامی ایک کتابچہ لکھا ہے جسے انھوں نے "کتابت کی اغلاط کی تصحیح کیساتھ پیشِ خدمت" کیا ہے۔

دیکھئے ص ۸، اس کتابچے کے صفحہ ۹ پر (سیدنا) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو حزیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔ ذال کے بجائے زاء کے ساتھ!!

کیا خیال ہے؟ ظہور احمد نے جب اغلاط کی تصحیح کے ساتھ یہ کتاب شائع کی تو وہ مدہوش تھے یا بے ہوش؟ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں!!

سہو و خطا پر مدہوشی اور بے ہوشی کے فتوے لگانا انتہائی مذموم حرکت ہے جس کے آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی مرتکب ہیں۔ کچھ تو غور کریں!

۳) اہلِ حدیث کو غیر مقلدین کہہ کر مطعون کرنا آپ لوگوں کا خاص ہتھیار رہے حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اشرفعلی تھانوی نے امام ابوحنیفہ کو غیر مقلد قرار دیا ہے۔

٤) شعبدہ بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں پر شعبدہ بازی کا فتویٰ صادر کرنا بہت عجیب ہے! کچھ تو آخرت کا خوف کریں۔

۵) رجوع، تصحیح اور تغلیط کے سلسلے میں عرض ہے کہ حق کی طرف رجوع اور تصحیح تو اہلِ ایمان کا خاص شعار ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۵۴ کا پہلا اندرونی صفحہ (قبل از صفحہ ۱)

٦) آپ نے دیوبندی اکابر کو "اہل السنّت والجماعت" لکھا ہے، حالانکہ یہ آپ کا نرا دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں لہٰذا کتاب وسنت کے خلاف دیوبندی اکابر کی عبارات پر تنقید کرنا عاقبت نا اندیشی نہیں بلکہ اہلِ بدعت پر رد کرنا تو ایمان کا مسئلہ ہے۔

**فائدہ:** اہلِ سنت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے جبکہ اشرفعلی تھانوی نے کہا:

> "...اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ اکبرؒ کا کشف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کشف سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ انہوں نے جس امر کے وقوع کی اطلاع دی ہے مع سن وسال اطلاع دی ہے۔" (تقریر ترمذی ص ٦١٦، سورۃ الکہف)

جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ابن عربی صوفی کا کشف نبی ﷺ کے کشف سے بڑھا ہوا تھا، وہ کس طرح اہلِ سنت ہو سکتے ہیں؟

۷) آپ نے لکھا ہے: " ہم ... بھاگنے والے نہیں"

عرض ہے کہ ابھی تک تو آپ جوابات سے بھاگے ہوئے ہیں۔

۸) آپ نے لکھا ہے: "جب آپ پر بنتی ہے تو آپ اپنے اکابر کو قلم زد کرتے ہوئے فوراً انہیں مردود قرار دے دیتے ہیں جیسا کہ..."

عرض ہے کہ یہ آپ کا بہتان ہے۔ جب آپ جیسے لوگ اہلِ حدیث کے خلاف وحید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الزمان وغیرہ کے حوالے پیش کرتے ہیں تو ہم آپ کو بتاتے ہیں: یہ ہمارے اکابر نہیں لہٰذا ہم ان کی تحریرات سے بری ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۵۷ ص ۲۶

بے چارے دیوبندیوں کے پاس اہلِ حدیث کے خلاف کچھ ہے ہی نہیں لہٰذا وہ وحید الزمان وغیرہ کو ہمارے کھاتے میں ڈال کر شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔

حالانکہ شبیر عثمانی دیوبندی کو وحید الزمان کا ترجمہ پسند تھا۔ پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا!!

آپ وہ حوالہ پیش کریں جس میں ہم نے اُس شخص کو اپنے اکابر میں سے قرار دیا ہے، جس کے بارے میں پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ اکابر میں سے نہیں ہے۔!

۹) آپ نے لکھا ہے: ''پچاس....حوالے....مردود ہے اور کون مقبول؟''

عرض ہے کہ ماہنامہ الحدیث عدد نمبر ۵۴ دوبارہ پڑھ لیں۔!

۱۰) آپ نے لکھا ہے: ''سانپ سونگھا ہوا ہے...''

عرض ہے کہ راقم الحروف نے آلِ دیوبند کے سوالات کے جوابات مع جوابی سوالات لکھے تھے۔ (دیکھئے الحدیث حضرو: ۳۴ ص ۴۹ تا ۵۴، نوشتہ ۱۴۲۶ھ اور ۱۴۲۷ھ)

تنبیہ: یہ مضمون سہواً فضلِ اکبر کاشمیری صاحب کے نام سے چھپ گیا تھا۔

نیز دیکھئے میری کتاب ''تحقیقی مقالات'' (ج ۱ ص ۱۸۹ تا ۱۹۹)

اگر ان سوالات کے جوابات آپ یا آپ کے کسی چہیتے نے لکھے ہیں تو انھیں پیش کیوں نہیں کرتے؟ سانپ کیوں سونگھ گیا ہے؟

۱۱) آپ نے لکھا ہے: ''انگریز نوازی اور انگریزی نمک حلالی میں تالیاں بجانا...''

عرض ہے کہ ''آلِ دیوبند اور وحدت الوجود'' دوبارہ پڑھ لیں۔

دیکھئے الحدیث: ۵۴ ص ۳۱ تا ۳۶

یہ تو بتائیں کہ کن لوگوں کے نزدیک خضر علیہ السلام انگریزی فوج میں موجود تھے؟

کس نے کہا تھا کہ انگریزوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے؟

انگریز ''سرکار'' کے دلی خیر خواہ کون تھے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انگریز کے پٹھو دوسروں پر انگریز نوازی کا الزام لگا کر تالیاں اور بغلیں کیوں بجا رہے ہیں؟

خود ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

یاد رہے کہ تالیاں بجانا اور بغلیں بجانا دو محاورے ہیں جنھیں سیاق و سباق سے سمجھنا آسان ہے۔

**۱۲)** آپ نے لکھا ہے: ''ہمارے ستر سوالات''

عرض ہے کہ آپ کے کل سوالات ۵۱+۱۶=۶۷ تھے، جن کے مقابلے میں آپ کی خدمت میں ۶۷ سوالات پہنچ چکے ہیں۔ ایک ایک کر کے آپ سوال کریں اور جواب وصول کریں اور اسی وقت ہمارے سوال کا جواب دیں تاکہ پھر دیگر سوالات کا بالترتیب دَور چلے۔ آپ کے ۶۷ سوالات میں سے پہلے تین سوالات کے جوابات لکھ کر کمپوز کرا دیئے ہیں۔ آپ ہمارے تین سوالات کے جوابات بھیجیں اور اپنے سوالات کے جوابات وصول کریں۔ ۶۷ کو ستر سوالات بنا دینا آپ کی مدہوشی ہے یا بے ہوشی؟ واللہ اعلم

**۱۳)** آپ نے لکھا ہے: ''آپ کا جواب ...نے لکھ دیا ہے۔''

عرض ہے کہ یہ بات خلافِ حقیقت یعنی جھوٹ ہے۔ اہلِ حدیث کا جواب وہ لوگ کس طرح دے سکتے ہیں جو انگریز سرکار کے دلی خیر خواہ تھے اور جنھوں نے اندرا گاندھی کو اپنے خصوصی سٹیج پر بٹھایا تھا؟!

**۱۴)** آپ نے لکھا ہے: ''...کا جواب لکھیں پھر ہم سے کوئی سوال کریں۔''

عرض ہے کہ ایک سوال آپ لکھیں اور اس کا جواب وصول کریں، اُسی وقت ہمارا سوال وصول کریں اور اُس کا جواب بھیجیں، اس کے علاوہ آپ کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے سوائے ہار ماننے یا بھاگنے کے؟

ہمارے سوالات کے جوابات سے راہِ فرار اختیار کرنا اور اپنے سوالات کے جوابات پر اصرار کی رٹ لگانا اس کی دلیل ہے کہ آپ کا غبارہ اُڑنے سے پہلے ہی زمین پر ''چھُس''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہو چکا ہے۔

**۱۵)** آپ نے لکھا ہے: ''اور اپنی اس بد یانتی کو تحقیق قرار دیتے ہوئے...''

عرض ہے کہ اندھے کو اندھیرا ہی نظر آتا ہے لہٰذا آپ اپنی اور ظہور احمد کی بد دیانتوں پر غور وفکر کریں۔!

**۱۶)** آپ نے لکھا ہے کہ ''اس لیے اگر یہ اشارہ احقر کے ساتھ آپ کی اس خط و کتابت کی طرف ہے تو..... بد دیانتی..... جھوٹ بولا ہے۔''

عرض ہے کہ یہ اشارہ ماہنامہ الحدیث حضرو عدد ۳۴ کے مضمون کی طرف ہے۔

دیکھئے یہی تحریر فقرہ نمبر ۱۰

معلوم ہوا کہ آپ نے میرے بارے میں سُوئے ظن رکھتے ہوئے بد دیانتی کی ہے اور جھوٹ بھی بولا ہے۔

**ایک لطیفہ:** ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ہندو نے گائے کے بچھڑے کا گوشت کھا لیا تھا اور بعد میں جو بھی اسے ملتا تو وہ کہتا: آپ بچھڑا بچھڑا (وَچھہ وَچھہ) کیوں کہہ رہے ہیں؟ لوگ سمجھ گئے کہ اس نے بچھڑے کا گوشت کھایا ہے۔

**۱۷)** آپ نے لکھا ہے: ''اہلِ علم سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔''

عرض ہے کہ وہ کون سے اہلِ علم ہیں؟ ذرا اُن کے نام تو بتائیں؟ اگر وہ دیوبندی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کو علم ہوگا کہ مقلد عالم نہیں بلکہ جاہل ہوتا ہے۔

لہٰذا جاہل کو اہلِ علم میں شمار کرنا علم کی توہین ہے۔!

**۱۸)** آپ نے لکھا ہے: ''ہر خط میں نیا مبحث کھولنے کے بجائے ہمارے ستر سوالات کے مطابق سوال و جواب دیجئے۔''

عرض ہے کہ ایک سوال کا جواب دیں اور ایک سوال کا جواب وصول کریں۔ اگر آپ نے میری سابقہ تحریروں کو غور سے نہیں پڑھا تو دوبارہ پڑھ لیں، ضد اچھی چیز نہیں ہے۔!

ہم نے کوئی نیا مبحث نہیں کھولا بلکہ کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' کو مدِّ نظر رکھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوئے دوبارہ عرض ہے کہ آپ لوگوں سے ہمارا اختلاف ایمان اور عقائد میں ہے لہٰذا عقائد پر گفتگو سے نہ بھاگیں۔

۱۹) آپ نے لکھا ہے: ''سب کا جواب انشاء اللہ ہم دے بھی چکے ہیں۔''

عرض ہے کہ آپ کی یہ بات کالا جھوٹ ہے۔

۲۰) آپ نے میری سابقہ تحریرات کے مکمل جوابات نہیں لکھے، کیا وجہ ہے؟

ہمارے سوالات میں سے تین سوالات دوبارہ پیشِ خدمت ہیں:

۱) حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی نے لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۶)

یہ کہنا کہ بندہ باطن میں خدا ہو جاتا ہے، قرآنِ مجید کی کس آیت میں لکھا ہوا ہے؟

۲) دیوبندیوں کے پیر کا یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۳) یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کیا امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ مستند حوالہ پیش کریں۔

ان تین سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجیں اور اپنے تین سوالات کے جوابات وصول کریں جو ہمارے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں۔

وما علینا إلا البلاغ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

(۳۱/جنوری ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ثار کی پانچویں تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔أمّا بعد:

جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظك اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

پانچویں تحریر کے عنوان سے آپ کا خط ملا۔شکریہ

پہلے چار خطوں کی طرح اس خط میں بھی اس خط وکتابت کے اصل عنوان احقر کے ستر سوالات کے جوابات کے بجائے آپ نے اپنی سابقہ روش کے مطابق علمائے دیوبند قدس سرھم پر اپنے اعتراضات کو دہرایا ہے ہمیں آپ کے اس سات صفحات کے خط میں تلاش بسیار کے باوجود اپنے سوالات کے جوابات کا کہیں نام ونشان نہیں ملا اور شاید آپ اس کا ارادہ بھی نہیں رکھتے۔البتہ ایک نئی دریافت یہ ہوئی ہے کہ آپ کتابت (لکھائی) کے اغلاط کو سہو ونسیان کا فائدہ دیکر اسے صاحب تحریر کا مؤقف قرار نہیں دیتے بلکہ انسانی غلطی قرار دیتے ہوئے معافی کے روادار ہیں اور ایسی غلطی کو صاحب کتابت کا مؤقف قرار دینے کو آپ مذموم بھی قرار دیتے ہیں۔

احقر آپ کے دو خطوں کو آپ کے قلمی دستخط اور مہر نہ ہونے پر ان کا جعلی ہونا آپ کو یاد دلا چکا ہے۔اس پر آپ کو غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ نے اپنی کتابوں میں اور الحدیث نمبر ۵۴ ص ۲۱ میں خود ہی یہ اعلان شائع کروا رکھا ہے کہ:

> راقم الحروف کی صرف وہی کتاب معتبر ہے جس کے آخر میں میرے دستخط ومہر ہیں یا اسے مکتبہ الحدیث حضرو/ مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد، لاہور سے شائع کیا گیا ہے۔باقی کسی کتاب کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

آپ کے خط کو احقر کا جعلی لکھنا تو فقط اطلاع ہے ورنہ اسے جعلی تو آپ نے خود قرار دیا ہوا ہے۔مزید اطلاع کے لیے عرض خدمت ہے کہ مکتبہ دارالسلام وغیرہ سے چھپنے والی آپ کی کتابیں اور الحدیث میں آپ کے مضامین وتحقیقات اور خود ہر ماہ کا الحدیث بھی آپ کے قلمی دستخطوں اور مہر سے خالی ہے اس لیے آپ یا تو اپنے اعلان سے رجوع کر کے کوئی نیا اعلان شائع کریں اور یا پھر قلمی دستخطوں اور مہر کے بغیر اپنے نام سے شائع شدہ ہر تحریر کو جعلی قرار دے کر اس کی تفصیل شائع کر دیں یا قلمی دستخطوں اور مہر کے بجائے سیاہی سے اصل نشانِ انگوٹھا ثبت کرنے کا اعلان کر دیں کہ مُہر اور دستخط تو آپ کے دوسرے معاون بھی لگا سکتے ہیں۔اور یا پھر آپ کا ارادہ اپنی تحریرات سے پھر جانے یا رجوع کا ہے اس لیے یہ تحریرات آپ کے قلمی دستخطوں اور مؤاہیر سے خالی ہیں تا کہ ان کو جعلی کہنے میں آپ کے لیے آسانی رہے۔بہر حال ہم آپ کو خیر کا راستہ ہی دکھا سکتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲

ہیں ہدایت رب تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

آپ کو گریک شپ کمپنی کی دہریہ فضا سے آلودہ ہونے کے باوجود مودودی جماعت کی شفقت ملی، پھر ایرانی امام خمینی کے قد آور پوسٹر کے زیر سایہ بڑا زی اور اپنے زعم میں دینی خدمت کی توفیق نصیب ہوئی اور انہی ہستیوں کے جلو میں میاں اللہ دتہ وارنٹ آفیسر کامرہ کے وسیلہ سے آپ نے اہل حدیث کی دہلیز پر قدم رکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ استاذ کو پیچھے چھینکتے ہوئے حدیث کی تحقیق میں اتنا آگے نکل گئے کہ اب آپ کو یاد ہی نہیں رہتا کہ ایک حدیث کو کبھی ضعیف کہتے ہیں اور کبھی صحیح، ایک راوی کو کبھی صحیح کہتے ہیں اور کبھی ضعیف۔

اس تحقیق انیق کا ایک نمونہ الحدیث نمبر ۵۴ میں آپ کا وضاحتی مضمون بعنوان ''سنن أبی داؤد اور سنن ابن ماجہ کے بارہ میں وضاحتیں'' موجود ہے۔ اس لیے ہم جیسے کمزور آپ کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلائیں اور آپ کا اپنا حکم ''جعلی'' دکھائیں تو غصہ نہ کیا کریں۔

آپ کے اس خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ پوری طرح ہوش میں نہیں اور سہو و نسیان کی اس بیماری میں مبتلا ہیں جسے ہم بے ہوشی سے تعبیر کر رہے ہیں کہ آپ نے اپنے دستخط نہ کرنے اور مہر نہ لگانے پر علمائے دیوبند قدس سرھم کی کتابت کے اغلاط کی مثالیں پیش کر کے دستخط نہ کرنے اور مہر نہ لگانے کو کتابت کے ان اغلاط پر قیاس کرتے ہوئے قیاس کی ایک نئی صورت پیش کر کے اپنے علم و تحقیق کی سینہ کوبی کی ہے۔

آپ کی مدہوشی کا یہ معاملہ تو فقط دستخط اور مہر تک تھا آپ نے اپنے خط میں الحدیث نمبر ۴۴ میں فضل اکبر کاشمیری کے نام سے چھپنے والے مضمون ''آلِ تقلید سے سوالات'' کو اپنا مضمون قرار دیا اور اسے سہو زدہ قرار دیا حالانکہ الحدیث نمبر ۴۴ میں آپ کے اس مضمون پر نہ صرف فضلِ اکبر کاشمیری لکھا ہے بلکہ فہرست مضامین میں بھی فضلِ اکبر کاشمیری ہی لکھا ہے اب یہ سہو ہے یا اہتمامِ سہو ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں مگر آپ کے قارئین کو آپ کے آخر تک اس کا انتظار رہے گا کہ سہو و نسیان کی اس بھرمار میں سہو زدہ معاونین کے نام سے چھپنے والی تحریروں میں کس کا انتساب آپ سے ہو اور کسے کسی دوسرے متحقق کے کھاتہ میں ڈالا جائے مقالات جلد اوّل میں آپ کے معاون حافظ ندیم ظہیر نے آپ کے لیے لمبی عمر کی تو دعا مانگی ہے مگر سہو و نسیان کے ان امراض سے حفاظت کی دعا شاید ان سے رہ گئی ہے۔

آپ نے اپنے ''غیر مقلد'' ہونے پر غصہ کا اظہار کیا ہے۔ جب آپ تقلید کے روادار نہیں اور مقلدین کو کوسنا آپ کا فریضہ ہے تو ''غیر مقلد'' ہونے پر آپ کو فخر ہونا چاہیے شاید آپ کو یاد نہیں کہ ''الحدیث'' نمبر ۳۸ ص ۴۲ پر مولانا محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد کے مضمون میں آپ شائع کر چکے ہیں کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ﴿۳﴾

"ہر غیر مقلد کو اہل حدیث نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ہر اہل حدیث کے لیے ضروری ہے کہ جمود اور تقلید سے الگ رہے"

یعنی ہر غیر مقلد اہل حدیث نہیں مگر ہر اہل حدیث غیر مقلد ہے۔ ملحوظ رہے کہ ہم آپ کو غیر مقلد اہل حدیث نہیں لکھتے آپ کے اصول کے مطابق اہل حدیث غیر مقلد لکھتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے "الحدیث نمبر ۳۵، ص نمبر ۶۰ پر ابو بلال محمد اسماعیل سلفی جھنگوی کا درج ذیل حوالہ نقل کرتے ہوئے تبصرہ کیا ہے:

زبیر علی زئی غیر مقلد نے نور العینین میں صحیح کہا ہے۔ تحفہ الحدیث حصہ دوم، ص ۱۵۹

حالانکہ اس ضعیف روایت کے بارے میں راقم الحروف نے علانیہ لکھا ہے الخ (الحدیث نمبر ۳۵، ص نمبر ۶۰)

آپ کے نقل کردہ ابو بلال محمد اسماعیل جھنگوی کے مذکورہ اقتباس پر تبصرہ میں آپ نے غیر مقلد کو اپنے نام کا حصہ ہونے پر اعتراض نہیں کیا بلکہ راقم الحروف لکھ کر تسلیم کیا ہے کہ میں ہی زبیر علی زئی غیر مقلد ہوں تو جناب مَن جن القاب و آداب کو آپ اور آپ کے بڑے تسلیم کر چکے ہیں، ان پر غصہ کی کیا ضرورت ہے؟

احقر ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء سے لکھ رہا ہے کہ آپ کے ذمہ ستر سوالات ہیں مگر آپ ستر کے بجائے سڑسٹھ قبول کرتے ہیں تین کو تسلیم نہیں کرتے حالانکہ احقر آپ کے نام پہلے خط میں وضاحت کر چکا ہے کہ:

آپ کا خط: محررہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۹ھ/ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۸ء کے اس جوابی خط میں مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہٗ کے اکاون سوالات جو ہنوز آپ پر قرض ہیں اور مزید سولہ سوالات اور اس خط میں اس شمار کے علاوہ تین، کل ستر (۷۰) سوالات کے جواب کا انتظار ہے۔

(خط محررہ ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/ ۱۵، اکتوبر ۲۰۰۸ء)

مذکورہ پہلے خط میں (۶۷) سڑسٹھ سوالات کے علاوہ درج ذیل تین سوال ضمناً موجود ہیں جواب مذکورہ خط ہی کی عبارت سے بحوالہ صفحہ نمبر پیش خدمت ہیں:

﴿۱﴾: آپ کا یہ عجیب انکشاف ہے کہ دور حاضر کے اہل حدیث یعنی غیر مقلدین کا بھی حوالہ جات اور عبارات کے ردّ و قبول پر کوئی اتفاق ہوا ہے۔ اگر کوئی اتفاقی دستاویز ہے تو امت مسلمہ کو بھی آپ اس کی اطلاع عام دیں؟ ص ۲

﴿۲﴾: مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب مدظلہٗ نے جن غیر مقلد علماء کو پیش کیا ہے آپ کے ہاں ان کے اقوال جو محض اقوال نہیں ان کے عقائد ہیں مردود ہیں تو علمائے دیوبند قدس سرھم پر آپ گمراہی کا جو فتویٰ لگاتے ہیں وہی فتویٰ آپ اپنے اہل حدیث علماء بالخصوص اپنے اساتذہ اور مقتداؤں پر کیوں نہیں لگاتے۔؟ ص ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۴﴾

۱

﴿۳﴾: آپ کی اس تحریر کے پیشِ نظر آپ سے مذکورہ سوالات کی وضاحت ضروری ہے، کہ ہمیں معلوم ہو سکے کون آپ کے ۲
مقبول اکابر ہیں اور کون آپ کے مردود ہیں اور اہلِ حدیث اور غیر مقلدین علماء کی جو تحریرات آپ کو قبول نہیں ان کی بنا پر ان علماء پر آپ کا کیا فتویٰ ہے۔؟ ص ۹

آپ کو پہلے خط کے سڑسٹھ سوالات قبول ہیں اور مذکورہ تین سوالات کے بعد اب آپ کے مطالبہ پر بحمد اللہ ستر کا عدد مکمل ہو چکا ہے۔ اس لیے سوالات کی تعداد کو گھٹانے کے بجائے جواب کی ہمّت کریں تین سوالات کم کر دینے سے آپ کا کوئی فائدہ نہیں۔

پانچویں تحریر کے عنوان سے آپ کے اس خط میں آپ کی بوکھلاہٹ کچھ زیادہ ہی ہو رہی ہے کبھی آپ ایک سوال کا جواب دینے کا لکھتے ہیں اور کبھی تین کا اور کبھی پہلے اپنے سوالات کے جواب کا مطالبہ کرتے ہوئے ہمارے ستر سوالات کے جوابات سے مشروط کرتے ہیں۔

محترما! یوں بوکھلاہٹ کے بجائے اگر آپ ہمارے ستر سوالات کے جواب سے صاف (غیر مشروط) انکار کر دیں تو انشاء اللہ آپ کے چھوڑے ہوئے شوشوں کا جواب آپ کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے گا۔

والسلام

۱۶ صفر ۱۴۳۰ھ/۱۲ فروری ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# چھٹی تحریر

**الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰة والسّلام علیٰ رسوله الأمین ، أما بعد:**

حافظ ثناراحمدالحسینی کے نام!

بعداز سلام مسنون عرض ہے کہ آج آپ کی تحریر (نوشتہ ۱۲/ فروری ۲۰۰۹ء) ملی جس میں میرے سوالات میں سے کسی ایک سوال کا جواب بھی نہیں ہے لہٰذا تین سوالات دوبارہ پیشِ خدمت ہیں:

**۱)** حاجی امداداللہ تھانہ بھونوی نے لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہوجاتا ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۶)

یہ کہنا کہ بندہ باطن میں خدا ہوجاتا ہے، قرآنِ مجید کی کس آیت میں لکھا ہوا ہے؟

**۲)** دیوبندیوں کے پیر کا یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہوجاتا ہے'' کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

**۳)** یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہوجاتا ہے'' کیا امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ مستند حوالہ پیش کریں۔

ان تین سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجیں اور اپنے تین سوالات کے جوابات وصول کریں جو ہمارے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں۔

وما علینا إلا البلاغ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

(۲۶/فروری ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نثار کی چھٹی تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا و سیّد الانبیاء و المرسلین۔ أمّا بعد:**

جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

چھٹی تحریر کے نام سے آپ کا خط ملا، حسب روش آپ نے اس خط میں بھی علمائے دیوبند قدس سرّھم پر اپنے الزامات کو دہرایا ہے اور ہمارے ستر سوالات کے جواب سے پہلوتہی کی ہے۔

احقر نے پانچویں خط میں آپ کے مطالبہ پر ستر سوالات کی تعداد کو اپنے پہلے خط محررہ ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/۱۵، اکتوبر ۲۰۰۸ء کے حوالہ سے پورا کر دیا ہے اس پر آپ کی خاموش رضامندی سے ستر کے عدد پر آپ کا اطمینان معلوم ہوتا ہے۔

نیز احقر نے پانچویں خط میں خود آپ کے قلم سے آپ کا غیر مقلد ہونا ثابت کیا اور آپ کا ماضی اور علمی سفر یاد دلایا، ان حقائق پر آپ کی خاموشی آپ کے تسلیم حق کی دلیل ہے۔ ہم دعاء گو ہیں کہ رب تعالیٰ آپ کو مزید تسلیم کی توفیق بھی نصیب فرمائے۔ آمین!

احقر کے ستر سوالات کے جواب سے پہلوتہی کرتے ہوئے آپ کبھی علمائے دیوبند قدس سرّھم پر اپنی عاقبت نااندیشی سے کیچڑ اچھالتے ہیں اور کبھی اپنے الزامات کو نت نئے سوالات کی صورت میں دہراتے ہیں ہم نے الحمد للہ آپ کے سوالات سے انکار نہیں کیا، بلکہ آپ کو دعوت دی ہے کہ پہلے ہمارے ستر سوالات کے جوابات دیجئے پھر آپ کے الزامات اور سوالات اگر کوئی اور بھی ہیں تو ان شاء اللہ ہم اپنے اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم کے دفاع کے لئے تیار ہیں۔

آپ کے الزامات کے جوابات سے پہلے ہم اپنے سوالات کے جوابات کا اس لئے مطالبہ کر رہے ہیں کہ:

> ہمارے سوالات مرتب و مربوط ہیں۔ ہمارے سوالات کا جواب ہی آپ کے الزامات کی وضاحت ہے کہ آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم پر جن الزامات سے بدعتی، گمراہ اور اہل السنّت سے خارج ہونے کا حکم لگایا ہے وہ الزامات آپ کے اساتذہ آپ کے مقتدایان اور آپ کے ممدوحین میں زیادہ وضاحت سے موجود ہیں۔

اس لئے آپ کے لگائے گئے الزامات سے اگر علمائے دیوبند قدس سرّھم گمراہ، بدعتی اور اہل السنّت سے خارج ہیں تو آپ کے پیشوا، اور آپ کے اساتذہ کیوں گمراہ، بدعتی اور اہل السنّت سے خارج نہیں؟ اور ان کی مدح اور اپنی سندات حدیث میں انہیں شامل کرنے پر آپ کیوں گمراہ، بدعتی اور اہل السنّت سے خارج نہیں؟۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ﴿۲﴾

آپ کے سوالات کے جواب اور الزامات کی وضاحت کے لئے آپ سے احقر کے مرتبہ سوالات کا جواب ضروری ہے اسی لئے آپ کو اپنے دوسرے خط محررہ ۸ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ / ۷ نومبر ۲۰۰۸ء میں لکھ چکا ہوں:

جناب علی زئی صاحب ہمارے ستر سوالات مرتّب ومربوط ہیں ان میں سے کسی ایک کے جواب کے بغیر آپ کا مؤقف واضح نہیں ہوسکتا اور یہ گذارش احقر پہلے خط میں بھی کر چکا ہے کہ آپ کے مکمّل جواب کے بغیر آپ کا مؤقف غیر واضح اور ہمارا جواب ادھورا ہوگا۔ ص نمبر ۱، ۲

اس لئے آپ سے مکرر گذارش ہے کہ اگر آپ کو مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی زید مجدہٗ کے جوابات سے تسلّی نہیں تو ہمارے ستر سوالات کے جواب دیجیے اور پھر اپنی تشفی کے لئے تیار ہو جایئے!

والسلام

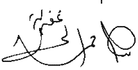

۳ ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ

یکم مارچ ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ساتویں تحریر

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصّلوٰة و السّلام علیٰ رسوله الأمین ، أما بعد:

حافظ نثار احمد الحسینی کے نام! بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کی تحریر (نوشتہ یکم/ مارچ ۲۰۰۹ء) ملی جس میں میرے سوالات میں سے کسی ایک سوال کا جواب بھی نہیں ہے اور اپنے سوالات کے جوابات کا مطالبہ ہے۔ آپ کی ''خدمت'' میں بار بار عرض کر دیا گیا ہے کہ سوال کریں اور جواب لیں ، اُسی وقت ہمارا سوال وصول کریں اور جواب دیں۔ مگر آپ برابر سوال و جواب سے راہِ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں۔ دوبارہ عرض ہے کہ آپ کے ہر سوال کا جواب ہمارے ہر سوال کے جواب سے مربوط ہے، جسے خود ساختہ جعلی مہند توڑ نہیں سکتی لہٰذا تین سوالات دوبارہ پیشِ خدمت ہیں:

۱) حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی نے لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۶)

یہ کہنا کہ بندہ باطن میں خدا ہو جاتا ہے، قرآنِ مجید کی کس آیت میں لکھا ہوا ہے؟

۲) دیوبندیوں کے پیر کا یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۳) یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کیا امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ مستند حوالہ پیش کریں۔

ان تین سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجیں اور اپنے تین سوالات کے جوابات وصول کریں جو ہمارے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں۔ وما علینا إلا البلاغ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی (۲۰/ مارچ ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نثار کی ساتویں تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔امّابعد:۔

محترم جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظك اللہ

سلام مسنون!

آج ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ/۳۰ مارچ ۲۰۰۹ء آپ کا ساتواں خط ملا۔افسوس آپ نے احقر کے ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/۱۵، اکتوبر ۲۰۰۸ء کو لکھے ہوئے سوالات کا جواب اس خط میں بھی نہ دیا آپ شیشے کے گھر میں بیٹھے مدعی ہیں کہ فلاں کو میرے جواب میں سانپ سونگھ گیا ہے۔پتا نہیں آپ کو کس نسل کے سانپ نے سونگھا ہے کہ آج پانچ ماہ ہونے کو ہیں ہم آپ سے اپنے ستر سوالات کے جواب کا مطالبہ کر رہے ہیں اور آپ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا۔ہمارے سوالات کے جواب سے جان چھڑانے کیلئے آپ نے الٹے پلٹے چند سوالاؔت کے جواب کی شرط کا سہارا لیا ہوا ہے۔اگر آپ کے پاس ہمارے سوالات کے جواب تیار ہیں تو بھیجنے میں آپ کو کیا مانع ہے؟ مگر ہمارے سوالات چونکہ آپ کی گلے کا پھندا ہیں اس لیے آپ انشاء اللہ اس تختہ دار پر چڑھنے کیلئے کبھی تیار نہ ہوں گے۔

طائفہ منصورہ علمائے دیوبند قدس سرّھم اور دوسرے ائمہ دین پر نشتر چلاتے ہوئے آپ کو جرأت ہے اور اپنی صفائی دینے میں آپ الٹے پلٹے ڈھکوسلوں کا سہارا لیتے ہیں۔اگر آپ میں اتنی ہی جرأت اور بے باکی ہے تو احقر کے پہلے خط پر آپ خاموش کیوں ہوئے ہیں؟ اور سیدھے سادھے جواب کے بجائے حیلے بہانوں کا سہارا لے رہے ہیں۔یہودیّت کے بیج غیر مقلدیّت جس کا مقصدِ تخلیق امت مسلمہ میں فکری آزادی پیدا کر کے ان کی دینی حیثیت کو مسخ کرنا ہے، آپ اسی بیج کے برگ وبار ہیں۔اس لئے اپنی شرعی حیثیت نہ آپ کے بڑوں نے واضح کی ہے اور نہ انشاء اللہ آپ میں اس کی جرأت ہے۔

احقر اپنے پہلے خطوط میں واضح کر چکا ہے کہ آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم پر اعتراض کیا، الزامات لگائے، ان مقبولان بارگاہ خداوندی کو گمراہ قرار دیا اور ان خادمان شریعت کے پیروکاروں کی اقتدا میں نماز کو ناجائز قرار دیا۔ الحمدللہ مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی زید مجدہ نے نہ صرف آپ کے الزامات کے مدلّل جوابات دیے بلکہ ان جوابات کو تسلیم نہ کرنے کی صورت میں آپ سے سوالات کیے۔

احقر نے انہی سوالات کو مرتب کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کیا کہ اگر آپ اس جواب سے مطمئن نہیں تو ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

سوالات کے جواب دیجیے یہ سوالات بھی آپ کے الزامات کے آپ کی طرف سے جواب کا حصّہ ہیں۔اگران ستر سوالات کے مکمل جواب سے آپ کی تسلی نہ ہوئی تو انشاء اللہ ہم آپ کی تنقیدات کی ایک ایک سطر کا جواب آپ کو ارسال کر دیں گے۔آپ سے ہمارے ستر سوالات دراصل آپ کے الزامات کے جوابات ہی کا حصّہ ہیں۔اس لیے اس جواب سے پہلے آپ کس بنیاد پر اپنی کسی بات کا جواب مانگتے ہیں؟

اس لیے محترما! اپنی آخرت برباد نہ کریں ان پاکبازانِ امت پر آپ کے بے بنیاد الزامات جن کا بے بنیاد ہونا ہم نے الحمدللہ ثابت کر دیا ہے، آپ کیلئے خسر الدنیا والآخرہ ہیں۔اس لیے اگر کچھ خوف خدا آپ کو ہے تو اپنے غالی پیش رووں کی یہودیت پسند ذہنیت کے تقلیدی خول سے نکلیے اور اپنی آخرت کی فکر کیجیے۔

اگر علمائے دیوبند قدس سرہم گمراہ اور بدعتی ہیں تو آپ کے مذعومہ استاذانِ حدیث اور مسلمہ اکابر کس منہ سے اہل سنت ہیں؟

آپ ۱۵ شوال ۱۴۲۹ھ/۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء سے اب تک مسلسل ہمارے سوالات کے جوابات سے پس وپیش کر رہے ہیں آپ نے اپنے اس ساتویں خط میں لکھا ہے کہ:

”میرے سوالات میں سے کسی ایک سوال کا جواب بھی نہیں ہے اور اپنے سوالات کے جوابات کا مطالبہ ہے۔“

اسے ہی کہتے ہیں: ”الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے“

آپ نے ساتویں تحریر کے عنوان سے اس خط میں گزشتہ چھٹے خط ہی کو نقل کر دیا ہے معلوم ہوتا ہو کہ بحمدہٖ تعالیٰ آپ کی پشتو ختم ہو چکی ہے۔

آپ کو اپنے اعتراضات کی مزید تسلی کی ضرورت ہے تو وہ ہمارے ستر سوالات کے جوابات میں موجود ہے۔آپ اگر ان کے جواب کی جرأت کریں تو انشاء اللہ ہماری کسی تسلی کے دیے بغیر آپ کی تسلی ہو جائے گی۔

والسلام

۲ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

۳۰، مارچ/ ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# آٹھویں تحریر

**الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علٰی رسولہ الأمین ، أما بعد:**

حافظ نثار احمد الحسینی کے نام!

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کی تحریر (نوشتہ ۲/ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۳۰/ مارچ ۲۰۰۹ء) ملی، جس میں آپ نے میرے کسی ایک سوال کا بھی جواب نہیں دیا اور اپنے ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کے سوالات کا ذکر کیا ہے حالانکہ ۱۵/ اکتوبر والی تحریر کا جواب ۲/ نومبر ۲۰۰۸ء کو لکھ کر آپ کی خدمت میں بھیج دیا گیا تھا۔ کیا میری دوسری تحریر آپ سے گم ہوگئی ہے؟ اگر گم ہوگئی ہے تو دوبارہ پڑھ لیں:

"بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کا سوالنامہ (۶۷ سوالوں پر مشتمل) ملا۔ (نوشتہ ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۸ء) عرض ہے کہ آپ صرف ایک سوال لکھیں اور اس کا جواب وصول کریں اور پھر اسی وقت ہمارا سوال پیشِ خدمت ہوگا جس کا جواب آپ کو دینا پڑے گا۔ دونوں طرف سے سوال و جواب کی ترتیب برابر رہے گی ورنہ ہماری طرف سے آپ کو سوالات کی اجازت نہیں ہے۔" (دوسری تحریر ص ۱، نوشتہ ۲/ نومبر ۲۰۰۸ء)

نثار صاحب! ضد کرنا اچھی بات نہیں ہے، براہِ مہربانی ضد نہ کریں۔ اگر آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آپ کے سوالات کے جوابات اہلِ حدیث (طائفہ منصورہ) کے پاس نہیں تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے جس پر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔

جذبۂ خیر سگالی کے طور پر پہل کرتے ہوئے آپ کے تین سوالات کا جواب بھیج رہا ہوں، جو کہ ۳۱/ جنوری ۲۰۰۹ء میں لکھا تھا اور کمپوز کرا کر کمپیوٹر میں محفوظ کر لیا تھا۔

اب براہِ مہربانی ضد چھوڑ کر میرے درج ذیل تین سوالات علیحدہ علیحدہ مکمل نقل کر کے ان کے جوابات لکھ کر بھیجیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱) حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی نے لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۶)

یہ کہنا کہ بندہ باطن میں خدا ہو جاتا ہے، قرآنِ مجید کی کس آیت میں لکھا ہوا ہے؟

۲) دیوبندیوں کے پیر کا یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۳) یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کیا امام ابو حنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ مستند حوالہ پیش کریں۔

آپ نے تازہ تحریر میں دیوبندیوں کو طائفہ منصورہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور خیر القرون کے دور میں ایک صحیح العقیدہ مسلمان بھی دیوبندی المذہب نہیں تھا۔ کیا آپ انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے والے دور سے پہلے کسی ایک صحیح العقیدہ مسلمان کا حوالہ پیش کر سکتے ہیں جو دیوبندی تھا؟

اہلِ حدیث کو غیر مقلد کہہ کر مذاق اُڑانے سے اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امام ابو حنیفہ بھی غیر مقلد تھے؟ اگر معلوم نہیں تو ''مجالس حکیم الامت'' (ص ۳۴۵) پڑھ لیں۔ وما علینا إلا البلاغ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

(۱۰/مئی ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال نمبر۱: جب علمائے دیوبند کی اقتداء میں آپ کی نماز نہیں ہوتی تو پھر غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کی مساجد میں نماز پڑھنے کا کیا مقصد ہے۔؟ (ص۱۶) ص۲

الجواب: یہ تو آپ نے تسلیم کر لیا کہ دیوبندیوں کی اقتدا میں اہل الحدیث نماز پڑھنے کے قائل نہیں ہیں۔ باقی رہا اہل بدعت کی مساجد میں اپنی علیحدہ نماز پڑھنا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دیکھئے سورۃ البقرۃ:۱۱۴

اہل الحدیث اورآلِ دیوبند کے درمیان اختلاف نماز میں اقتدا کا ہے، نہ کہ جگہ کا۔!

سوال نمبر۲: بدعتی فرقوں میں آپ نے صرف علمائے دیوبند کو شمار کیا ہے بریلوی، شیعہ وغیرہ کا کیوں ذکر نہیں کیا۔؟ (ص۱۵) ص۲

الجواب: کتابِ مذکور میں صرف آلِ دیوبند کے بارے میں درج ذیل سوال کیا گیا تھا:

"کیا دیوبندی عقیدے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟" (بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص ۷)

لہٰذا سوال کی مطابقت سے جواب دیا گیا ہے۔ شیعہ پر رد کے لئے دیکھئے بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (ص ۸، ۱۰، ۳۱)

یاد رہے کہ دیوبندیوں کی طرح بریلوی عقیدے والے بھی اہلِ بدعت میں سے ہیں۔

سوال نمبر۳: اکابر غیر مقلدین علماء نے علمائے دیوبند کو اہل حق میں شمار کرتے ہوئے نماز میں ان کی اقتداء کو درست قرار دیا ہے جبکہ آپ جیسے آلِ حدیث، غیر مقلدین نے انہیں جھوٹا اور بدعتی قرار دیا ہے اس پر آپ کا کیا ارشاد ہے۔؟ (ص۱۸) ص۲،۳

الجواب: جن اہلِ حدیث علماء نے دیوبندیوں کی اقتداء میں نماز کو درست قرار دیا تھا، انھیں دیوبندیوں کے عقائد صحیح طور پر معلوم نہیں تھے، اور نہ انھیں اس سلسلے میں تحقیق کا موقع ملا۔ دیکھئے بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (ص ۳۱)

جب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیوبندیوں کے باطل عقائد پڑھ لئے تو کس طرح اہلِ بدعت کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟!

حافظ زبیر علی زئی (۳۱/ جنوری ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ثار کی آٹھویں تحریر

﴿١﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**والصّلوٰۃ والسّلامُ علیٰ سیّدنا، سیّدالانبیاء والمرسلین۔ أمّا بعد:**

جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

آج ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ/۱۵ مئی ۲۰۰۹ء آٹھویں تحریر کے عنوان سے آپ کا خط ملا خلاف معمول آپ نے ہمارے ستر سوالات میں سے تین کے جواب کی لاحاصل کوشش کی ہے۔ گذشتہ خطوط میں احقر آپ پر واضح کر چکا ہے کہ ہمارے ستر سوالات باہم مربوط اور آپ کے مطلوبہ جواب کا حصہ ہیں اس لئے آپ تمام سوالات کے غیر مبہم، واضح اور مکمل جواب دیں، اس کے بعد ہم طائفہ منصورہ اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم پر آپ کے الزامات جن کے جوابات ہم بحمد اللہ شائع کروا چکے ہیں، آپ کی تسلی کے لئے ان شاء اللہ مزید بھی ارسال خدمت کر دیں گے۔

آٹھویں تحریر کے عنوان سے آپ نے ہمارے ستر سوالات میں تین کے جواب کی جو سعی لاحاصل کی ہے اسے ملاحظہ کر لیں:

سوال نمبر (۱) کے جواب میں آپ نے کلمہ ''اقتداء'' کو نہیں دیکھا، سوال علمائے دیوبند کی مساجد میں علمائے دیوبند کی اقتداء میں نماز پڑھنے پر ہے نہ کہ علمائے دیوبند کی مساجد میں اپنی نماز الگ پڑھنے کا ہے آپ نے علمائے دیوبند کی اقتداء میں نماز کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے علمائے دیوبند کی مساجد میں اپنی الگ نماز کے ناجائز ہونے کا فتویٰ نہیں دیا۔ اس لئے ایسے مبہم اور غیر واضح جواب کو جس میں اصل نکتہ اعتراض سے پہلو تہی کی گئی ہو کبھی جواب نہیں کہا جا سکتا۔ اسی صفحہ پر سوال نمبر ۳ کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا ہے کہ اہل حدیث علماء نے لاعلمی میں علماء دیوبند کی اقتداء میں نماز کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ آپ کا یہ تسلیم کرنا آپ کے سوال نمبر ۱ کے جواب کو مزید مبہم بنا دیتا ہے کہ نکتہ اعتراض علمائے دیوبند کی اقتداء میں اپنی الگ نماز پڑھنے کا ہے اس لئے جب آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ اہل حدیث علماء نے علمائے دیوبند کی اقتداء میں نماز کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور آپ اسے ناجائز کہتے ہیں تو پھر آپ کے برادران اہل حدیث علمائے دیوبند کی اقتداء میں ان کی مساجد میں نماز پڑھنے کی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟

ہمارے سوال میں کلمہ ''اقتداء'' میں یہ مفہوم موجود ہے اب آپ یا تو ''اقتداء'' کا معنی نہیں جانتے، یا اپنے گھڑنتو مذہب کی طرح آپ کا لغت بھی الگ ہے۔ اور کلمہ ''اقتداء'' کے سوال کے جواب میں آپ علمائے دیوبند کی مساجد میں اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

برادرانِ اہل حدیث کی اکیلی نماز مراد لے کر آپ انہیں کس امامِ غائب کی اقتداء کی نیت کراتے ہیں؟

سوال نمبر(۲) کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ: کتاب مذکور میں اہل دیوبند کے بارے میں............سوال کیا گیا تھا۔

محترما! آپ نے اپنے تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف علمائے دیوبند قدس سرّھم پر کیچڑ اچھالا ہے اور کتاب کا نام ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' رکھا ہے جب کہ آپ نے اس کتاب میں بدعتی فرقوں مثلاً بریلوی، شیعہ وغیرہ پر ان کے عقائد کے حوالہ سے تنقید نہیں کی، آپ کی کتاب کا عنوان مطلق ہے اور فتوی اور تنقید صرف علمائے دیوبند پر ہے اگر تنقید مقیّد پر ہے تو عنوان بھی مقید ہوتا۔ دعوی مطلق اور دلیل مقید کا اصول آپ نے کہاں سے لیا ہے؟

اس لئے ہمارا سوال آپ پر قرض ہے کہ اگر صرف علمائے دیوبند کے عقائد پر آپ نے تنقید کرنی ہے تو عنوان میں بھی اسے ہی لایا جاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دوسرے باطل فرقے صرف علمائے دیوبند قدس سرھم کی حق گوئی سے خائف ہیں اہل حدیث غیر مقلدین کو بھی فقط انہی سے عداوت ہے۔

سوال نمبر(۳) کہ علمائے غیر مقلدین اہل حدیث نے علمائے دیوبند کی اقتداء میں نماز کے جائز ہونے کا فتوی کیوں دیا ہے کے جواب میں آپ کا لکھنا کہ انہیں دیوبندیوں کے عقائد صحیح طور پر معلوم نہ تھے اور نہ انہیں اس سلسلے میں تحقیق کا موقع نہ ملا۔ سبحان اللہ! آپ نے محض اپنے غلط موقف کے لئے اپنے اکابر کو جاہل اور غیر محقق قرار دے دیا علمائے دیوبند قدس سرّھم کی اقتداء میں نماز کے جائز ہونے کا فتوی اہل حدیث علماء کے سرخیل اور مشہور مناظر مولانا عبداللہ روپڑی کا ہے اور یہ ان کی محض رائے نہیں مستقل فتوی ہے بلا تحقیق ایسے فتاوی پر آپ ان غیر مقلدین اہل حدیثوں پر گمراہی کا فتوی کیوں نہیں دیتے؟

آپ کے لئے آپ کے اس جواب میں لمحہ فکریہ ہے کہ آپ کے اکابر ائمہ کی تقلید نہیں کرتے اور ان کی معلومات اتنی ناقص ہیں کہ نماز جیسی اہم عبادت کی اقتداء کے جواز پر بلا تحقیق فتوی دے رہے ہیں تو قرآن، حدیث، فقہ، کلام میں انہوں نے قوم کی جو راہنمائی کی ہے اس کا کیا حال ہوگا؟ اور بلا تحقیق جس مذہب کی داغ بیل ڈالی ہے اس میں انہوں نے امت کا کیا حشر کیا ہوگا؟ اس لئے ہم آپ کو اور دوسرے اہل حدیث غیر مقلدین کو اپنا اپنا نیا مذہب بنانے کے بجائے ائمہ کے اتباع کی دعوت دیتے ہیں کہ خود بھی گمراہی سے بچیں اور دوسروں کو بھی گمراہی کی اس دلدل میں نہ پھنسائیں۔

ستر سوالات میں سے آپ کی طرف سے تین کے جواب پر احقر کا یہ محض تبصرہ ہے جواب نہیں اس لئے کہ ابھی تک تو آپ سے پہلے سوال کا جواب بھی نہ ہوسکا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۳﴾

آپ سے گذارش ہے کہ ہمارے ستر سوالات کے غیر مبہم، واضح اور مکمل جوابات لکھیے اور پھر اپنا تماشا دیکھیے۔

آپ نے ہمارے ستر سوالات میں سے تین کے مبہم اور نامکمل جوابات کے ساتھ علمائے دیوبند قدس سرھم پر اپنے اعتراضات کو دہراتے ہوئے جواب مانگا ہے اس پر عرضِ خدمت ہے کہ ہم نے اپنے ستر سوالات کے مکمل جوابات کے بعد آپ کے کسی اعتراض کا مزید جواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ تین لو اور تین دو کا کوئی معاہدہ آپ سے نہیں ہوا اس لئے آپ ان تین، تین کے چکروں سے نکلتے ہوئے ہمارے ستر سوالات کے مکمل جواب کی ہمت کیجئے اور پھر ہم سے کوئی مطالبہ کیجئے۔

آپ نے لکھا ہے:

اگر آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آپ کے سوالات کے جوابات اہل حدیث (طائفہ منصورہ) کے پاس نہیں تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے، جس پر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔ (آٹھویں تحریر ص ۱)

محترم علی زئی صاحب! انشاء اللہ پچھتاوا آپ کا مقدر ہو چکا ہے اگر ہمارے ستر سوالات کا مکمل، غیر مبہم اور واضح جواب آپ نے کہیں غار میں چھپا رکھا ہے تو انتظار کس بات کا دو اور تین کے چکروں میں پڑنے کی آپ کو کیا ضرورت ہے؟

آپ نے علمائے دیوبند قدس سرھم کو طائفہ منصورہ لکھنے پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے: حالانکہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور خیر القرون کے دور میں ایک صحیح العقیدہ مسلمان بھی دیوبندی المذہب نہیں تھا۔ (آٹھویں تحریر ص ۲)

آپ کے اس اعتراض پر گذارش ہے:

﴿۱﴾: کیا آپ طائفہ منصورہ فقط دور تابعین تک مانتے ہیں؟

﴿۲﴾: کیا خیر القرون کے بعد طائفہ منصورہ کوئی نہ رہا؟

﴿۳﴾: خیر القرون کے بعد آپ کی تحقیق میں اگر کوئی طائفہ منصورہ کا مصداق ہے تو اسے آپ کیا عنوان دیتے ہیں جو معنون اپنے اسی کم و کیف سے جو آپ کے ہاں ہے خیر القرون میں موجود ہو؟

آپ نے لکھا ہے:

اہل حدیث کو غیر مقلد کہہ کر مذاق اڑانے سے اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ (آٹھویں تحریر ص ۲)

اس آٹھویں تحریر سے معلوم ہوتا ہے آپ کچھ زیادہ ہی حواس باختہ ہو گئے ہیں۔ احقر آپ کو اپنے عریضہ محررہ ۱۶ صفر ۱۴۳۰ھ/۱۲ فروری ۲۰۰۹ء میں خود آپ کے اپنے قلم سے آپ کا غیر مقلد ہونا آپ کو بتا چکا ہے اور مولانا محمد اسماعیل سلفی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴

غیر مقلد کینز دیک آپ نے بطور عنوان اپنا غیر مقلد ہونا قبول کیا ہوا ہے تو پھر اس پر حواس باختہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

محترما! آپ تقلید نہیں کرتے ،تقلید کی مذمّت کرتے ہیں ،تقلید کو شرک کہتے ہیں ،مقلد کو مشرک سمجھتے ہیں۔تقلید نہ کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور امت کو تقلید نہ کرنے کا سبق پڑھاتے ہیں اور ''غیر مقلد'' کا معنی کسی کی تقلید نہ کرنے والا کے ہیں اور آپ کسی کے مقلد نہ ہو کر اپنا غیر مقلد ہونا قبول کر چکے ہیں تو ''غیر مقلد'' کہنے پر آپ کو کیا اعتراض ہے۔

باقی رہا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا غیر مقلد ہونا تو یہ کوئی عیب نہیں کہ وہ ''مجتہد'' تھے مقلد نہ تھے مجتہد کو تقلید کی ضرورت نہیں آپ اگر ''مجتہد'' ہیں تو ہم مبارک ہار پیش کرتے ہیں اور اگر نہ مجتہد ہیں نہ غیر مجتہد (مقلد) تو بین الاثنین آپ غیر مقلد ہی ہیں اور اگر آپ کو اپنے غیر مقلد ہونے پر افسوس ہے تو یا دعوٰی اجتہاد فرمایئے یا پھر تقلید کا ہار پہن کر اہل حق کی علامت سے اپنی پہچان کرایئے۔

''غیر مقلد'' کے عنوان پر یہ چند سطور آپ کی بدحواسی کو دیکھتے ہوئے لکھ دیں اس کی تفصیل اس خط و کتابت کا عنوان نہیں اس خط و کتابت کا اصل عنوان طائفہ منصورہ اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم کے دفاع میں آپ سے پوچھے گئے ستّر سوالات کا جواب ہے اس لیے اگر ان ستّر سوالات کے علاوہ کسی دوسرے عنوان پر آپ کو شوق ہے تو الگ عنوان سے الگ خط و کتابت سے اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں۔اس خط و کتابت میں احقر نے کوشش کی ہے کہ ستّر سوالات کے جواب کے عنوان کے علاوہ آپ سے دوسرے کسی عنوان پر بات نہ کی جائے تاکہ اصل عنوان سے توجہ ہٹانے کا باطل حربہ آپ کو مقصود سے دور نہ لے جائے۔

والسلام

۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء سے ستّر سوالات کے مکمل جواب کا منتظر

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۱۵ مئی ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## نویں تحریر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین، اما بعد:

حافظ نثار احمد الحسینی کے نام!

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کی تحریر نوشتہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ
بمطابق ۱۵/مئی ۲۰۰۶ء) پڑھ لی، جس میں میرے کسی ایک سوال کا جواب بھی
نہیں ہے اور دوسری طرف آپ نے میرے جوابات کو اپنے نزدیک "ادھار گزشتہ"
قرار دیا ہے۔ سبحان اللہ!

عرض ہے کہ میرے تینوں سوالات مکمل نقل کر کے ان کے جوابات دیں، جیسا کہ
میں نے آپ کے تینوں سوالات مکمل نقل کر کے ان کے جوابات بھیج دیئے ہیں۔

جوابات کا منتظر

حافظ زبیر علی زئی

۲۶/مئی ۲۰۰۶ء)

www.KitaboSunnat.com



# ثار کی نویں تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا وسیّد الانبیاء والمرسلین ۔ أمّا بعد:**

محترم جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظك اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

نویں تحریر کے عنوان سے آپ کا چند سطری خط ملا۔ اس میں سوائے بازگشت کے اور کچھ نہیں۔ آپ نے ہمارے ستر سوالات میں سے ایک کا بھی مکمل جواب نہیں دیا۔ آپ نے جان چھڑانے کے لئے گذشتہ خط میں تین سوالات کے جواب کی سعی لا حاصل کی ہے۔ احقر نے الحمدللہ اپنے گذشتہ خط محررہ ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ/۱۵ مئی ۲۰۰۹ء میں آپ کے جواب کی حقیقت آپ پر واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

ستر سوالات میں سے آپ کی طرف سے تین کے جواب پر احقر کا یہ محض تبصرہ ہے، جواب نہیں۔ اس لئے کہ ابھی تک تو آپ سے پہلے سوال کا جواب بھی نہ ہو سکا۔

گذشتہ خط اور اس سے پہلے خطوط میں احقر آپ کو یاد دہانی کرا چکا ہے کہ:

﴿۱﴾ آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم پر اعتراض کیا، الحمدللہ مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہ نے "المھند الدیوبندی علی عنق المفتری" کے نام سے جواب دیا اور اس کتاب میں موصوف نے آپ سے جگہ جگہ سوالات کیے۔ احقر نے انہی سوالات کو مرتب کر کے آپ کے پہلے خط کے جواب میں بھیج دیے۔ اگر ہمارا جواب آپ کو تسلیم نہیں تو ہمارے سوالات کے جوابات دیجئے۔ یہ آپ پر ہمارا حق ہے۔ جس سے آپ بھاگ رہے ہیں۔

﴿۲﴾ ہمارے سوالات میں آپ کے اعتراضات کا جواب موجود ہے۔ اس لیے اگر آپ کو مزید تسلی چاہئے تو پہلے ہمارے ستر سوالات کے مکمل جوابات دیجئے۔

﴿۳﴾ ہمارے سوالات مربوط ہیں ایک، ایک یا تین، تین کے جواب سے مطلوبہ جواب ممکن نہیں۔ ستر سوالات کے اکٹھے مکمل جواب دیجئے، پھر بات آگے چلایئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

۲

﴿۴﴾ آپ سے ہمارا اس قسم کا کوئی معائدہ نہیں ہوا کہ تین، تین سوالات کے جوابات دیے جائیں یا کم وبیش۔ اس لیے کہ پہلے آپ نے ایک، ایک سوال کے جواب کا مطالبہ کیا تھا، پھر تین، تین، ہم پہلے خط سے آپ سے ستر سوالات کے اکٹھے مکمل جواب مانگ رہے ہیں جب کہ آپ ٹال مٹول میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔

﴿۵﴾ آپ نے خط نمبر آٹھ میں لکھا تھا:

''اگر آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آپ کے سوالات کے جوابات اہل حدیث (طائفہ منصورہ) کے پاس نہیں تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے جس پر آپ کو پچھتانا پڑے گا'' ص ا

اگر آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہیں تو بھیج دیں، آپ کو کیا پس وپیش ہے؟ انتظار کس بات کا؟ مگر یاد رکھیں ایسے جوابات نہ بھیجیں جیسے آپ نے گذشتہ آٹھویں خط میں لکھے ہیں اور ان کے جواب ہونے کی قلعی بحمد اللہ ہم نے کھول دی ہے۔ اسی لیے نویں تحریر کے عنوانات سے اس خط میں آپ نے اپنے سوالات پر ہمارے جوابی تبصرہ سے چپ سادھ لی ہے۔

گذشتہ آٹھویں خط میں آپ نے مسئلہ تقلید بھی چھیڑا تھا جس پر احقر نے آپ کو لکھا:

''غیر مقلد'' کے عنوان پر یہ چند سطور آپ کی بدحواسی کو دیکھتے ہوئے لکھ دیں۔ اس کی تفصیل اس خط وکتابت کا عنوان نہیں۔ اس خط وکتابت کا اصل عنوان طائفہ منصورہ اکابر اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم کے دفاع میں آپ سے پوچھے گئے ستر سوالات کا جواب ہے۔ اس لیے اگر ان ستر سوالات کے علاوہ کسی دوسرے عنوان پر آپ کو شوق ہے تو الگ عنوان سے الگ خط وکتابت سے اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں۔ اس خط وکتابت میں احقر نے کوشش کی ہے کہ ستر سوالات کے جواب کے عنوان کے علاوہ آپ سے دوسرے کسی عنوان پر بات نہ کی جائے تاکہ اصل عنوان سے توجہ ہٹانے کا باطل حربہ آپ کو مقصود سے دور نہ لے جائے۔

مگر اس نویں خط میں آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لیے مکرر گذارش ہے کہ ہمارے حنفی دیوبندی مقلد ہونے کی نسبت سے جتنے مسائل پر آپ کو اشکال ہے، ہر عنوان پر علیحدہ خط وکتابت کریں۔ ایک عنوان دوسرے میں گھسیڑ کر خلط مبحث پیدا نہ کریں۔ احقر اپنے رب تعالیٰ کے فضل وکرم، توفیق وعنایت اور اپنے اکابر رحمھم اللہ کی دعاؤں کی برکت سے ہر عنوان پر آپ سے خط وکتابت کے لئے تیار ہے۔ آپ نے حدیث کے نام پر فکری آزادی اور انکار شریعت محمدی علی صاحبھا الف الف تحیۃً وسلاماً کے انکار کا جو فتنہ اٹھا رکھا ہے، اب انشاء اللہ اس کا تانا بانا بکھرنے کا وقت آ گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ﴿۳﴾

۳

ملحوظ رہے کہ اکابر علمائے دیو بند قدس سرّہم پر آپ کے اعتراضات کے عنوان سے یہ خط وکتابت ہمارے ستر سوالات کے مکمل جوابات سے مشروط ہے۔ آپ جب تک ہمارے ستر سوالات کے مکمل جوابات نہیں بھیجتے یہ معاملہ لٹکا رہے گا۔ ہم نے اس خط میں اپنے ستر سوالات کے مکمل جوابات کے مطالبہ پر آپ کو گذشتہ خطوط میں اور اس خط میں بھی پانچ اصولی باتیں لکھی ہیں۔ اس لیے یا تو ہمارے ستر سوالات کے مکمل جوابات بھیجیں یا ہماری ان اصولی باتوں پر قرآن وسنت کی روشنی میں بات کریں کہ ہمیں آپ سے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں؟

اس لیے محترما! اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں اور ہمارے ستر سوالات کے مکمل جوابات، جو آپ کے بقول لکھ رکھے ہیں، پہلی فرصت میں ارسال کردیں۔

والسلام

۸ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

۲/ جون/ ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# دسویں تحریر

**الحمد للّٰه ربّ العالمین و الصّلوٰة و السّلام علیٰ رسوله الأمین ، أما بعد:**

حافظ ثار احمد الحسینی کے نام!

عرض ہے کہ آپ کی تحریر ( نوشتہ ۸ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ،۲/ جون ۲۰۰۹ء ) آج موصول ہوئی مگر وہی ڈھاک کے تین پات کی طرح میرے کسی ایک سوال کا جواب بھی نہیں ہے، حالانکہ راقم الحروف نے آپ کے تین سوالات مکمل نقل کر کے اُن کے جوابات بھیج دیئے ہیں اور یہ جوابات آپ کو موصول بھی ہو گئے ہیں۔

آپ نے سڑسٹھ (۶۷) سوالات لکھے تھے، جس کے جواب میں آپ کی خدمت میں سڑسٹھ (۶۷) سوالات بھیج دیئے گئے تھے۔

دیکھئے میری تیسری تحریر (نوشتہ ۱۸/نومبر ۲۰۰۸ء)

ان سوالات کے جوابات آپ پر قرض ہے لہٰذا راہِ فرار اختیار نہ کریں بلکہ حیا کا پاس کرتے ہوئے ، ان میں سے تین سوالات کا جواب بھیجیں تا کہ بحث و مباحثہ کو انجام تک پہنچایا جائے۔

انگریزی دور میں پیدا ہو جانے والے دیوبندی فرقے کے بانی محمد قاسم نانوتوی نے اپنے بارے میں گواہی دی:

''میں بے حیا ہوں، اس لئے وعظ کہہ لیتا ہوں'' (سوانح قاسمی ج ا ص ۳۹۹، ۴۰۷)

اسی نانوتوی کے نقشِ قدم پر آنکھیں بند کر کے دوڑنے والے، حیا سے کتنے دُور ہوں گے؟ آپ خود فیصلہ کر لیں، اگر ہم عرض کریں تو شکایت ہوگی۔

آپ نے لکھا ہے:

''آپ نے جان چھڑانے کے لئے گذشتہ خط میں تین سوالات کے جواب کی سعی لاحاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی ہے۔" (ص۱)

فریقِ مخالف کے جوابات کو "سعی لا حاصل" اور "جان چھڑانے کے لئے" قرار دینا، اور خود ہر قسم کے سوال کے جواب سے آنکھیں بند کر لینا کس عدالت کا انصاف ہے؟!

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

(( إن مما أدرك الناس من كلام النبوة : إذا لم تستحي فافعل ما شئت .))

"گزشتہ پیغمبروں کے کلام میں سے جو باتیں لوگوں کو پہنچی ہیں ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ جب تجھ کو شرم نہ رہے تو جو دل میں آئے کر۔"

(صحیح بخاری ج۱ ص۴۹۵ ح۳۴۸۴، ترجمہ عبدالدائم جلالی دیوبندی ج۲ ص۲۰۷ ح۳۲۹۶)

یاد رہے کہ یہ وہی نانوتوی تھے، جن کے بارے میں رشید احمد گنگوہی نے "ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایکبار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے سو جسطرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اِسی طرح مجھے اُن سے اور اُنہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے اُنہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کر کے ہمیں مرید کرایا اور ہم نے حضرت سے سفارش کر کے اُنہیں مرید کرا دیا حکیم محمد صدیق صاحب کاندھلوی نے کہا اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ آپ نے فرمایا ہاں آخر اُنکے بچوں کی تربیت کرتا ہی ہوں۔" (تذکرۃ الرشید ج۲ ص۲۸۹)

اگر آپ ناراض نہ ہوں تو اس دیوبندی عبارت اور "رویائے صالحہ" پر چند سوالات پیشِ خدمت ہیں:

۱: نکاح کے وقت نانوتوی کی عمر کتنی تھی اور گنگوہی کی عمر کتنی تھی؟

۲: مرد کا مرد سے یہ نکاح پڑھانے والا مولوی کون تھا؟

۳: کتنا حق مہر باندھا گیا تھا؟

۴: کون سے دو گواہ تھے جنھوں نے اس نکاح کا چشم دید منظر دیکھا؟

۵: دیوبندی فقہ کا وہ کون سا مسئلہ ہے، جس سے دو مردوں کے باہمی نکاح کر لینے کا جواز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثابت ہوتا ہے؟

۶: اگر کوئی شخص اس خواب کو شیطانی خواب قرار دے تو کیا آپ اس کی صریح تائید کریں گے یا اسے رویائے صالحہ قرار دیں گے؟

۷: آیتِ مذکورہ کے ذکر کی وجہ سے عرض ہے کہ دونوں میں الرجال میں سے کون تھا اور النساء میں سے کون تھا؟

۸: کیا کوئی حیادار آدمی اس قسم کا خواب دیکھ سکتا اور پھر اسے لوگوں کے سامنے بیان کر سکتا ہے؟ کیا آپ یہ خواب لوگوں کے سامنے خطبۂ جمعہ سے پہلے اپنی اُردو یا ہندکو تقریر میں بیان کر سکتے ہیں؟

۹: روٹی پانی کی خدمت تو بہن بیٹی بھی کر سکتی ہے مگر زن وشوہر کو ایک دوسرے سے جو فائدہ پہنچتا ہے، ایسا فائدہ گنگوہی کو نانوتوی سے پہنچا، کیا آپ اس کی تشریح بیان کر سکتے ہیں؟

۱۰: محمد قاسم نانوتوی عروس (دلہن) تھے تو گنگوہی کیا تھے؟ دولہا.... ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

ممکن ہے کہ آپ کو ان سوالات کے جوابات معلوم نہ ہوں لہٰذا اپنے پیروں، مریدوں اور تمام آلِ دیوبند سے پوچھ سکتے ہیں۔ یہ آپ کی معتبر و مستند کتاب کے اندر درج خواب ہے، کوئی غیر مفتیٰ بہ قول نہیں لہٰذا ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ اپنے دیوبندی عوام کے مجمع میں یہ دیوبندی خواب بطورِ کرامت اور بطورِ تائید سُنا دیں تو کیسا رہے گا؟!

ابھی نانوتوی وگنگوہی کا چارپائی پر لیٹنا اور تھانوی کے ماموں کا قصہ باقی ہے، جب موقعہ ملا تو وہ حوالے بھی آپ کی ''خدمت'' میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

دیو___بندی حضرات مذکورہ بے حیائی کی وجہ سے اہلِ حدیث: اہلِ سنت کو ''غیر مقلدین'' وغیرہ القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں، حالانکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تقلید نہ کرنے والے محدثین کرام کا لقب اور صفاتی نام اہلِ حدیث لکھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیکھئے مجموع فتاویٰ (ج ۲۰ ص ۴۰) اور علمی مقالات (ج ۱ ص ۱۸۱)

آپ نے اپنے آپ کو ''حنفی'' لکھا ہے۔ عرض ہے کہ آپ صرف دیو___بندی ہیں، حنفی قطعاً نہیں ہیں۔ امام ابوحنیفہ آپ جیسے لوگوں سے ان شاء اللہ بری ہوں گے۔

آلِ دیوبند کے دس حوالے پیشِ خدمت ہیں، جن میں سے ایک حوالہ بھی امام ابوحنیفہ سے ثابت نہیں ہے:

۱: آلِ دیوبند کے نزدیک گنگوہی نے نانوتوی سے خواب میں نکاح کیا تھا۔

۲: آلِ دیوبند کے نزدیک بندہ خدا ہو جاتا ہے۔

۳: آلِ دیوبند کے نزدیک قبر کی مٹی سے شفا ہوتی ہے۔

۴: آلِ دیوبند کے نزدیک رسول اللہ ﷺ مشکل کشا ہیں۔

۵: آلِ دیوبند کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کو مدد کے لئے پکارنا صحیح ہے۔

۶: آلِ دیوبند کے نزدیک ابن عربی اور حسین بن منصور الحلاج کا عقیدۂ وحدت الوجود برحق ہے۔

۷: آلِ دیوبند کے نزدیک سیدنا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہیں۔

۸: آلِ دیوبند کے (بانی کے) نزدیک نبی کریم ﷺ کی روح کا وفات کے وقت جسم سے اخراج نہیں ہوا بلکہ آپ دنیا کی طرح زندہ ہیں۔

۹: آلِ دیوبند کے نزدیک نانوتوی اپنی وفات کے بعد (بطورِ کرامت) جسمِ عنصری کے ساتھ دنیا میں آئے تھے۔

۱۰: آلِ دیوبند کے نزدیک اگر جہاز ڈوب رہا ہو تو پیر کو پکارنا جائز ہے اور پیر اس جہاز کو بچا سکتا ہے۔

ان عقائد میں سے ایک عقیدہ بھی امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح ثابت نہیں لہٰذا آپ لوگ کس مُنہ سے اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں؟

براہِ مہربانی امام ابوحنیفہ کو بدنام نہ کریں ورنہ پھر اپنے درج بالا عقیدے اور اعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باسند صحیح اُن سے ثابت کریں۔!

آپ نے راقم الحروف کے بارے میں لکھا ہے: ''آپ نے حدیث کے نام پر فکری آزادی اور انکارِ شریعت محمدی علی صاحبها الف الف تحیةً و سلامًا کے انکار کا جو فتنہ اٹھا رکھا ہے...'' (ص۲)

عرض ہے کہ یہ آپ کی بکواس ہے، جس کا حساب ان شاء اللہ رب العالمین کے دربار میں دینا پڑے گا۔ دنیا میں تو ''یا پولیس مدد'' کہہ کر بدعتی حضرات اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں مگر قیامت کے دن اللہ کی عدالت سے کون بچائے گا؟

آپ نے لکھا ہے: ''اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں'' (ص۳)

عرض ہے کہ وقت تو آپ بذاتِ خود ضائع کر رہے ہیں۔

جب میں نے آپ کے تین سوالات کے جوابات دے دیئے اور لکھ کر بھیج دیئے ہیں تو آپ میرے تین سوالات کے جوابات کیوں نہیں دیتے؟ کہاں بھاگے جا رہے ہیں؟

وہی تین سوالات دوبارہ پیشِ خدمت ہیں:

۱) حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی نے لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص۳۶)

یہ کہنا کہ بندہ باطن میں خدا ہو جاتا ہے، قرآنِ مجید کی کس آیت میں لکھا ہوا ہے؟

۲) دیوبندیوں کے پیر کا یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۳) یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کیا امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ مستند حوالہ پیش کریں۔

براہِ مہربانی ان کے جوابات جلدی بھیجیں تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ کون حق پر ہے؟

آپ کے نام دوسری تحریر (نوشتہ ۲/نومبر ۲۰۰۸ء) میں راقم الحروف نے لکھا تھا:

''عرض ہے کہ آپ صرف ایک سوال لکھیں اور اس کا جواب وصول کریں اور پھر اسی وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمارا سوال پیشِ خدمت ہوگا جس کا جواب آپ کو دینا پڑے گا۔ دونوں طرف سے سوال و جواب کی ترتیب برابر رہے گی ورنہ ہماری طرف سے آپ کو سوالات کی اجازت نہیں ہے۔“ (ص ۱)

اگر آپ یہ بہانہ کریں کہ ”آپ سے ہمارا اس قسم کا کوئی معائدہ نہیں ہوا کہ....“ تو عرض ہے کہ ہمارا ابھی آپ سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا کہ ہم نے صرف آپ کے سوالات کے جوابات ہی دینے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ہمارے کسی معاہدے کی کوئی نقل ہے تو پیش کریں ورنہ خاطر جمع رکھیں کہ جب تک تین سوالات مکمل نقل کر کے مطابقِ سوالات جوابات نہیں بھیجیں گے تو یہی سوالات مع دیگر تنبیہات وغیرہ کے آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

معائدہ اور معاہدہ پر بھی ذرا غور کرلیں۔

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

(۹/ جون ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نثار کی دسویں تحریر

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمدللہ ربّ العالمین، والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا وسیّد الانبیاء والمرسلین۔ أمّا بعد:**

محترم جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

دسویں تحریر کے عنوان سے آپ کا خط ملا احقر کے پہلے خط کے جواب میں آپ کے دوسرے خط سے اس دسویں خط تک نو خطوں میں آپ نے ابھی تک احقر کے ستر سوالات میں سے کسی ایک کا بھی مکمل، واضح جواب نہیں دیا آپ نے تین سوالات کے جواب کا دعوٰی کیا ہے۔ احقر اپنے آٹھویں خط میں محررہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۱۵ مئی ۲۰۰۹ء میں آپ کے اس دعوی جواب کی قلعی کھول چکا ہے اور نویں خط محررہ ۸ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ/۱۲ جون ۲۰۰۹ء میں آپ کو مکرر یاد دلا چکا ہے کہ ستر سوالات میں سے آپ کی طرف سے تین کے جواب پر احقر کا یہ محض تبصرہ ہے، جواب نہیں۔ اس لئے کہ ابھی تک تو آپ سے پہلے سوال کا جواب بھی نہ ہو سکا۔

آپ اگر احقر کے ستر سوالات جو فقط آپ نہیں بلکہ آپ سمیت دنیائے غیر مقلدین کے مادر پدر آزاد گلے کا پھندہ ہیں آپ اگر ان کے جواب سے عاری ہیں تو احقر کے آٹھویں خط میں اپنے جواب پر احقر کے تبصرہ پر ہی کچھ لکھ دیتے آپ نے پورے ملک میں ایک ہنگامہ مچا رکھا ہے اہل حق پر تنقید و تنقیص اور دعوت مبارزت آپ کا کھیل ہے مگر الحمدللہ احقر کے ستر سوالات نے آپ کی دھوکہ دہی کو طشت ازبام کر دیا ہے۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نکلا

احقر گذشتہ خطوط میں آپ پر بار ہا واضح کر چکا ہے کہ اکابر اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم پر آپ کے الزامات جن کا مطبوعہ جواب آپ کے سر پر بول رہا ہے اور اگر مزید تسلی کی ضرورت ہے تو ہمارے ستر سوالات کے مکمل، واضح جواب دیں ان شاء اللہ مزید تسلی اس جواب کی شرط پر کرادی جائے گی مگر اصل عنوان سے بھاگنے کے لئے آپ اپنی عادت بد سے مجبور ہو کر دہرائی ہوئی عبارت کو دہرا کر ایک تو خط کا جواب وضع کر دیتے ہیں، دوسرا ستر سوالات کے جوابات سے اس ٹال مٹول کے ذریعہ ٹلنا چاہتے ہیں اور تیسرا، اپنے دہرائے ہوئے الزامات کو دہرا کر اصل عنوان سے جان چھڑانا چاہتے ہیں اس دسویں تحریر میں آپ نے لکھا ہے:

خاطر جمع رکھیں کہ جب تک تین سوالات مکمل نقل کر کے مطابق سوالات جوابات نہیں بھیجیں گے تو یہی سوالات مع دیگر تنبیہات وغیرہ کے آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے۔ ص نمبر ۶

آپ کے اس اعلان سے تو واضح ہو گیا کہ آپ ستر سوالات کے مکمل، واضح جوابات نہیں دینا چاہتے اب اسی ٹال مٹول میں ٹلنے کا آپ نے ارادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۲﴾

۲

کرلیا ہے۔انشاء اللہ جب تک آپ نے ہمارے ستر سوالات کے واضح،مکمل جوابات نہ دیے یا جواب دینے سے انکار نہ کردیا آپ کو چھوڑنے والے نہیں۔ہمارے ستر سوالات کے جواب میں تین کا حشر آپ نے دیکھ لیا اس لئے آپ کے بقول جو جوابات آپ نے لکھ رکھے ہیں اب ہماری رہی سہی امید بھی ختم ہوگئی ہے کہ آپ اپنے جوابات کبھی منظر عام پر لائیں گے آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہونے کا اپنے پانچویں،چھٹے،ساتویں خط میں ذکر کیا ہے مگر ہمیں یقین ہیں کہ یہ محض آپ کا دعوی ہے جو غیر مقلدین کے دوسرے اکاذیب کی طرح ایک کذب ہے اگر آپ نے ہمارے ستر سوالات کے مکمل،واضح جوابات لکھ رکھے ہیں تو ان کی نقل کبھی بھیج ہی دیں،مکمل واضح کی شرط تو ہم نے جواب کی غرض سے اور آپ کے الزامات کی وضاحت سے لگا رکھی ہے اگر آپ اپنے لکھ رکھے جوابات محض بھیجنا چاہتے ہیں تو نامکمل،غیر واضح ہی بھیج دیں۔

اس دسویں تحریر میں آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّھم کے خلاف اپنے پرانے مغلظات کو دہرایا ہے ان پاکبازانِ امت اور خادمانِ دین کے متعلق آپ کا یہ اندازِ بیاں یقیناً آپ کے خسارہ دارین کا موجب ہے آپ کی یہی عاقبت نااندیشی انشاء اللہ آپ کے پول کھلنے کا ذریعہ ہوگی۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پاکاں زند

آپ کے ان الزامات کے جوابات برسوں سے علمائے دیوبند قدس سرّھم کے خدّام دے چکے ہیں اگر آپ کو نئے سرے سے تسلی کی ضرورت ہے تو ستر سوالات کے جوابات کی ہماری شرط جو ہمارا حق ہے پوری کیجئے انشاء اللہ ان الزامات کے جوابات میں دیر نہ ہوگی۔

آپ نے اپنے مغلظات کو دہراتے ہوئے علمائے دیوبند قدس سرّھم کو "بے حیا" لکھا ہے مگر آپ نے اپنے گریبان میں نہیں دیکھا کہ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء سے آپ سے ستر سوالات کے مکمل،واضح جوابات کا مطالبہ کر رہا ہوں اور آپ نے ابھی تک ایک سوال کا بھی مکمل،واضح جواب نہیں دیا اور تین سوالات کے جوابات کی جو سعی لاحاصل کی ہے اس کے حشر نے آپ کی آنکھیں اگر ہیں تو کھول دی ہیں۔ان پاکبازان امت رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم کو بے حیا کہتے ہوئے آپ کی حیا اگر ہے تو کہاں اُڑ گئی ہے اس لئے اس دسویں خط میں آپ سے مکرر عرض ہے کہ باحیا بن کر ہمارے ستر سوالات کے مکمل،واضح جوابات ارسال کریں۔

احقر کی طرف سے آپ کی یہودیانہ پالیسی پر آپ کی فکری آزادی کی یاد دہانی کو آپ نے بکواس لکھا ہے اور "یا اللہ پولیس مدد" کا طعنہ دیا ہے، اگر آپ فکری آزادی کی دعوت نہیں دیتے تو اس کا متضاد تقلید ہی ہے کہ سلف کی تعلیمات کا اپنے آپ کو پابند کرتے ہوئے زندگی گزاری جائے،آپ نہ آزادی کو پسند کرتے ہیں نہ اتباع سلف کو تو پھر آپ کیا ہیں ؟

پولیس تھانہ میں آپ کا ریکارڈ موجود ہے معافی نامہ اور آئندہ فساد نہ پھیلانے کی تحریر پولیس کو آپ نے لکھ کر دی ہے یہ آپ کا اعتراف جرم ہے اس لئے پولیس کا طعنہ دیتے ہوئے آپ کو کچھ تو حیا کرنا چاہیے تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ﴿۳﴾

۳

آپ نے اس دسویں تحریر میں اپنی غیر مقلدیّت کی یاددہانی پر شکوہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

دیوبندی حضرات مذکورہ بے حیائی کی وجہ سے اہل حدیث: اہل سنت کو"غیر مقلدین" وغیرہ القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ ص نمبر ۳

جناب من: اپنے پانچویں خط محررہ ۱۶ صفر ۱۴۳۰ھ/۱۲ فروری ۲۰۰۹ء میں آپ کے قلم سے آپ کا غیر مقلد ہونا ثابت کر چکا ہوں اور ابھی آٹھویں خط محررہ ۱۹ جمادالاولیٰ ۱۴۳۰ھ/ ۱۵ مئی ۲۰۰۹ء میں آپ کو یاد دلا چکا ہوں:

"محترما! آپ تقلید نہیں کرتے، تقلید کی مذمت کرتے ہیں، تقلید کو شرک کہتے ہیں، مقلد کو مشرک سمجھتے ہیں۔ تقلید نہ کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور امت کو تقلید نہ کرنے کا سبق پڑھاتے ہیں اور "غیر مقلد" کا معنیٰ کسی کی تقلید نہ کرنے والا کے ہیں اور آپ کسی کے مقلد نہ ہو کر اپنا غیر مقلد ہونا قبول کر چکے ہیں تو "غیر مقلد" کہنے پر آپ کو کیا اعتراض ہے"۔

نیز مذکورہ خط میں آپ کو دعوت دی ہے کہ:

"غیر مقلد" کے عنوان پر یہ چند سطور آپ کی بدحواسی کو دیکھتے ہوئے لکھ دیں اس کی تفصیل اس خط و کتابت کا عنوان نہیں اس خط و کتابت کا اصل عنوان طائفہ منصورہ اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم کے دفاع میں آپ سے پوچھے گئے ستر سوالات کا جواب ہے اس لیے اگر ان ستر سوالات کے علاوہ کسی دوسرے عنوان پر آپ کو شوق ہے تو الگ عنوان سے الگ خط و کتابت سے اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں۔ اس خط و کتابت میں احقر نے کوشش کی ہے کہ ستر سوالات کے جواب کے عنوان کے علاوہ آپ سے دوسرے کسی عنوان پر بات نہ کی جائے تا کہ اصل عنوان سے توجہ ہٹانے کا باطل حربہ آپ کو مقصود سے دور نہ لے جائے۔ اگر آپ کو اپنا غیر مقلد ہونا قبول نہیں تو اسی عنوان پر کہ آپ غیر مقلد ہیں یا اہل حدیث اپنا دعویٰ لکھ کر الگ خط لکھیں ان شاء اللہ اس پر بھی آپ کی تسلی کرادی جائے گی"۔

ملحوظ رہے کہ ہمارے ستر سوالات کے مکمل، واضح جواب کی شرط اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرّھم پر آپ کے الزامات کے سطر بسطر جواب کے لئے ہے کسی دوسرے عنوان کے لئے نہیں اس لئے ستر سوالات میں سے کسی بھی سوال کے جواب کی شرط کے بغیر آپ کو دعوت ہے اسی عنوان "غیر مقلدیت" پر علیحدہ خط سے ابتداء کریں۔ ستر سوالات کے مکمل، واضح جوابات کے عنوان سے آپ کے ساتھ یہ خط و کتابت ہو رہی ہے اس لئے "غیر مقلدیّت" یا کسی بھی دوسرے عنوان پر آپ اعتراض کرنا چاہتے ہیں تو شوق سے کریں، مگر اتنا ملحوظ رہے کہ ان عنوانات پر بات چلنے سے پہلے اصولی طور پر یہ طے کیا جائے گا کہ آپ کو کس حیثیت کا جواب قبول ہے؟ آپ کن اصولوں پر عنوانِ بحث چلانا چاہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴

۴

ہیں؟

آپ نے اس دسویں تحریر میں لکھا ہے۔

''تو عرض ہے کہ ہمارا بھی آپ سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا کہ ہم نے صرف آپ کے سوالات کے جوابات ہی دینے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ہمارے کسی معاہدے کی کوئی نقل ہے تو پیش کریں۔ ص ۶

اس دسویں تحریر میں آپ نے اپنی بدحواسی کو جمع کر دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

آپ میرے تین سوالات کے جوابات کیوں نہیں دیتے ہیں۔ ص ۵

اسی صفحہ پر آپ نے لکھا ہے!

عرض ہے کہ آپ صرف ایک سوال لکھیں اور اس کا جواب وصول کریں اور پھر اسی وقت ہمارا سوال پیش خدمت ہوگا۔

جب آپ سے ستر سوالات کے مکمل، واضح جوابات کو کوئی معاہدہ نہیں ہوا اور یہ معاملہ جانبین میں ہے تو آپ کو محض اپنی طرف سے کسی صورت کے تجویز کرنے کا کیا حق ہے؟ اور اس پر آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟ آپ کو یاد نہیں کہ احقر آپ کو نویں خط محررہ ۸ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ/ ۲ جون ۲۰۰۹ء میں لکھ چکا ہے کہ:

ہم نے اس خط میں اپنے ستر سوالات کے مکمل جوابات کے مطالبہ پر آپ کو گذشتہ خطوط میں اور اس خط میں بھی پانچ اصولی باتیں لکھی ہیں۔ اس لیے یا تو ہمارے ستر سوالات کے مکمل جوابات بھیجیں یا ہماری ان اصولی باتوں پر قرآن وسنت کی روشنی میں بات کریں کہ ہمیں آپ سے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں؟

آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اگر ستر سوالات کے مکمل، واضح جواب کا مطالبہ ہمارا حق نہیں تو دلیل سے ثابت کریں؟ ہم انشاء اللہ اپنا مطالبہ چھوڑ کر آپ کے الزامات کا سطر بسطر جواب جناب کی خدمت میں روانہ کر دیں گے۔

کبھی ایک کبھی تین کی ترتیب آپ کی وضع ہے ہمارا مطالبہ ستر سوالات کے مکمل، واضح جوابات آپ پر برقرار ہے۔

والسلام

ستر سوالات کے مکمل، واضح جوابات کا منتظر

[signature]

۲۲، جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ/ ۱۶، ۶، ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# گیارھویں تحریر

**الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ الأمین ، أما بعد:**

حافظ نثار احمد الحسینی کے نام!

عرض ہے کہ آپ کی تحریر (نوشتہ ۲۲/ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۶/ جون ۲۰۰۹ء) آج (۲/ جولائی ۲۰۰۹ء) ملی مگر آپ نے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔

محمد قاسم نانوتوی دیوبندی نے اپنے بارے میں گواہی دی کہ

''میں بے حیا ہوں...'' (سوانح قاسمی ج ۱ ص ۳۹۹، ۴۰۷، دسویں تحریر ص ۱)

نانوتوی نے اپنے مذکورہ بیان میں خود اپنے آپ کو ''بے حیا'' کہا ہے، کیا اس بیان میں نانوتوی نے سچ کہا ہے یا جھوٹ؟ جواب دو، مَر کیوں گئے ہو؟

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے نانوتوی کے بارے میں کہا:

''اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے...'' (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۸۹، دسویں تحریر ص ۲)

دو دیوبندی مَردوں کے ایک دوسرے کے ساتھ عالمِ خواب میں نکاح کرنے کے بارے میں راقم الحروف نے دس سوالات لکھے تھے، آپ نے ان سوالات میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا لہٰذا یہ سوالات دوبارہ پیشِ خدمت ہیں:

۱: نکاح کے وقت نانوتوی کی عمر کتنی تھی اور گنگوہی کی عمر کتنی تھی؟

۲: مرد کا مرد سے یہ نکاح پڑھانے والا مولوی کون تھا؟

۳: کتنا حق مہر باندھا گیا تھا؟

۴: کون سے دو گواہ تھے جنھوں نے اس نکاح کا چشم دید منظر دیکھا؟

۵: دیوبندی فقہ کا وہ کون سا مسئلہ ہے، جس سے دو مردوں کے باہمی نکاح کر لینے کا جواز ثابت ہوتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶: اگر کوئی شخص اس خواب کو شیطانی خواب قرار دے تو کیا آپ اس کی صریح تائید کریں گے یا اسے رویائے صالحہ (میں سے) قرار دیں گے؟

۷: آیتِ مذکورہ کے ذکر کی وجہ سے عرض ہے کہ دونوں میں الرجال میں سے کون تھا اور النساء میں سے کون تھا؟

۸: کیا کوئی حیادار آدمی اس قسم کا خواب دیکھ سکتا اور پھر اسے لوگوں کے سامنے بیان کر سکتا ہے؟ کیا آپ یہ خواب لوگوں کے سامنے خطبۂ جمعہ سے پہلے اپنی اُردو یا ہندکو تقریر میں بیان کر سکتے ہیں؟

۹: روٹی پانی کی خدمت تو بہن بیٹی بھی کر سکتی ہے مگر زن وشوہر کو ایک دوسرے سے جو فائدہ پہنچتا ہے، ایسا فائدہ گنگوہی کو نانوتوی سے پہنچا، کیا آپ اس کی تشریح بیان کر سکتے ہیں؟

۱۰: محمد قاسم نانوتوی عروس (دلہن) تھے تو گنگوہی کیا تھے؟ دولہا.... ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

اس خواب کے بعد یا پہلے عالمِ بیداری میں کیا ہوا؟ اس کا تذکرہ بھی دیوبندیوں کے حوالے کے ساتھ پڑھ لیں:

دیوبندیوں کی مشہور کتاب ''حکایاتِ اولیاء'' میں لکھا ہوا ہے:

''...ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کے مرید و شاگرد سب جمع تھے۔ اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت گنگوہیؒ نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتویؒ کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(حکایات اولیاء عرف ارواح ثلاثہ ص ۳۰۷ حکایت نمبر: ۳۰۵)

عرض ہے کہ

۱: نانوتوی کیوں شرما گئے تھے؟

۲: دو مرد ایک ہی چارپائی پر لوگوں کے سامنے کیوں لیٹ گئے تھے؟

۳: عاشق صادق کی طرح لیٹ کر سینے پر ہاتھ رکھنا کس دیوبندی فقہ کا مسئلہ ہے؟

۴: یہ دونوں کیا کر رہے تھے کہ ایک نے کہا: یہ لوگ کیا کہیں گے؟

۵: کیا یہ گنگوہی کی نانوتوی سے محبت تھی کہ خواب میں دونوں کا نکاح ہوا اور بیداری میں دونوں ایک ہی چارپائی پر لیٹ گئے؟

میرے سابقہ خطوط کے تمام سوالات اور ان سوالات کے جوابات لکھ کر بھیجیں تاکہ عوام کے سامنے آلِ دیوبند کا اصل چہرہ اور باطن واضح ہو جائے۔

یاد رہے کہ راقم الحروف نے ہر بات کو آپ کے تسلیم شدہ ''اکابر'' کی مستند کتابوں کے حوالے سے لکھا ہے۔

اب آپ کے جدید خط کی بعض ہفوات کے جوابات پیشِ خدمت ہیں:

۱: آپ نے لکھا ہے کہ ''دنیائے غیر مقلدین کے مادر پدر آزاد گلے کا پھندہ...''

عرض ہے کہ اگر آپ اپنی نیش زنی والی فطرت کے تحت ''غیر مقلدین'' کے خود ساختہ لقب سے اہلِ حدیث مراد لیتے ہیں تو عرض ہے کہ اہلِ حدیث بحمد اللہ کتاب وسنت (علی فهم السلف الصالحين) اور اجماع پر گامزن ہیں، رہے آلِ دیوبند (انگریزی دور میں پیدا ہو جانے والے دیوبندی فرقے والے) تو وہ مادر پدر آزاد ہیں....

ہم اہلِ حدیث ہیں، ہم نہ مقلد ہیں اور نہ غیر مقلد بلکہ ہم سلف صالحین کے فہم پر متبعینِ کتاب وسنت والاِ جماع ہیں اور اہل السنۃ والجماعۃ ہیں، جو شخص ہمیں ''غیر مقلد'' کہتا ہے وہ شخص کذاب، ضال ومضل اور بدعتی ہے۔

۲: آپ نے لکھا ہے: ''آپ اپنی عادتِ بد''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عادتِ بد تو آپ لوگوں کی ہے کہ کبھی دو مرد خواب میں بھی نکاح کر لیتے ہیں اور کبھی لوگوں کے سامنے چارپائی پر لیٹ کر عاشقانہ حرکات شروع کر دیتے ہیں۔ کچھ تو غور کریں!

۳: آپ نے لکھا ہے: ''آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہونے کا اپنے پانچویں، چھٹے، ساتویں خط میں ذکر کیا ہے...'' (ص۲)

عرض ہے کہ یہ آپ کا بہت بڑا جھوٹ ہے۔ پانچویں تحریر کا پانچواں صفحہ دوبارہ پڑھ لیں۔ آپ کا جھوٹ بولنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے بلکہ فرقۂ دیوبندیہ کے بانی محمد قاسم نانوتوی نے کہا:

''**لہذا میں نے جھوٹ بولا**...'' (حکایات اولیاء ص ۳۹۰ حکایت:۳۹۱)

اس پوری حکایت کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۵۰ ص ۱۵

رشید احمد گنگوہی نے کہا: ''**جھوٹا ہوں**''

(مکاتیب رشیدیہ ص ۱۰، ماہنامہ الحدیث حضرو: ۵۰ ص ۱۶)

میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ میری کسی تحریر سے حوالہ پیش کریں کہ میں نے ''ستر'' سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہیں۔ اور اگر آپ اپنا یہ جھوٹا دعویٰ ثابت نہ کرسکیں تو پھر اپنے آپ کا کذاب ہونا لکھ کر دیں۔

۴: اس کے علاوہ آپ نے لکھا ہے:

''...دوسرے اکاذیب...''

''پرانے مغلاطات..''

''یہودیانہ پالیسی ...فکری آزادی..''

''آپ نہ آزادی کو پسند کرتے ہیں نہ اتباع سلف کو تو...''

''پولیس تھانہ میں آپ کا ریکارڈ...تحریر پولیس کو آپ نے لکھ کر دی ہے...''

''میں آپ کے قلم سے آپ کا غیر مقلد ہونا ثابت کر چکا ہوں''

''اپنی بدحواسی...'' (ص۲ تا ۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عرض ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ میں کبھی کسی دیوبندی کے خلاف تھانے نہیں گیا بلکہ میرے خلاف محمد جان دیوبندی نے ایف آئی آر کٹوائی تھی، جس میں اسے مُنہ کی کھانی پڑی۔ والحمدللہ

**نثار صاحب!**

میں نے بغیر دلیل کے صرف اپنے الفاظ کے ساتھ آپ کو **بے حیا** نہیں لکھا بلکہ آپ کی مستند کتاب کے حوالے سے ثبوت پیش کیا ہے کہ نانوتوی نے کہا:

**''میں بے حیا ہوں...''** (سوانح قاسمی ج اص ۳۹۹، ۴۰۷)

اب کچھ اور حوالے پڑھ لیں:

اشرفعلی تھانوی نے کہا:

''اور میں اسقدر **بکّی** ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں مگر پھر بھی نہ معلوم لوگ کیوں اسقدر مجھکو ہوّ ابنائے ہوتے ہیں۔'' (الافاضات الیومیہ ج اص ۳۸/ ۲۷ شعبان ۱۳۵۰ھ رقم: ۱۵)

اردو لغت میں بکی کا مطلب ہے: ''زیادہ بولنے والا۔ بکواس کرنے والا''

دیکھئے علمی اردو لغت (ص ۲۳۵)

تھانوی نے اپنے آپ کے بارے میں کہا:

**''ہم گندے ناپاک''** (الافاضات الیومیہ ج اص ۳۹)

عربی لفظ نجس کا اردو معنی ناپاک ہے۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۶۱۳)

تھانوی نے کہا: ''اور میں بھی **بیوقوف** ہی سا ہوں مثل ہُد ہُد کے..''

(الاضافات الیومیہ ج اص ۲۶۶ ملفوظ: ۴۰۰)

کیا آپ اور ظہور احمد دونوں اپنے ''اکابر'' کی ''سنت'' پر عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے بارے میں یہ لکھ کر ہمیں بھیج سکتے ہیں کہ

''میں یعنی (حافظ نثار یا ظہور احمد) **بے حیا ہوں**۔''

''میں **بکی** ہوں''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''میں گندا ناپاک (یعنی نجس) ہوں''

''میں بیوقوف ہوں''

اور نیچے اپنے دستخط کر دیں اور مہر لگا دیں تا کہ سند رہے۔

جب میں نے آپ کے تین سوالات کے جوابات دے دیئے اور لکھ کر بھیج دیئے ہیں تو آپ میرے تین سوالات کے جوابات کیوں نہیں دیتے؟ کہاں بھاگے جا رہے ہیں؟

وہی تین سوالات دوبارہ پیشِ خدمت ہیں:

۱) حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی نے لکھا ہے:

''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۶)

یہ کہنا کہ بندہ باطن میں خدا ہو جاتا ہے، قرآنِ مجید کی کس آیت میں لکھا ہوا ہے؟

۲) دیوبندیوں کے پیر کا یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کس صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

۳) یہ کہنا کہ ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے'' کیا امام ابو حنیفہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ مستند حوالہ پیش کریں۔

براہِ مہربانی ان کے جوابات جلدی بھیجیں تا کہ یہ ثابت ہو جائے کہ کون حق پر ہے؟

تنبیہ: ان تین سوالات کے علاوہ اور بھی بہت سے سوالات آپ کے ذمے قرض ہیں، جو میری تحریروں میں موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے (یا مرتب لکھے ہوئے) ہیں۔

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

(۲/ جولائی ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ثار کی گیارہویں تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمدللہ ربّ العالمین، والعاقبۃ للمتقین، والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا، سیّد الانبیاء والمرسلین**

**مولانا محمدٍ وّعلیٰ الہ وأصحابہ أجمعین۔ أمّا بعد:**

محترم جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظك اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

گیارہویں تحریر کے عنوان سے آپ کا خط ملا آپ نے حسب عادت احقر کے ستر سوالات میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہ دیا اور جواب سے بچنے کے لئے فضول حیلہ سازیوں میں اپنا وقت ضائع کیا۔ آپ نے اس گیارہویں تحریر میں لکھا ہے۔

> میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ میری کسی تحریر سے حوالہ پیش کریں کہ میں نے ''ستر'' سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہیں۔ اور اگر آپ اپنا یہ جھوٹا دعویٰ ثابت نہ کرسکیں تو پھر اپنے آپ کا کذاب ہونا لکھ کر دیں۔ ص ۴

آپ کے اس چیلنج پر عرض ہے کہ: آپ آٹھویں تحریر کے عنوان سے اپنے خط محررہ ۱۲ مئی ۲۰۰۹ء میں لکھ چکے ہیں:

> ثار صاحب! ضد کرنا اچھی بات نہیں ہے، برائے مہربانی ضد نہ کریں۔ اگر آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آپ کے سوالات کے جوابات اہل حدیث (طائفہ منصورہ) کے پاس نہیں تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے، جس پر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔ (ص ۱)

اس سے پہلے پانچویں، چھٹی، اور ساتویں تحریر میں آپ ستر سوالات میں سے تین کے جواب لکھ رکھے ہونے کا دعویٰ کر چکے تھے۔ احقر نے آپ کے علمی کم کیف اور مذکورہ ادعیٰ کہ ''پچھتانہ پڑھے گا'' پر ہی آپ کو لکھا کہ آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہیں۔ آپ نے میری تحریر سے پوری بات نہیں کی آپ کی نقل کردہ عبارت سے دوسری سطر میں ہے۔

''اگر آپ نے ہمارے ستر سوالات کے مکمل، واضح جوابات لکھ رکھے ہیں تو ان کی نقل کبھی بھیج ہی دیں۔''

مذکورہ بالا عبارت میں ''اگر'' کس قضیہ کا سور ہے؟ میرا خط دوبارہ مطالعہ کرلیں۔

آپ کے اس دعویٰ کہ:

> آپ کے سوالات کے جوابات اہل حدیث (طائفہ منصورہ) کے پاس نہیں تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے، جس پر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔ (آٹھویں تحریر: ص ۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲

۲

کا یہی مطلب ہے کہ ستر سوالات کے جوابات آپ کے پاس ہیں اور پچھتانا پڑھے گا تاکید مزید اسی پر دال ہے کہ تیار رکھے ہیں اور آپ کی پانچویں، چھٹی اور ساتویں تحریر میں تین سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہونے کا دعویٰ اسی بات کی یاددہانی کرا رہا ہے کہ ہمارے ستر سوالات کے جوابات آپ نے تیار کر رکھے ہیں۔

اگرچہ آپ کی دھوکہ دہی، فراڈبازیاں، علمی جہالتیں اور عملی خیانتیں زبان زد عوام ہیں مگر پھر بھی آپ کے متعلق احقر کا گمان اتنا گیا گزرا نہ تھا کہ طائفہ منصورہ اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرّھم پر آپ کی نیش زنی اور مغلظات کی عادت بد پر تو آپ نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے اور آپ اتنے ہی گئے گزرے ہیں کہ ۱۵، اکتوبر ۲۰۰۸ء سے آج ۹ جولائی ۲۰۰۹ء تک آٹھ ماہ میں آپ سے احقر کے ستر سوالات کے جواب بھی نہ لکھے جا سکے آپ کی اس گیارہویں تحریر کا یہ انکشاف احقر کے لئے حیرانی کا باعث ہوا کہ آپ کے علمی کمالات کی یہ حالت ہے کہ ابھی تک آپ سے ہمارے ستر سوالات میں سے ایک سوال کا واضح مکمل جواب نہ ہو سکا اور جن تین جوابات کی سعی لاحاصل آپ نے کی ہے ان پر ہمارے جواب نہیں محض تبصرہ سے اس سعی لاحاصل کا حشر آپ نے دیکھ لیا ہے۔ اور اس پر طرفہ تماشا یہ ہے کہ آپ احقر کو چیلنج کر رہے ہے کہ آپ ثابت کریں کہ میں نے جواب لکھ رکھے ہیں جواب کا لکھ رکھا ہونا تو یقیناً آپ ہی کو پتا ہونا چاہیے ہم تو آپ کی لن ترانیوں سے گمان ہی کر سکتے ہیں مگر آپ کے اس انکشاف سے آپ کے متعلق ہمارا یہ حسن ظن بھی غلط ثابت ہوا۔ اب اپنے چیلنج کو مکمل کرتے ہوئے حلفاً یہ بھی وضاحت کر دیں کہ آپ نے ہمارے ستر سوالات کے مکمل، واضح جوابات لکھنے کا ارادہ بھی کیا ہے یا نہیں؟ ورنہ پھر دوسرا چیلنج کریں:

> کہ میں نے تو ستر سوالات کے واضح، مکمل جوابات لکھنے کا ارادہ بھی نہیں تو آپ نے کس دلیل سے لکھا ہے کہ میں نے جوابات لکھنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

آپ نے اس گیارہویں تحریر میں اپنی عادت بد کے مطابق اکابر اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرّھم پر اپنے دہرائے ہوئے الزامات کو دوہرا کر جہاں اس تحریر کی بطن پروری کی ہے وہاں اپنی عاقبت نااندیشی کا بھی مکرر ثبوت پیش کیا ہے۔ ہم نے الحمدللہ کبھی آپ کے الزامات کے جواب سے نہ انکار کیا ہے اور نہ پہلو تہی کی ہے۔

اہل بدعت کی معاونت سے علمائے دیوبند قدس سرّھم پر آپ جو الزامات لگا رہے ہیں الحمدللہ ان کے جوابات اہل حق کی طرف سے دیے جا چکے ہیں اور احقر بھی اپنے تمام خطوط میں آپ کو وضاحت سے لکھ چکا ہے آپ کی ایک ایک سطر کے جواب کے لئے بحمدہٖ تعالیٰ ہم تیار ہیں مگر پہلے آپ ہمارے ستر سوالات کے واضح، مکمل جوابات دیں ہماری یہ شرط آپ پوری کریں انشاء اللہ ہم آپ کی تسلی کرا دیں گے۔

اس خط میں آپ سے اصولی بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے اِدھر اُدھر کی باتوں کے بجائے میری اس اصولی بات کا جواب دیں۔

آپ اپنی ہر بات پر دلیل کے مدعی ہیں۔ دلیل آپ کے ہاں اصول دین کا نام ہے جو آپ کے ہاں قرآن اور حدیث سے عبارت ہے۔ آپ اپنے انہی اصول دین کی روشنی میں اپنی بات دلیل سے ثابت کریں کہ آپ کے الزامات کے سطر بسطر جواب سے پہلے ہمارا آپ سے اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ﴿۳﴾

۳

ستر سوالات کے جوابات کا مطالبہ بطور شرط درست ہے یا غلط؟ اس میں اتنا ملحوظ رہے کہ آپ نے علمائے دیوبند قدس سرّہم کو بدعتی ثابت کرنے کے لئے کتاب لکھی، برادرم مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب مدظلہٗ نے آپ کی کتاب کا جواب لکھا جس میں علمائے دیوبند قدس سرّہم کے حوالہ سے آپ کے الزامات کی تردید کی اور اپنے اس جواب میں جابجا آپ سے یہی ستر سوالات کیے کہ اگر آپ کو اپنے الزامات کے جواب میں ہماری تردید قبول نہیں تو ہمارے سوالات کے جوابات دیں۔ اب آپ کے کسی اور سوال یا الزام کے جواب سے پہلے ہمارا اُن ستر سوالات کے واضح، مکمل جواب کا مطالبہ از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز؟ اگر جائز ہے تو آپ پر ہمارا حق ہے کہ پہلے ہمارے سوالات کے واضح، مکمل جوابات دیں پھر اپنے الزامات کا جواب مانگیں اور اگر آپ ثابت کر دیں کہ ہمارا مطالبہ جائز نہیں تو ہم اپنی شرط کے بغیر آپ کو جواب دینے کے لئے انشاء اللہ تیار ہیں۔ اس لئے آپ سے مکرّر گذارش ہے کہ دائیں، بائیں کی باتوں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے اس خط و کتابت کے اصل عنوان کی طرف آئیں اور ہر بات دلیل سے کرنے کے مدعی ہو کر اپنی بات دلیل سے ثابت کریں۔

احقر نے گذشتہ خط میں آپ کو دعوت دی تھی کہ علمائے دیوبند قدس سرّہم پر اعتراضات کے علاوہ کسی بھی عنوان پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو علیحدہ خط میں آپ اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں آپ اپنے غیر مقلد ہونے پر چیں بجبیں ہیں تو اسی عنوان پر الگ خط میں اپنا دعوٰی، ثبوتِ دعوٰی، طریقہ ثبوت اور عدمِ ثبوت کی صورت میں واضح رجوع کی تفصیل اپنے دستخطوں اور مہر سے مزیّن کر کے لکھیں۔ اس گیارھویں تحریر میں آپ نے اپنی غیر مقلدیّت پر پھر شکوہ کیا ہے اس لئے دوبارہ مذکورہ بالا گذارش پیشِ خدمت کر رہا ہوں علیحدہ خط میں اس اسلوب پر آپ اپنے اہل حدیث یا غیر مقلد ہونے کے ثبوت کی ابتداء کر دیں۔ اس خط و کتابت میں احقر کسی دوسرے عنوان پر نہیں لکھنا چاہتا تا کہ ہمارا بنیادی مطالبہ اور اس خط و کتابت کا اصل عنوان احقر کے ستر سوالات کے واضح، مکمل جوابات سے آپ توجہ ہٹا نہ سکیں۔

والسلام

۱۵/رجب/۱۴۳۰ھ

۹/جولائی/۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# بارھویں تحریر

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصّلوٰۃ و السّلام علیٰ رسولہ الأمین ، أما بعد:

حافظ نثار احمد الحسینی کے نام!

آپ کی تحریر (نوشتہ ۱۵/ رجب ۱۴۳۰ھ بمطابق ۹/ جولائی ۲۰۰۹ء) آج ملی مگر آپ نے میرے کسی ایک سوال کا جواب بھی نہیں دیا۔ مثلاً:

گنگوہی کے ساتھ خواب میں ''نکاح کے وقت نانوتوی کی عمر کتنی تھی اور گنگوہی کی عمر کتنی تھی؟'' دیکھئے گیارھویں تحریر (ص ۱)

آپ نے اپنی سابقہ تحریر (نوشتہ ۱۶/ جون ۲۰۰۹ء) میں میرے بارے میں لکھا تھا:

''آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہونے کا اپنے پانچویں، چھٹے، ساتویں خط میں ذکر کیا ہے...'' (ص ۲)

آپ کی اس تحریر کے جواب میں راقم الحروف نے لکھا تھا:

''عرض ہے کہ یہ آپ کا بہت بڑا جھوٹ ہے۔'' (گیارھویں تحریر ص ۴)

آپ نے جدید تحریر میں اپنی عبارتِ مذکورہ کا کوئی حوالہ پیش نہیں کیا بلکہ اس تحریر سے میری ایک غیر متعلقہ عبارت لکھ دی کہ ''اگر آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آپ کے سوالات کے جوابات اہل حدیث (طائفہ منصورہ) کے پاس نہیں تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے، جس پر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔'' (ص ۱)

عرض ہے کہ اہلِ حدیث کے پاس بحمداللہ ہر سوال اور ہر اعتراض کا جواب موجود ہے، لیکن اس عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ زبیر علی زئی نے نثار احمد الحسینی کے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہیں۔

جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟ کچھ تو اللہ سے ڈریں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے تازہ تحریر میں لکھا ہے کہ ''مگر آپ کے اس انکشاف سے آپ کے متعلق ہمارا یہ حسن ظن بھی غلط ثابت ہوا۔'' (ص۲)

عرض ہے کہ صرف غلط ثابت ہونے کا اعتراف کافی نہیں ہے بلکہ اپنے قلم سے دستخطی تحریر کے ساتھ یہ لکھ کر بھیجیں کہ ''حافظ نثار احمد نے حافظ زبیر علی زئی پر جھوٹ بولا ہے اور نثار احمد اپنے اس جھوٹ سے توبہ کرتا ہے۔''

جب تک آپ اپنے اس صریح جھوٹ اور افتراء سے توبہ نہیں کریں گے، دوسری کسی بات پر بحث نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ وما علینا إلا البلاغ

**جواب کا منتظر**

حافظ زبیر علی زئی

(۲۵/ جولائی ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نثار کی بارھویں تحریر

﴿۱﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمدللہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا، سید الانبیاء والمرسلین مولانا محمد وعلیٰ الہ و أصحابہ أجمعین۔ أما بعد:**

محترم جناب حافظ محمد زبیر علی زئی صاحب حفظک اللہ تعالیٰ

سلام مسنون!

بارھویں تحریر کے نام سے آپ کا خط ملا گزشتہ دس خطوط کی طرح یہ تحریر بھی ہمارے ستر سوالات میں سے کسی ایک کے بھی جواب سے خالی ہے۔ اس خط میں بھی آپ نے حسب عادت بد "طائفہ منصورہ اہل السنۃ والجماعت علمائے دیوبند قدس سرھم" پر اپنے اور اپنے پیش روؤں کے دہرائے ہوئے الزامات کو دہرایا ہے احقر آپ پر گزشتہ خطوط میں بار بار واضح کر چکا ہے کہ علمائے دیوبند رحمھم اللہ تعالیٰ پر ان اعتراضات کے جوابات دیے جا چکے ہیں آپ کے دہرائے ہوئے الزامات کے جوابات مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی مدظلہ دے چکے ہیں، اگر آپ مزید تسلی چاہتے ہیں تو ان جوابات کے ذیل آپ ہمارے ستر سوالات کے جوابات دیجیے انشاء اللہ ہم آپ کو سطر بسطر تسلی کرا دیں گے۔

گزشتہ خط میں احقر نے آپ کو لکھا ہے کہ:

آپ کے اس دعویٰ کہ:

> آپ کے سوالات کے جوابات اہل حدیث (طائفہ منصورہ) کے پاس نہیں تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے، جس پر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔ (آٹھویں تحریر: ص ۱)
>
> کا یہی مطلب ہے کہ ستر سوالات کے جوابات آپ کے پاس ہیں اور پچھتانا پڑھے گا تاکید مزید اسی پر دال ہے کہ تیار رکھے ہیں اور آپ کی پانچویں، چھٹی اور ساتویں تحریر میں تین سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہونے کا دعوٰی اسی بات کی یاد دہانی کرا رہا ہے کہ ہمارے ستر سوالات کے جوابات آپ نے تیار کر رکھے ہیں۔ ص ۱،۲

اگر آپ کا اسی پر اصرار ہے کہ آپ نے ابھی تک ہمارے ستر سوالات کے جوابات نہیں لکھے تو آپ کا یہ اصرار ہمیں تسلیم ہے مگر یہ سوال آپ سے ہر ایک ضرور پوچھے گا کہ آپ نے ابھی تک ستر سوالات کے جوابات کیوں نہیں لکھے؟

عبث و بسیار نویسی کی اس بیماری کے باوجود سال ہونے کو ہے آپ جواب نہ لکھنے پر کیوں مُصر ہیں، کیوں نہیں لکھا؟

آپ نے اس بارھویں تحریر میں لکھا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ﴿۲﴾

۲

عرض ہے کہ صرف غلط ثابت ہونے کا اعتراف کافی نہیں ہے بلکہ اپنے قلم سے دستخطی تحریر کے ساتھ یہ لکھ کر بھیجیں کہ ''حافظ نثار احمد نے حافظ زبیر علی زئی پر جھوٹ بولا ہے اور نثار احمد اپنے اس جھوٹ سے توبہ کرتا ہے۔'' ص ۲

جناب من! ہم نے اپنے دعای پر گذشتہ خط محررہ ۱۵ رجب ۱۴۳۰ھ/ ۹ جولائی ۲۰۰۹ء میں آپ کو دلیل پیش کردی اسے جھوٹ سے تعبیر نہ کرنا آپ کی جھوٹی کرشمہ سازی ہے۔ آپ قدم بقدم جھوٹ سے اپنا نامہ اعمال سیاہ کررہے ہیں اس سیاہ نامہ اعمال میں آپ کو اپنا جھوٹا قد نظر نہیں آتا اور ہماری سچی بات کو بھی آپ جھوٹ کہتے ہیں احقر نے آپ کو لکھا ہے کہ آپ کے متعلق ہمارا یہ حسنِ ظن تھا کہ آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہیں مگر اب آپ کی اس بارہویں تحریر سے معلوم ہوا کہ آپ کسی حسنِ ظن کے قابل نہیں اور نہ اپنے متعلق کسی حسنِ ظن کو آپ قبول کرتے ہیں۔

اب آپ کی حسن کرشمہ سازی کی یہ حالت ہے کہ اپنے متعلق حسنِ ظن کو بھی آپ جھوٹ کہنے پر مصر ہیں اپنے جھوٹ کو آپ تحقیق کا نام دیتے ہیں آپ کے جھوٹ، تضادات اور علمی خیانتوں کی تفصیل انشاء اللہ جلد طبع ہورہی ہے۔ فی الحال ''الحدیث'' شمارہ نمبر ۵۴ کی ایک جھلکی پیش خدمت ہے۔ ص ۲۲ تا ص ۲۵ آپ نے ''سنن ابی داؤد'' اور ''سنن ابن ماجہ'' پر اپنی تحقیق کی خود قلعی کھولتے ہوئے جو مضمون لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے ''سنن ابی داؤد'' اور ''سنن ابن ماجہ'' کی تین صحیح احادیث کو ضعیف، تیرہ ضعیف کو صحیح، تیرہ حسن کو ضعیف اٹھارہ ضعیف کو حسن قرار دیا ایک کا انتساب جھوٹا کیا اور ایک کے بارے میں آپ ابھی متردد ہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر اپنی تحقیق میں آپ نے انتالیس جھوٹ بولے یہ صرف ایک ''الحدیث'' کی حالت ہے ورنہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے لے کر اکابر ائمہ اسلاف پر جو جھوٹ بولے اور کذب وافتراء کا بازار کھول رکھا ہے اس کے لئے تو دفتر چاہیے۔

ملحوظ رہے کہ الحدیث نمبر ۵۴ میں احادیث رسول اللہ ﷺ پر مذکورہ احکام آپ کی ذاتی تحقیق ہے جیسے آپ کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے ممکن ہے کہ اب آپ اس تحقیق سے بھی رجوع کر کے نئی تحقیق اختیار کر چکے ہوں، نیز رسول اللہ ﷺ پر آپ کے افتراء کذب اور جھوٹ، بھول چوک اور نسیان نہیں بلکہ تعمُّد ہے اس لیے آپ نے اسے تحقیق کا نام دیا تحقیق سوچ سمجھ کر ہوتی ہے نہ کہ یوں آنکھیں بند کر کے محقق بننے سے کوئی محقق بن جاتا ہے۔

اب آپ سے گذارش ہے کہ:

﴿۱﴾ آپ نے رسول اللہ ﷺ پر اپنے اس افتراء کو جھوٹ تسلیم کرتے ہوئے توبہ کرلی ہے؟

﴿۲﴾ رسول اللہ ﷺ پر اس افتراء بازی کو تحقیق قرار دیتے ہوئے کیا آپ نے حدیث رسول اللہ ﷺ: من تَعَمَّدَ علی کذبا فلیتبوأ مقعدَہٗ من النّار۔ (صحیح بخاری) کا اپنے آپ کو مصداق قرار دیتے ہوئے اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کرلیا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۳﴾

۳

﴿۳﴾ کیا آپ نے آئندہ ایسی افتراء بازی جسے آپ تحقیق کا نام دیتے ہیں سے توبہ کرلی ہے؟

﴿۴﴾ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ پر تحقیق کے نام سے جس کذب وافتراء بازی کا بازار گرم کر رکھا اسے بند کر دیا ہے؟

﴿۵﴾ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ پر تحقیق کے نام سے کذب وافتراء بازی کی جو ٹیم تشکیل دی ہے اسے توبہ کروادی ہے؟

﴿۶﴾ کیا آپ نے تقلید چھوڑ کر جاہلانہ تحقیق کا جو انجام خود اپنے ہاتھوں دیکھا اسے چھوڑ کر اسلاف کرام کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہوئے اس اعتماد کی علامت تقلید کو اختیار کر لیا ہے؟

﴿۷﴾ رسول اللہ ﷺ پر اپنی افتراء بازی کا تحقیق کے نام سے اظہار کر کے آپ نے ''مکتبہ دارالسلام''، لاہور کو اپنی کتب کی اشاعت سے روک دیا ہے؟

﴿۸﴾ ''مکتبہ دارالسلام''، لاہور سے ابھی آپ کی کتابیں مکمل شائع نہیں ہوئیں تھیں کہ آپ نے ان کتابوں پر اپنی تحقیق سے رجوع کر لیا، اب ان کتابوں کی خرید وفروخت کا شرعی حکم کیا ہے؟

﴿۹﴾ ''مکتبہ دارالسلام''، لاہور آپ کی کتابیں آپ کے اس اعلان رجوع کی وضاحت کے بغیر فروخت کر رہا ہے رسول اللہ ﷺ پر اس افتراء جسے ''مکتبہ دارالسلام'' والوں نے تحقیق کا نام دیا ہے اس کی آمدن کا وبال آپ پر ہے یا ''مکتبہ دارالسلام''، لاہور کے مالک پر؟

﴿۱۰﴾ کیا آپ نے ''مکتبہ دارالسلام''، لاہور کے مالک کو بتادیا ہے کہ اسلاف کرام کی تقلید چھوڑنے پر آپ کی تحقیق کا یہ انجام ہے لھذا وہ آپ جیسے دوسرے مادر پدر آزاد محققین کی کتابوں کی اشاعت بند کر کے مقلدین اسلاف کی تحقیقات شائع کرے اور اپنی عاقبت برباد ہونے سے بچائے؟

آپ کے مطالبہ کے جواب میں یہ چند سطور سپردِ قلم کی ہیں کہ آپ اپنے بارے میں حسنِ ظن کو بھی کذب کہنے پر مُصر ہیں اور اپنے کذب وافتراءات کو آپ تحقیق کا نام دے کر محقق کہلانے پر اصرار کر رہے ہیں۔ آپ کے یہ جھوٹ اور کذب وافتراءات کسی عام شخصیت اور کسی راہ چلتے عنوان پر نہیں، رسول اللہ ﷺ اور حدیث رسول ﷺ جیسے مقدس عنوان پر ہیں۔ ہم اسی لیے آپ کو پہلے بھی یاد دہانی کرا چکے ہیں کہ آپ نے حدیث کے نام پر حدیثِ رسول ﷺ کی تکذیب کا فتنہ کھڑا کیا ہوا ہے۔

آپ نے لکھا ہے:

جب تک آپ اپنے اس صریح جھوٹ اور افتراء سے توبہ نہیں کریں گے، دوسری کسی بات پر بحث نہ ہوگی۔ ص ۲

ہمارے ستر سوالات کے مکمل، واضح اور غیر مبہم جوابات سے بھاگنے کے لئے آپ کا یہ ایک بہانہ ہے۔

جہاں تک آپ سے کسی عنوان پر بحث کا تعلق ہے بحث تو ابھی شروع ہی نہیں ہوئی اس کا میدان تو ان شاء اللہ ابھی باقی ہے اور آپ ابھی سے بھاگنے کا اعلان کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿۴﴾

۴

اگر آپ جواب نہیں دے سکتے تو صاف انکار کر دیں ورنہ یہ کتمانِ حق آپ کے لئے دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔
آپ اگر حق، تحقیق اور دلیل کا دعوٰی رکھتے ہیں تو دیر نہ کیجیے ہمارے ستر سوالات کے مکمل، واضح اور غیر مبہم جوابات لکھیے ہم ان شاء اللہ طائفہ منصورہ اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند کے متعلق آپ کی سطر بسطر مزید تسلی کرا دیں گے۔

والسلام

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

۷ اگست ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سیف الجبار فی جواب ظہور و نثار
## (تیرھویں اور آخریں تحریر)

**الحمد للّٰہ رب العالمین و الصّلوٰۃ والسّلام علٰی رسولہ الأمین، أما بعد:**

ہندوستان پر صلیب کے پجاری انگریزوں کے قبضے کے بعد دیوبندی فرقہ پیدا ہوا، جس کے بانیوں میں محمد قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی کے نام زیادہ مشہور ہیں۔ ۱۸۶۷عیسوی سے پہلے دیوبندی فرقے کا کوئی وجود رُوئے زمین پر نہیں تھا۔

اس فرقے نے اہلِ سنت والجماعۃ سے ہٹ کر اور اہلِ حق کی مخالفت میں جن عقائد و نظریات کو اپنایا اور اُن کا پرچار کیا، اُن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

**۱)** محمد قاسم نانوتوی نے کہا:

’’بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔‘‘ (تحذیر الناس ص ۸۵، مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ)

اس عبارت میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اگر فرض کریں، نبی ﷺ کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔!

بعینہ یہی عقیدہ قادیانیوں کا ہے اور عبدالرحمٰن خادم قادیانی نے اپنی کتاب: پاکٹ بک (ص ۲۷۶) میں نانوتوی کی عبارتِ مذکورہ سے استدلال کیا ہے۔

**۲)** رشید احمد گنگوہی کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہوا ہے کہ

’’پس ثابت ہوا کہ کذب داخل قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو و ھو علی کل شئ قدیر ؁‘‘ (ص ۲۱۱، نیز دیکھئے تالیفاتِ رشیدیہ ص ۹۹)

کذب جھوٹ کو کہتے ہیں لہٰذا دیوبندیوں کے اس عقیدے سے معلوم ہوا کہ اُن کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نزدیک آیت ﴿و هو علی کل شیٔ قدیر﴾ کی رُو سے اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور یہ اُس کی قدرت کے تحت داخل ہے۔ نعوذ باللّٰه

یاد رہے کہ سلف صالحین میں سے کسی نے بھی اس آیت سے یہ مسئلہ نہیں نکالا لہٰذا دیوبندیوں کا یہ عقیدہ باطل ہے اور حق یہ کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور اُس سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے۔ تعالی اللّٰه عما یقولون علوًّا کبیرا .

۳) خلیل احمد سہارنپوری انبیٹھوی (دیوبندی) نے کہا:

''الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کی وسعتِ علم کا انکار کیا گیا ہے بلکہ آپ کے علم کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم قرار دے کر آپ ﷺ کی توہین کی گئی ہے۔

٤) اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔''

(حفظ الایمان ص ۱۳، دوسرا نسخہ ص ۱۱۶)

عالم الغیب تو صرف اللہ تعالیٰ ہے، جس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن عبارتِ مذکورہ میں نبی کریم ﷺ کے علم کا مقابلہ بچوں، پاگلوں بلکہ حیوانات و بہائم کے علم سے کر کے آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ﷺ کی سخت توہین کی گئی ہے۔

۵) حاجی امداد اللہ نے کہا:

''اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۵، ۳۶)

۶) رسول اللہ ﷺ کے رفع یدین اور بعض اوقات جہراً ایک دو آیت پڑھنے کے بارے میں اشرفعلی تھانوی نے بحث کرتے ہوئے کہا:

''اور میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق وشوق کی حالت غالب ہوتی تھی جس میں یہ جہر واقع ہو جاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اسکو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے'' (تقریر ترمذی ص ۷۱ باب رفع الیدین عند الرکوع)

عبارتِ مذکورہ میں نبی ﷺ کی توہین کی گئی ہے۔

۷) ایک شخص نے خواب میں امریکی صدر ریگن (کافر، صلیبی) کو دیکھا، پھر کیا ہوا؟

رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے اُس شخص سے ریگن کے بارے میں کہا:

''یہ صورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کی شبیہ ہے''

(انوار الرشید ص ۲۴۶، طبع اول ۱۴۰۴ھ)

یہ بہت بڑی توہین اور صریح کفر ہے۔

۸) محمود حسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کے بارے میں کہا:

''زبان پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبَل شاید

اُٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی'' (کلیات شیخ الہند ص ۸۷، مرثیہ)

گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہنا بہت بڑی توہین ہے۔

۹) حاجی امداد اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے لکھا ہے:

''یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے

آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہوا فریاد ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل

اے مرے مشکل کشا فریاد ہے'' (کلیاتِ امدادیہ ص۹۰، ۹۱)

**۱۰)** رشید احمد گنگوہی نے کہا:

''لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط۔''

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۸)

حالانکہ کسی دلیل سے کسی اُمتی کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت نہیں ہے بلکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی صفت خاصہ ہے۔

اس قسم کے غلط عقائد اور باطل نظریات کی وجہ سے آلِ دیوبند کے علماء اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہیں۔

راقم الحروف نے محترم ذوالفقار بن ابراہیم الاثری حفظہ اللہ کے ایک سوال کی وجہ سے ایک رسالہ ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' لکھا، جس سے دیوبندی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی۔ بعد میں ظہور احمد دیوبندی نے ''المھند الدیوبندی علیٰ عنق المفتری: علمائے دیوبند پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جواب'' نامی کتاب لکھی، حالانکہ ظہور احمد بذاتِ خود مفتری ہے اور اس کے ہاتھ میں المفند ہے، المہند نہیں۔ اس نے ناقابلِ تردید حقائق اور مستند حوالوں کو الزامات کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی ہے، جو اس کے لئے قطعاً بے سود ہے۔

یہ وہی ظہور احمد ہے، جو ہمارے ایک دوست اور شاگرد حاجی محمد صفدر حضروی کے سامنے لاجواب ومبہوت ہو گیا تھا۔

نثار احمد نے بھی حاجی صفدر کے ایک رقعے کے جواب سے راہِ فرار اختیار کی تھی جیسا کہ حاجی صفدر حفظہ اللہ نے مجھے خود بتایا ہے۔

ظہور احمد نے اپنی المفند میں نواب صدیق حسن خان وغیرہ کے غیر مفتیٰ بھا اقوال لکھ کر دھوکا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دینے کی کوشش کی ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۵۴ ص ۲۶

اس مردود کتاب ( المفند ) کے سلسلے میں راقم الحروف کی حافظ نثار احمد الحسینی الدیوبندی سے تحریری بحث چلی ہے اور یہ تحریر اس سلسلے کی آخری تحریر ہے۔

نثار احمد دیوبندی حضروی نے جب راقم الحروف پر صریح جھوٹ بولا تو اس کی ''خدمت'' میں یہ مطالبہ روانہ کیا گیا:

''عرض ہے کہ صرف غلط ثابت ہونے کا اعتراف کافی نہیں ہے بلکہ اپنے قلم سے دستخطی تحریر کے ساتھ یہ لکھ کر بھیجیں کہ'' حافظ نثار احمد نے حافظ زبیر علی زئی پر جھوٹ بولا ہے اور نثار احمد اپنے اس جھوٹ سے توبہ کرتا ہے۔'' (بارھویں تحریر ص ۲)

لیکن نثار احمد نے توبہ کرنے کے بجائے تین صفحات اور کچھ سطروں والی ایک تحریر (نوشتہ ۷/ اگست ۲۰۰۹ء بمطابق ۱۵/ شعبان ۱۴۳۰ھ) بھیج دی لہٰذا درج ذیل تحریر میں اس کا جواب بھی مختلف ارقام کے تحت درج ہے:

۱: تمھارے تین سوالات کے جوابات بھیج چکا ہوں لہٰذا تمھارا یہ بیان تمھارے دوسرے اکاذیب وافتراءات کی طرح غلیظ ترین جھوٹ ہے۔

۲: عادتِ بد تو آپ لوگوں کی ہے کہ کبھی خواب میں دو مرد ایک دوسرے سے نکاح کر لیتے تھے اور کبھی ایک چارپائی پر لیٹ کر عاشقانہ حرکتیں شروع کر دیتے تھے۔ کچھ تو شرم کرو!

تمھاری مستند کتاب میں محمد قاسم نانوتوی کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ'' اور جلال الدین صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب صاحب سے جو اس وقت بالکل بچے تھے، بڑی ہنسی کیا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمر بند کھول دیتے تھے۔'' (ارواح ثلاثہ ص ۲۸۷ حکایت نمبر ۲۷۵)

یہ بچے کا کمر بند کھول کر کون سی جگہ دیکھنا چاہتا تھا؟ اور کیا اس عادتِ بد پر تمھارا ابھی عمل ہے؟

۳: علمائے دیو___بند نہ تو اہل السنّت والجماعت ہیں اور نہ طائفہ منصورہ بلکہ صرف آلِ دیوبند اور..... ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴: صحیح وثابت حوالوں اور نا قابلِ تردید حقائق کو الزامات قرار دینا ظہور وثار جیسے لوگوں کا ہی کام ہے۔ کیا تمھیں اللہ کی پکڑ کا کوئی ڈر نہیں ہے؟!

۵: کوئی جوابات نہیں دیئے مثلاً دیوبندیوں کے نزدیک ''اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے....'' اس کا جواب کہاں ہے؟ دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۵۴ ص ۲۷، ۲۸

۶: ظہور بیچارہ کیا جواب دے گا وہ تو ہمارے ایک عام شاگرد حاجی محمد صفدر حفظہ اللہ سے بھی لاجواب وساکت ہے۔ نیز دیکھو الحدیث: ۵۴ ص ۲۸

۷: تین سوالات کے دندان شکن جوابات راقم الحروف نے بھیج دیئے مگر تم نے گویا زبانِ حال سے قسم کھائی تھی کہ اہلِ حدیث کے ایک سوال کا بھی جواب نہیں دینا لہٰذا تمھاری طرف سے ایک سوالِ مذکور کا جواب بھی نہ آیا۔ کس منہ سے ستر سوالات کے جوابات مانگ رہے ہو؟ کچھ تو شرم کرو!

۸: تم نے اپنی تحریر میں لکھا تھا: '' آپ نے ہمارے ستر سوالات کے جوابات لکھ رکھے ہونے کا اپنے پانچویں، چھٹے، ساتویں خط میں ذکر کیا ہے....''

اور تحریر مذکور میں اس قسم کا کوئی حوالہ نہیں لہٰذا تم (ثار احمد) نے جھوٹ بولتے ہوئے جھوٹ کا ''لک'' توڑ دیا ہے۔!

۹: ایسی کوئی بات پیش نہیں کی جسے دلیل کہا جا سکے، اگر اس سے انکار ہے تو کسی غیر جانبدار ثالث سے فیصلہ کرالو۔

۱۰: نامۂ اعمال تیرے جیسے لوگوں کا سیاہ ہے، جو جھوٹ اور افتراء کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوتے ہیں۔

۱۱: جھوٹا قد تو ثار اور ظہور کا ہے، اگر یقین نہیں تو آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو دیکھ لو۔

۱۲: حسنِ ظن نہیں تھا بلکہ تم نے صریح جھوٹ بولا ہے جیسا کہ نانوتوی نے صریح جھوٹ بولا تھا۔ دیکھو ارواح ثلاثہ (ص ۳۹۰ حکایت: ۳۹۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۳: ہم اس ساری خط وکتابت کو ان شاء اللہ حتی الوسع شائع کررہے ہیں اور انٹرنیٹ پر بھی مشہور کررہے ہیں تاکہ آلِ دیوبند کے اکاذیب وافتراءات اور گندے عقائد لوگوں کے سامنے اور زیادہ ظاہر ہو جائیں۔

اپنے کرتوت اور تحریریں انٹرنیٹ پر دیکھنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ دیکھو:

WWW.IRCPK.COM

۱۴: تحقیق بدل جانا جھوٹ نہیں کہلاتا۔ ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے راویوں کی تضعیف و توثیق اور احادیث کی تصحیح وتحسین کو اجتہادی قرار دیا ہے۔

دیکھئے اعلاء السنن (ج ۱۹ص ۴۹ "الفصل الأول في أن تضعيف الرجال و توثيقهم و تصحيح الأحاديث و تحسينها أمر اجتهادي و لكل وجهة")

اور یہ ظاہر ہے کہ اجتہاد میں اگر خطا بھی ہو تو ایک ثواب ملتا ہے۔ والحمدللہ

سرفراز خان صفدر دیوبندی گکھڑوی نے سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت بحوالہ مجمع الزوائد (ج ۱ص ۱۷۹) اور المستدرک (ج ۴ص ۴۳۰) نقل کرکے اس سے استدلال کیا اور حاکم اور ذہبی دونوں سے نقل کیا کہ انھوں نے اسے "على شرطهما" قرار دیا۔ دیکھئے راہ سنت (ص ۱۳۴، طبع نہم جون ۱۹۷۵ء)

اور دوسری جگہ سرفراز مذکور نے اسی حدیث کو اپنی جرح کا نشانہ بنایا اور امام یحییٰ بن معین سے نقل کیا کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

دیکھئے مقامِ ابی حنیفہ (ص ۲۰۲، طبع پنجم اگست ۱۹۹۳ء)

نیز دیکھئے الکلام المفید فی اثبات التقلید (ص ۳۲۴، ۳۲۵)

اگر ہمت ہے تو لگا دو سرفراز خان صفدر دیوبندی پر جھوٹ کا فتویٰ!!

۱۵: تحقیق کے بعد رجوع کرنا اور دلیل کی اتباع کرنا اہلِ ایمان کی نشانی ہے۔

دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۵۴ کا پہلا اندرونی ٹائٹل والحمدللہ

۱۶: تحقیق میں اختلاف اور حق کی طرف رجوع کو افتراء قرار دینا نثار احمد جیسے مفتری کا ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کام ہے۔

۱۷: مصنف کو رجوع اور تعدیل (اصلاح) کا حق ہر وقت حاصل ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی کے بیٹے محمد عبدالقدوس خان قارن نے لکھا ہے:

''یہ بات تو اہلِ علم جانتے ہیں کہ کسی کتاب پر بحث وطعن کے لیے اس کے قریبی ایڈیشن کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے کیونکہ پچھلے ایڈیشن میں اغلاط یا سقم سے آگاہی کے بعد مؤلف اس کی اصلاح کر لیتا ہے۔ اور اس کے ہاں معتبر جدید ایڈیشن ہی ہوتا ہے۔'' الخ

(مجذوبانہ واویلا ص ۱۸۷)

راقم الحروف کے اعلانات اور اظہار کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۲۷ ص ۶۰، عدد ۴۱ ص ۴۸

۱۸: اعلانات مذکورہ کے بعد ناشرین کو خود بخود رُک جانا چاہیے ورنہ میں تو اُن کی شائع کردہ کتابوں کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

۱۹: یہ مکتبہ دارالسلام والوں سے پوچھ لیں۔

۲۰: مادر پدر آزاد تو نثار احمد جیسے لوگ ہیں جو دن رات سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش میں سرگرداں ہیں۔

۲۱: آلِ دیوبند کی تکذیب اور افتراءات کے فتنے کے نظارے کے لئے دیکھئے میری کتاب: **آلِ دیوبند کے تین سو جھوٹ**

ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے سے بھی شرم نہیں کی ہے۔

۲۲: بھاگ تو تم پہلے دن سے چکے ہو، جس پر تمھارے سارے خطوط (تحریریں) گواہ ہیں۔

۲۳: ہم نے تو تین سوالوں کا جواب دے دیا ہے اور تم دُم دبا کر بھاگ چکے ہو۔

۲۴: جوابات لکھنے کا مطالبہ تو وہ شخص کرے جو خود جواب لکھ سکے اور جو شخص خود صم بکم ہو وہ کس مُنہ سے جوابات کا مطالبہ کرتا ہے؟

۲۵: یہ عرض کر دیا گیا ہے کہ (اندرا گاندھی کو مہمانِ خصوصی کے طور پر اپنے مدرسے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بُلانے والے ) آل دیوبند اہل السنّت والجماعت نہیں ہیں اور نہ طائفہ منصورہ ہیں بلکہ ایک بدعتی فرقہ ہیں، جن کے شر سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین

راقم الحروف نے اپنی چوتھی تحریر میں لکھا تھا: ''اور یاد رکھیں کہ ہوسکتا ہے جب ضرورت ہوئی تو فریقین کی تحریریں شائع بھی ہو جائیں گی۔ ان شاء اللہ'' (ص ۵، نوشتہ ۳۱/ نومبر ۲۰۰۸ء)

اسی کے مطابق اس ساری خط کتابت کو اب انٹرنیٹ پر اور فوٹوسٹیٹ کی صورت میں شائع کر رہے ہیں اور اس کا نام ''سیف الجبار فی جواب ظہور وثار'' رکھا گیا ہے۔ یہ اس ساری خط کتابت کا آخری خط ہے اور اس کے بعد مزید کسی دوسرے موضوع پر تم بات کرنا چاہو تو غیر جانبدار ثالث مقرر کر کے کر سکتے ہو۔ وما علینا إلا البلاغ

(۱۸/ اگست ۲۰۰۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حافظ زبیر علی زئی

# توضیح الاحکام

سوال وجواب تخریج الاحادیث

## وحدت الوجود کیا ہے؟ اور اس کا شرعی حکم

**سوال:** میں آپ کے مؤقر اسلامی جریدے ماہنامہ ''الحدیث'' کا مستقل قاری ہوں۔ آپ جس محنت اور عرق ریزی سے مسائل کی تحقیق وتنقیح فرماتے ہیں، اس سے دل کو اطمینان وسرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زورِ قلم کو اور بھی بڑھا دے۔

دو سوالات پوچھنا چاہتا ہوں، اُمید ہے کہ آپ ان کی تحقیق وتخریج اور تنقیح فرمائیں گے۔

(پہلا سوال یہ ہے کہ) فلسفۂ وحدت الوجود کیا ہے؟ اس کی مکمل تفصیل اور تنقیح فرمائیں۔

والسلام: آپ کا دینی بھائی (محمد شیر وزیر۔ پی سی ایس آئی آر لیبارٹریز، پشاور)

[ تنبیہ: دوسرا سوال آگے آرہا ہے۔ ان شاء اللہ ]

**الجواب:** اردو لغت کی ایک مشہور کتاب میں وحدت الوجود کا مطلب اِن الفاظ میں لکھا ہوا ہے:

''تمام موجودات کو اللہ تعالیٰ کا وجود خیال کرنا۔ اور وجود ماسویٰ کو محض اعتباری سمجھنا جیسے قطرہ، حباب، موج اور قعر وغیرہ سب کو پانی معلوم کرنا'' (حسن اللغات فارسی اردو ص ۹۴۱)

وارث سرہندی کہتے ہیں: ''صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو خدا تعالیٰ کا وجود ماننا اور ماسوا کے وجود کو محض اعتباری سمجھنا۔'' (علمی اردو لغت ص ۱۵۵۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وأما الإتحاد المطلق الذي هو قول أهل وحدة الوجود الذين يزعمون أن وجود المخلوق هو عين وجود الخالق''

اور اتحاد مطلق اسے کہتے ہیں جو وحدت الوجود والوں کا قول ہے: جو سمجھتے ہیں کہ مخلوق کا وجود عین خالق کا وجود ہے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱۰ ص ۵۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حافظ ابن تیمیہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: ''فإن صاحب هذا الكتاب المذكور الذي هو (فصوص الحكم) و أمثاله مثل صاحبه القونوي و التلمساني و ابن سبعين و الششتري و ابن الفارض و أتباعهم ، مذهبهم الذي هم عليه أن الوجود واحد و يسمون أهل وحدة الوجود ويدعون التحقيق و العرفان وهم يجعلون وجود الخالق عين وجود المخلوقات''

کتابِ مذکور جو فصوص الحکم ہے، کا مصنف اور اس جیسے دوسرے مثلاً قونوی، تلمسانی، ابن سبعین، ششتری، ابن فارض اور ان کے پیروکار، ان کا مذہب یہ ہے کہ وجود ایک ہے۔ انھیں وحدت الوجود والے کہا جاتا ہے اور وہ تحقیق و عرفان کا دعویٰ رکھتے ہیں اور یہ لوگ خالق کے وجود کو مخلوقات کے وجود کا عین قرار دیتے ہیں۔ (مجموع فتاویٰ ج ۲ ص ۱۲۳، ۱۲۴)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا: ''المراد بتوحيد الله تعالىٰ الشهادة بأنه إله واحد وهذا الذي يسميه بعض غلاة الصوفية توحيد العامة، وقد ادعى طائفتان في تفسير التوحيد أمرين اخترعوهما أحدهما :تفسير المعتزلة كما تقدم ، ثانيهما :غلاة الصوفية فإن أكابرهم لما تكلموا في مسئلة المحو و الفناء و كان مرادهم بذلك المبالغة فى الرضا و التسليم وتفويض الأمر ، بالغ بعضهم حتى ضاهى المرجئة في نفي نسبة الفعل إلى العبد ، وجرّ ذلك بعضهم إلىٰ معذرة العصاة ثم غلابعضهم فعذرا لكفار ثم غلابعضهم فزعم أن المراد بالتوحيد اعتقاد وحدة الوجود ...''

اللہ تعالیٰ کی توحید سے مراد اس کی گواہی دینا ہے کہ وہی ایک الٰہ ہے اور اسے بعض غالی صوفی: عوام کی توحید کہتے ہیں۔ دو گروہوں نے توحید کی تشریح میں دو باتیں گھڑی ہیں: ایک معتزلہ کی تفسیر جیسا کہ گزر چکا ہے۔ دوسرے غالی صوفی جن کے اکابر نے جب محو و فناء کے مسئلے میں کلام کیا اور ان کی اس سے مراد تسلیم و رضا اور معاملات کو اللہ کے سپرد کرنے میں مبالغہ تھا، ان میں سے بعض نے مبالغہ کر کے بندے سے نسبتِ فعل کی نفی کر کے مرجئہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



برابری کی اور اس بات نے بعض کو گناہ گاروں کے معذور ہونے پر آمادہ کرلیا پھر بعض نے غلو کر کے کفار کو بھی معذور قرار دیا پھر بعض نے غلو کر کے یہ دعویٰ کیا کہ توحید سے مراد وحدت الوجود کا عقیدہ ہے..... (فتح الباری ج ۱۳ ص ۳۴۸ کتاب التوحید باب:۱)

معلوم ہوا کہ ابن حجر کے نزدیک وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھنے والے بے حد غالی صوفی ہیں۔

ایک پیر نے اپنے مرید سے کہا: " **اعتقد أن جميع الأشياء باعتبار باطنها متحد مع الله تعالىٰ و باعتبار ظاهرها مغاير له وسواه** "

یہ عقیدہ رکھو کہ تمام چیزیں باطنی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ متحد ہیں اور ظاہری لحاظ سے اس کے علاوہ اور اس کا مغائر (غیر) ہیں۔

اس کے بارے میں ملا علی قاری حنفی نے کہا: "**هذا كلام ظاهر الفساد مائل إلى وحدة الوجود أو الإ تحاد كما هو مذهب أهل الإلحاد**"

اس کلام کا فاسد ہونا ظاہر ہے، یہ وحدت الوجود یا اتحاد کی طرف مائل ہے جیسا کہ ملحدین کا مذہب ہے۔ (الرد علی القائلین بوحدۃ الوجود لملا علی قاری ص ۱۳، مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق، الشام)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے وحدت الوجود کے رد پر ایک رسالہ "**اِبطال وحدة الوجود والرد على القائلين بها**" لکھا ہے جو کویت سے تقریباً ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) صفحات پر مشتمل مع فہرست وتحقیق چھپا ہے۔

ابن عربی (الحلولی) کی طرف منسوب کتاب فصوص الحکم میں لکھا ہوا ہے:

"**فأنت عبد وأنت رب لمن له فيه أنت عبد**"

[بس تو بندہ ہے اور تُو رب ہے۔ "کس کا بندہ! اس کا بندہ جس میں تو فنا ہو گیا ہے۔"]

(فصوص الحکم اردو ص ۱۵۷، فص حکمت علیہ فی کلمۃ اسماعیلیہ، مترجم عبدالقدیر صدیقی، دوسرا نسخہ ص ۷۷ مع شرح الجامی ص ۲۰۲، تنبیہ الغبی الی تکفیر ابن عربی للامام العلامۃ المحدّث برہان الدین البقاعی رحمہ اللہ ص ۷۱)

کتبِ لغت اور علماء کے ان چند حوالوں سے معلوم ہوا کہ ابن عربی (اور حسین بن منصور الحلاج) کے مقلدین کے عقیدے وحدت الوجود سے خالق اور مخلوق کا ایک ہونا، حلولیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اتحاد ظاہر ہے یعنی ان لوگوں کے نزدیک بندہ خدا اور خدا بندہ ہے۔ اب آپ کے سامنے وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں کی دس عبارتیں پیشِ خدمت ہیں جن سے درج بالا نتیجے کی تصدیق ہوتی ہے:

① تھانہ بھون کے حاجی امداد اللہ ولد حافظ محمد امین ولد شیخ بڈھا تھانوی عرف مہاجر مکی لکھتے ہیں:

''اور اس کے بعد اس کو ہو ہو کے ذکر میں اسقدر منہمک ہو جانا چاہئے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں اس حالت کے حاصل ہو جانے پر وہ سراپا نور ہو جائے گا۔'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۱۸، ضیاء القلوب)

تنبیہ: بریکٹ میں اللہ کا لفظ اسی طرح کلیاتِ امدادیہ میں لکھا ہوا ہے۔!

② حاجی امداد اللہ صاحب ایک آیت: ﴿وَفِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ﴾ (الذاریات: ۲۱) کا غلط ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''خدا تم میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۱، ضیاء القلوب)

تنبیہ: آیتِ مذکورہ کا ترجمہ کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ الدہلوی لکھتے ہیں:

''و در ذاتِ شما نشانہا ست آیا نمی نگرید'' (ترجمہ شاہ ولی اللہ ص ۶۲۷)

یعنی اور تمھاری ذات میں نشانیاں ہیں کیا تم نہیں دیکھتے؟

شاہ ولی اللہ کے ترجمے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت سے پہلی آیت میں آیات یعنی نشانیوں کا لفظ آیا ہے۔

③ حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں اور اس میں وجوب و امکان مساوی ہیں کسی کو کسی پر غلبہ نہیں'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۵، ۳۶، ضیاء القلوب)

④ عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی لکھتے ہیں: ''ایک روز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب زید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجدہ نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ لطافت علی عرف حافظ مینڈھو شیخ پوری کیسے شخص تھے حضرت نے فرمایا "پکا کافر تھا" اور اسکے بعد مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ "ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے۔" (تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۲۴۲)

عبارتِ مذکورہ میں حضرت سے مراد رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد سے مراد بذل المجہود، براہینِ قاطعہ اور المہند کے مصنف خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری ہیں۔

ضامن علی جلال آبادی کون تھے اور کس توحید میں غرق تھے؟ اس کے بارے میں گنگوہی صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

"ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اُس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟" اُس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سُنکر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولاقوۃ اگرچہ میں روسیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے مُنہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔" میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اُٹھکر چلدی۔" (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۴۲)

اس طویل عبارت اور قصے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق پیر کا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے والا اور کرانے والا وہی یعنی خدا ہے۔ **معاذ اللہ ثم معاذ اللہ**

اللہ کی قسم! وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے وجودیوں کی ایسی عبارات نقل کرنے سے دل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ڈرتا اور قلم کانپتا ہے لیکن صرف احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے پیشِ نظر یہ حوالے پیش کئے جاتے ہیں اور صرف عام مسلمانوں کو ان کا اصلی چہرہ اور باطنی عقیدہ دکھانا مقصود ہے۔

⑤ ضامن علی جلال آبادی کو توحید میں غرق سمجھنے والے رشید احمد گنگوہی نے اپنے پیر حاجی امداد اللہ کو ایک خط لکھا تھا جس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں:

''یا اللہ مُعاف فرمانا کہ حضرت کے اِرشاد سے تحریر ہوا ہے۔ جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے مَیں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو مَیں ہوں وہ تو ہے اورمَیں اور تُو خود شرک در شرک ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ...'' !

(فضائل صدقات از زکریا کاندھلوی دیوبندی حصہ دوم ص ۵۵۶ واللفظ لہ، مکاتیب رشیدیہ ص ۱۰)

مَیں (گنگوہی) اور تُو (خدا) کا ایک ہونا وہ عقیدہ ہے جو وحدت الوجود کے پیروکار اور ابنِ عربی وغیرہ کے مقلدین کئی سو سالوں سے مسلسل پیش کر رہے ہیں۔

⑥ خواجہ غلام فرید، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا رد کرنے، عقیدۂ استویٰ علی العرش کو غلط اور عقیدۂ وحدت الوجود کو حق قرار دینے کے بعد کہتے ہیں:

''وحدت الوجود کو حق تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کے سوا کسی اور کا کوئی وجود ہی نہیں بلکہ سب خدا کا وجود ہے تو پھر بت پرستی کیوں ممنوع ہے اس کا جواب یہ ہے۔ بت خدا نہیں بلکہ خدا سے جدا نہیں ہے مثال کے طور پر زید کا ہاتھ زید نہیں ہے لیکن زید سے جدا نہیں ہے۔'' (مقابیس المجالس عرف اشاراتِ فریدی ص ۲۱۸)

⑦ خواجہ محمد یار فریدی کہتے ہیں:

''گر محمدؐ نے محمد کو خدا مان لیا پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں''

(دیوان محمدی ص ۱۵۶)

یہ وحدت الوجود ہی کا عقیدہ ہے جس کی وجہ سے محمد یار صاحب نے محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا مان لیا ہے۔ سبحانہ و تعالیٰ عما یقولون علواً کبیرًا ۔

⑧ محمد قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور اشرفعلی تھانوی کے پیر حاجی امداد اللہ کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



’’حرمین میں بعض امور عجیب و پسندیدہ ہیں (۱) وحدۃ الوجود لوگوں میں بہت مُرتکز ہے میں مدینہ میں مسجد قبا کی زیارت کو گیا ایک آدمی کو دیکھا کہ اندر مسجد کے جاروب کشی میں مشغول ہے جب زیارت سے فارغ ہو کر میں باہر آیا اور جوتے پہننے کا قصد کیا تو سنا کہ کہتا ہے۔ یا اللہ یا موجود اور دوسرا جو بیرون مسجد تھا کہتا تھا بل فی کل الوجود اس کو سن کر مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی بعدہٗ لڑکوں کو شغدف میں دیکھا کہ کھیل رہے ہیں اور ایک لڑکا کہہ رہا ہے یَا اَللّٰہ لَیْسَ غَیْرُوكَ اس سے میں نہایت بے تاب ہوا اور کہا کہ کیوں ذبح کرتے ہو...‘‘

(شمائم امدادیہ ص ۷۱، ۷۲، امداد المشتاق ص ۹۵ فقرہ: ۱۹۱)

ہر وجود میں اللہ کو موجود سمجھنا وحدت الوجود کا بنیادی عقیدہ ہے۔

⑨ حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی کہتے ہیں:

’’ایک موحد سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلوا و غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ انہوں نے بشکل خنزیر ہو کر گُوہ کو کھالیا۔ پھر بصورت آدمی ہو کر حلوا کھایا اس کو حفظ مراتب کہتے ہیں جو واجب ہے‘‘ (شمائم امدادیہ ص ۷۵، امداد المشتاق ص ۱۰۱، فقرہ: ۲۲۴، واللفظ لہ)

شمائم کے مطبوعہ نسخے میں غلیظ کے بجائے غلیط لکھا ہوا ہے جس کی اصلاح امداد المشتاق سے کر دی گئی ہے۔ گُوہ پاخانے کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وجودیوں کے نزدیک پاک و ناپاک سب ایک ہے۔

⑩ ایک سوال کو نقل کرتے ہوئے حاجی امداد اللہ صاحب لکھتے ہیں: ’’سوآل دوم ....اور دوسری جگہ ضیاء القلوب ہی میں ہے تاوقتیکہ ظاہر و مظہر میں فرق پیش نظر سالک ہے بُوئے شرک باقی ہے اس مضمون سے معلوم ہوا کہ عابد و معبود میں فرق کرنا شرک ہے۔

جوابؔ دوم کوئی شک نہیں ہے کہ فقیر نے یہ سب ضیاء القلوب میں لکھا ہے اگر کہیں کہ جو کچھ کہا نہیں جاتا ہے کیوں لکھا گیا جواب یہ ہے کہ اکابر دین اپنے مکشوفات کو تمثیلات محسوسات سے تعبیر کرتے ہیں تاکہ طالب صادق کو سمجھا دیں نہ یہ کہ کَاَنَّہٗ ، ھُوَ کہہ دیتے ہیں....‘‘

(شمائم امدادیہ ص ۳۴، ۳۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خلاصہ یہ کہ عابد و معبود کو ایک سمجھنا، اللہ تعالیٰ کو عرش پر مستوی نہ ماننا بلکہ اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ ہر وجود میں موجود ماننا اور حلولیت کا عقیدہ رکھنا مختصر الفاظ میں وحدت الوجود کہلاتا ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جسے حسین بن منصور الحلاج مقتول اور ابنِ عربی صُوفی نے علانیہ پیش کیا۔

التنبیہ علی مشکلات الہدایہ کے مصنف علی بن ابی العز الحنفی (متوفی ۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

"وهذا القول قد أفضى بقوم إلى القول بالحلول والإتحاد وهو أقبح من كفر النصارى فإن النصارى خصوه بالمسيح وهؤلاء عموا جميع المخلوقات ومن فروع هذا التوحيد :أن فرعون و قومه كاملوا الإيمان عارفون بالله على الحقيقة ومن فروعه :أن عباد الأصنام على الحق والصواب وأنهم إنما عبدوا الله لا غيره"

اور یہ قول ایک قوم کو حلول و اتحاد کی طرف لے گیا ہے اور یہ نصرانیوں (عیسائیوں) کے کفر سے زیادہ بُرا ہے کیونکہ نصرانیوں نے تو اسے مسیح کے ساتھ خاص مانا اور انھوں نے تمام مخلوقات کے بارے میں عام کر دیا۔ اس (وجودی) توحید کی فروع میں سے ہے کہ فرعون اور اس کی قوم مکمل ایمان والے تھے، حقیقت پر اللہ کو پہچاننے والے تھے۔ اس کی فروع میں سے یہ بھی ہے کہ بتوں کی عبادت کرنے والے حق پر اور صحیح ہیں، انھوں نے اللہ ہی کی عبادت کی ہے، کسی دوسرے کی نہیں۔ (شرح عقیدہ طحاویہ ص ۷۸، ۷۹)

**وحدت الوجود کا رد:** درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ وحدت الوجود کا عقیدہ سراسر گمراہی اور کفریہ عقیدہ ہے جس کا رد شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ابن حجر العسقلانی، قاضی ابن ابی العز الحنفی اور ملا علی قاری حنفی وغیرہم نے شد و مد سے کیا ہے۔ ملا علی قاری وحدت الوجود کے رد میں اپنی کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

"فإن كنت مؤمنًا و مسلمًا حقًا و مسلمًا صدقًا فلا تشك في كفر جماعة ابن عربي ولا تتوقف في ضلالة هذا القوم الغوي والجمع الغبي فإن قلتَ : هل يجوز السلام عليهم ابتداء ؟ قلتُ: لا ولا رد السلام عليهم بل لا يقال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لهم :عليكم ، أيضًا فإنهم شر من اليهود والنصارى وإن حكمهم حكم المرتدين... ويجب إحراق كتبهم المؤلفة و يتعين علىٰ كل أحد أن يبين فسادشقاقهم و كساد نفاقهم فإن سكوت العلماء واختلاف (بعض) الآراء صار سببًا لهٰذا الفتنة وسائر أنواع البلاء ... ''

پھر اگر تم سچے مسلمان اور پکے مومن ہو تو ابن عربی کی جماعت کے کفر میں شک نہ کرو اور اس گمراہ قوم اور بے وقوف اکٹھ کی گمراہی میں توقف نہ کرو، پھر اگر تم پوچھو: کیا انھیں سلام کہنے میں ابتدا کی جاسکتی ہے؟ میں کہتا ہوں: نہیں اور نہ ان کے سلام کا جواب دیا جائے بلکہ انھیں وعلیکم کا لفظ بھی نہیں کہنا چاہئے کیونکہ یہ یہودیوں اور نصرانیوں سے زیادہ بُرے ہیں اور ان کا حکم مرتدین کا حکم ہے...ان لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو جلانا واجب ہے اور ہر آدمی کو چاہئے کہ ان کی فرقہ پرستی اور نفاق کو لوگوں کے سامنے بیان کردے کیونکہ علماء کا سکوت اور بعض راویوں کا اختلاف اس فتنے اور تمام مصیبتوں کا سبب بنا ہے....

(الرد علی القائلین بوحدۃ الوجود ص ۱۵۵، ۱۵۶)

محدثین کرام وعلمائے عظام کے ان صریح فتووں کے ساتھ عرض ہے کہ اپنے اسلاف سے بے خبر بعض دیوبندی ''علماء'' نے بھی وحدت الوجود کا زبردست رد کیا ہے مثلاً:

① حکیم میاں عبدالقادر فاضل دیوبند لکھتے ہیں:

''وحدۃ الوجود خود کو خدائی مسند پر جلوہ افروز ہونے والوں کا باطل عقیدہ وعمل ہے''

(تنزیہِ الٰہ ص ۱۸۵، مطبوعہ بیت الحکمت لوہاری منڈی لاہور، ملنے کا پتہ: کتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور)

② خان محمد شیرانی پنجپیری دیوبندی (ژوب بلوچستان) نے وحدت الوجود کے رد میں ''کشف الجحود عن عقیدۃ وحدۃ الوجود'' نامی کتاب لکھی ہے جس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے کہ ''اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کا وحدۃ الوجود اور حلولی کا عقیدہ ہوتا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**ابن عربی صوفی کا رد:** آخر میں وحدت الوجود کے بڑے داعی اور مشہور حلولی صوفی ابن عربی کا مختصر و جامع رد پیشِ خدمت ہے:

① حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ امام (شیخ الاسلام) سراج الدین البلقینی سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فوراً جواب دیا کہ وہ کافر ہے۔

(لسان المیزان ج ۴ ص ۳۱۹، دوسرا نسخہ ج ۵ ص ۲۱۳، تنبیہ الغبی إلی تکفیر ابن عربی للمحدث البقاعی رحمہ اللہ ص ۱۵۹)

ابن عربی کے بارے میں حافظ ابن حجر کا ایک گمراہ شخص سے مباہلہ بھی ہوا تھا جس کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔ ان شاء اللہ

② حافظ ابن دقیق العید نے ابو محمد عز الدین عبدالعزیز بن عبدالسلام السلمی الدمشقی الشافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۰ھ) سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

"شیخ سوء کذاب مقبوح ، یقول بقدم العالم ولا یری تحریم فرج" إلخ

گندا، کذاب (اور) حق سے دُور شخص (تھا) وہ عالَم کے قدیم ہونے کا قائل تھا اور کسی شرمگاہ کو حرام نہیں سمجھتا تھا۔ الخ (الوافی بالوفیات ج ۴ ص ۱۲۵، وسندہ صحیح، تنبیہ الغبی ص ۱۳۸)

ابن عبدالسلام کا یہ قول درج ذیل کتابوں میں بھی دوسری سندوں کے ساتھ مذکور ہے:

(تنبیہ الغبی ص ۱۳۹، وسندہ حسن) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (ج ۲ ص ۲۴۴ وسندہ حسن)

میزان الاعتدال (۶۵۹/۳) لسان المیزان (۳۱۱/۵، ۳۱۲، دوسرا نسخہ ۳۹۸/۶)

تنبیہ: الوافی بالوفیات میں کاتب کی غلطی سے "أبی بکر بن العربی" چھپ گیا ہے جبکہ صحیح لفظ ابی بکر کے بغیر "ابن عربی" ہے۔

③ ثقہ اور جلیل القدر امام ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۵ھ) نے فرمایا: "ومن ذهب من ملاحدتهم إلى القول بالإتحاد والوحدة كالحلاج والشوذي وابن أحلى وابن العربي المقيم كان بدمشق وابن الفارض وأتباع هؤلاء كابن سبعين والتستري تلميذه وابن مطرف المقيم بمرسية والصفار المقتول بغرناطة وابن اللباج وأبو الحسن المقيم كان بلورقة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ومن رأيناهُ يُرمى بهذا المذهب الملعون العفيف التلمساني ... ''إلخ

اوران کے ملحدین میں سے جو اتحاد اور وحدت (یعنی وحدت الوجود) کا قائل ہے جیسے (حسین بن منصور) الحلاج، شوذی، ابن اَحلی، ابن عربی جو دمشق میں مقیم تھا، ابن فارض اور ان کے پیروکار جیسے ابن سبعین اور اس کا شاگرد تستری، مرسیہ میں رہنے والا ابن مطرف اور غرناطہ میں قتل ہونے والا الصفار، ابن اللباج اور لورقہ میں رہنے والا ابوالحسن اور ہم نے جنھیں اس ملعون مذہب کی تہمت کے ساتھ دیکھا ہے جیسے عفیف تلمسانی...الخ

(تفسیر البحر المحیط ج ۳ ص ۴۶۴، ۴۶۵، سورۃ المائدہ: ۱۷)

④ تفسیر ابن کثیر کے مصنف حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''وله كتابه المسمى بفصوص الحكم فيه أشياء كثيرة ظاهرها كفر صريح''

اور اس کی کتاب جس کا نام فصوص الحکم ہے، اس میں بہت سی چیزیں ہیں جن کا ظاہر کفرِ صریح ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۱۶۷، وفیات ۶۳۸ھ)

⑤ حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''ولم يمدح الحيرة أحدمن أهل العلم والإيمان ولكن مدحها طائفة من الملاحدة كصاحب الفصوص ابن عربي وأمثاله من الملاحدة الذين هم حيارى... ''

اہلِ علم اور اہلِ ایمان میں سے کسی نے بھی حیرت کی تعریف نہیں کی لیکن ملحدین کے ایک گروہ نے اس کی تعریف کی ہے جیسے فصوص الحکم والا ابن عربی اور اس جیسے دوسرے ملحدین جو حیران و پریشان ہیں... (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱۱ ص ۳۸۵)

حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن القیم دونوں کے بارے میں ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

''ومن طالع شرح منازل السائرين تبين له أنهما كانا من أكابر أهل السنة والجماعة ومن أولياء هذه الأمة '' اور جس نے منازل السائرین کی شرح کا مطالعہ کیا ہے تو اس پر واضح ہوا کہ وہ (ابن تیمیہ اور ابن القیم) دونوں اہل سنت والجماعۃ کے اکابر اور اس امت کے اولیاء میں سے تھے۔ (جمع الوسائل فی شرح الشمائل ج ۱ ص ۲۰۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



⑥ محدث بقاعی لکھتے ہیں کہ ہمارے استاذ حافظ ابن حجر العسقلانی کا ابن الامین نامی ایک شخص سے ابن عربی کے بارے میں مباہلہ ہوا۔ اس آدمی نے کہا: اے اللہ! اگر ابن عربی گمراہی پر ہے تو تُو مجھ پر لعنت فرما۔ حافظ ابن حجر نے کہا: اے اللہ! اگر ابن عربی ہدایت پر ہے تو تُو مجھ پر لعنت فرما۔

وہ شخص اس مباہلے کے چند مہینے بعد رات کو اندھا ہو کر مر گیا۔ یہ واقعہ ۷۹۷ھ کو ذوالقعدہ میں ہوا تھا اور مباہلہ رمضان میں ہوا تھا۔ (تنبیہ الغبی ص ۱۳۶، ۱۳۷)

⑦ ملا علی قاری حنفی کا حوالہ گزر چکا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ ابن عربی کی جماعت کے کفر میں شک نہ کرو۔

⑧ قاضی تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی الشافعی نے شرح المنہاج کے باب الوصیہ میں کہا: "ومن كان من هؤلاء الصوفية المتأخرين كإبن عربي وغيره فهم ضلال جهال خارجون عن طريقة الإسلام" اور جو اِن متاخرین صوفیہ میں سے ہے جیسے ابن عربی وغیرہ تو یہ گمراہ جاہل ہیں (جو) اسلام کے طریقے سے خارج ہیں۔ (تنبیہ الغبی ص ۱۴۳)

⑨ شمس الدین محمد العیزری الشافعی نے اپنی کتاب "الفتاوی المنتشرة" میں فصوص الحکم کے بارے میں کہا:

"قال العلماء: جميع مافيه كفر لأنه دائر مع عقيدة الإتحاد...." إلخ

علماء نے کہا: اس میں سارے کا سارا کفر ہے کیونکہ یہ اتحاد کے عقیدے پر مشتمل ہے۔ الخ

(تنبیہ الغبی ص ۱۵۲)

⑩ محدث برہان الدین البقاعی نے تکفیر ابن عربی پر تنبیہ الغبی کے نام سے کتاب لکھی ہے جس کے حوالے آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔

معلوم ہوا کہ عام علماء اور جلیل القدر محدثین کرام کے نزدیک ابن عربی صوفی اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ جن علماء نے ابن عربی کی تعریف کی ہے یا اسے شیخ اکبر کے خودساختہ لقب سے یاد کیا ہے، اُن کے دو گروہ ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اول: جنھیں ابن عربی کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔

دوم: جنھیں ابن عربی کے بارے میں علم ہے۔ ان کے تین گروہ ہیں:

اول: جو ابن عربی کی کتابوں اور اس کی طرف منسوب کفریہ عبارات کا یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ یہ ابن عربی سے ثابت ہی نہیں ہیں۔

دوم: جو تاویلات کے ذریعے سے کفریہ عبارات کو مشرف بہ اسلام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوم: جو ان عبارات سے کلیتاً متفق ہیں۔ اس تیسرے گروہ اور ابن عربی کا ایک ہی حکم ہے اور پہلے دو گروہ اگر بذاتِ خود صحیح العقیدہ ہیں تو جہالت کی وجہ سے لاعلم ہیں۔

آخر میں عرض ہے کہ وحدت الوجود ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے جس کی تردید قرآن مجید، احادیثِ صحیحہ، اجماع، آثارِ سلف صالحین اور عقل سے ثابت ہے۔ مثلاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ ءَ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ ﴾

کیا تم بے خوف ہو اُس سے جو آسمان پر ہے کہ تمھیں زمین میں دھنسا دے پھر وہ ڈولنے لگے؟ (سورۃ الملک:۱۶)

رسول اللہ ﷺ نے ایک لونڈی سے پوچھا: (( أَيْنَ اللّٰهُ ؟ )) اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: ''فِي السَّمَاءِ'' آسمان پر ہے۔ آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے اُس لونڈی کے مالک سے فرمایا: (( أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. )) اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

(صحیح مسلم: ۵۳۷، ترقیم دارالسلام: ۱۱۹۹)

ابو عمرو الطلمنکی نے کہا: اہلِ سنت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے اور معیت سے مراد اُس کا علم (وقدرت) ہے۔

(دیکھئے شرح حدیث النزول لابن تیمیہ ص ۱۴۴، ۱۴۵، ملخصاً)

تنبیہ: وحدت الوجود کے قائل حسین بن منصور الحلاج الحلولی کے بارے میں تفصیلی تحقیق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۲۱ص ۸۔۱۱

## وحدت الوجود اور علمائے دیوبند

**دوسرا سوال:** علماءِ دیوبند میں کون کون اس فلسفہ کے قائل تھے؟

(محمد شیر وزیر۔ پی سی ایس آئی آر لیبارٹریز، پشاور)

**الجواب:** علمائے دیوبند کے اکابر میں سے درج ذیل "علماء" وحدت الوجود کے قائل تھے: رشید احمد گنگوہی، محمد قاسم نانوتوی، حسین احمد مدنی ٹانڈوی، اشرفعلی تھانوی اور ان سب کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی۔

حاجی امداد اللہ لکھتے ہیں: "نکتہ شناسا مسئلہ وحدۃ الوجود حق وصحیح ست دریں مسئلہ شکے وشبہے نیست معتقد وفقیر وہمہ مشائخ وفقیر ومعتقد کسانیکہ بافقیر بیعت کردہ وتعلق میدارند ہمیں ست مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومولوی رشید احمد صاحب ومولوی محمد یعقوب صاحب ومولوی احمد حسن صاحب وغیرہم از عزیز ایں فقیراند وتعلق بافقیر میدارند ہیچگاہ خلاف اعتقادات فقیر وخلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلکی نخواند پذیرفت..."

"نکتہ شناسا مسئلہ وحدۃ الوجود حق وصحیح ہے اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ فقیر ومشائخ فقیر اور جن لوگوں نے فقیر سے بیعت کی ہے سب کا اعتقاد یہی ہے مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومولوی رشید احمد صاحب ومولوی محمد یعقوب صاحب مولوی احمد حسن صاحب وغیرہم فقیر کے عزیز ہیں اور فقیر سے تعلق رکھتے ہیں کبھی خلاف اعتقادات فقیر وخلاف مشرب مشائخ طریقِ خود مسلک اختیار نہ کریں گے۔"

(کلیات اِمدادیہ، رسالہ دربیان وحدۃ الوجود ص ۲۱۸، ۲۱۹، شمائم امدادیہ ص ۳۲)

سرفراز خان صفدر گکھڑوی دیوبندی کے بھائی صوفی عبدالحمید خان سواتی لکھتے ہیں:

"علماءِ دیوبند کے اکابر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (المتوفی ۱۲۹۷ھ) اور مولانا مدنیؒ (المتوفی ۱۳۷۷ھ) اور دیگر اکابر مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائل تھے۔ حضرت نانوتویؒ کا رسالہ بھی اس مسئلہ پر موجود ہے اور متعدد مکاتیب میں بھی اس مسئلہ کا ذکر ہے اور حضرت مولانا حسین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



احمد مدنیؒ کے مکاتیب میں بھی اس مسئلہ کی تصویب موجود ہے۔ اور مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ (المتوفی ۱۳۶۲ھ) نے بھی اس مسئلہ پر بہت کچھ لکھا ہے اور ان سب کے پیر و مرشد حضرت مولانا حاجی شاہ محمد امداد اللہ مہاجر مکیؒ (المتوفی ۱۳۱۷ھ) تو اس مسئلہ میں بہت انہماک اور تیقّن رکھتے تھے۔" (مقالاتِ سواتی حصہ اول، اکابر علمائے دیوبند اور نظریہ وحدۃ الوجود ص ۳۷۵)

عبدالحمید سواتی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ (المتوفی ۱۳۶۳ھ) نے دیوبندی جماعت کے اوصاف و خصوصیات کے سلسلہ میں لکھا ہے: "اس جماعت کے امتیازی اوصاف میں ہم وحدۃ الوجود، فقہ حنفی کا التزام، ترکی خلافت سے اتصال، تین اصول متعین کر سکتے ہیں، جو اس جماعت کو امیر ولایت علیؓ کی جماعت سے جُدا کر دیتے ہیں۔" (خطبات و مقالات ص ۲۳۷)

یہ بات کس قدر افسوس ناک ہے اور کس قدر لاعلمی کی بات ہے کہ یہ کہا جائے کہ علماء دیوبند وحدۃ الوجود کے قائل نہیں تھے۔ علماء دیوبند اور ان کے مقتداء و پیشواء حضرات بھی اس مسئلہ کے بڑی شدّ و مد سے قائل تھے۔

حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ نے متعدد کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں اور شیخ ابن عربیؒ (المتوفی ۶۳۸ھ) کا دفاع کیا ہے۔" (مقالات سواتی حصہ اول ص ۳۷۵، ۳۷۶)

معلوم ہوا کہ اکابر علمائے دیوبند ابن عربی والے عقیدۂ وحدت الوجود کے بڑی شدّ و مد سے قائل تھے۔

احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں: "اور وحدتِ وجود حق ہے۔" (فتاویٰ رضویہ نسخہ جدیدہ ج ۱۴ ص ۶۶۱)

دوسرے مقام پر وحدت کو حق قرار دے کر احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

"اور اتحاد باطل اور اس کا معنی الحاد" (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۱۸)

عرض ہے کہ وحدت الوجود ہے ہی اتحاد باطل اور الحاد کا نام جیسا کہ پہلے سوال کے جواب میں متعدد حوالوں سے ثابت کر دیا گیا ہے لہٰذا وحدت الوجود کو حق قرار دے کر عجیب و غریب تاویلیں کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ (۱۶/ مارچ ۲۰۰۸ء) [ختم شد]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ